TIGHT BINDING BOOK

UNIVERSAL LIBRARY

OU_188909

UNIVERSAL LIBRARY

Osmania University Library

Call No. ٨٩١/٥٩٢٢ Accession No. U466

Author [illegible]

Title [illegible]

This book should be returned on or before the date last marked below;

سنہرا نگم

وصیف کو سفر سے واپس آئے کئی گھنٹے گذر چکے تھے۔ ان کے منہ میں سگار دبا ہوا تھا۔ وہ خیالات کی عمیق گہرائیوں میں گم اپنے کمرے کے چوڑے دریچے کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑے تھے۔ اسی وقت ایک پینتیس چھتیس سال کی سرخ و سفید رنگت اور پرکشش نقوش کی عورت ہلکے سرمئی رنگ کی ساڑی میں ملبوس اندر داخل ہوئی اور مسرت سے بول پڑی "کب آ گئے تم.. میں باہر گئی ہوئی تھی ابھی آنے پر بشیر نے بتایا ...تم تو وہاں جا کر اطمینان سے بیٹھ رہے تھے ...کوئی خبر ہی نہ دی.. کیا کام تھا وہاں... یہ یزدانی کون حضرت ہیں جنھوں نے ٹیلی گرام دے کر تم کو بلایا تھا....؟"

وصیف چونک پڑے.. بڑھ کر سگار ایش ٹرے میں رکھا پھر متانت سے بولے...

"اوہ... باجی آپ.... کام کی وجہ سے مجھے کئی دن لگ گئے.. میں نے انعام سے فون پر تو کہہ دیا تھا کہ آپ کو خیریت بتا دے... یزدانی صاحب پھوپھا جان کے مشیر قانونی ہیں... پھوپھا جان کی وصیت کھولی جانی تھی.. اسی لئے مجھے بلایا تھا..."

باجی دلچسپی لیتے ہوئے پوچھ بیٹھیں۔

"پھوپھا جان کی وصیت....؟ کیا وصیت کی انھوں نے۔ اپنی دولت

جائداد کس کو دی...؟ وصیف نے باجی کو غور سے دیکھا پھر بولے...

" دولت میں سے ایک لاکھ طلباء کے وظائف کے لئے وقف کر دیا ہے۔ پچاس ہزار موہن پور کے ہاسپٹل کی بلڈنگ کے لئے ہے... دو لاکھ روپیہ کوٹھی معہ سامان اور کار کے اپنی بھتیجی سحر کے نام کی ہے... وہ لڑکی کسی کانونٹ میں زیر تعلیم ہے اس کے ماں باپ بھائی بہن نہیں ہیں... اس لئے وہ ہوسٹل میں رہتی ہے جب تک وہ بالغ نہ ہو مجھے اس کا ولی بنایا گیا ہے.. وہ میرے پاس رہے گی... میرے نام انھوں نے الہ آباد والی کوٹھی اور کپڑے والی مل کیا ہے اور آپ کے نام اپنا ڈیری فارم اور آموں کا باغ کیا ہے۔"

باجی نے تنک کر وصیف کی بات کاٹی۔

"ڈیری فارم... ہونھ... نام کر دیا دینے کا... اس کی بھلا کیا ضرورت تھی..." وصیف کے چہرے پر ناگواری کے اثرات چھا گئے... وہ بڑی سنجیدگی سے بولے...

" اس ڈیری فارم میں پنجاب کی سو بھینس ہیں باجی... اس کے ساتھ ساتھ پولٹری فارم بھی ہے جس میں تقریباً ایک ہزار مرغیاں اور بچے ہیں اسی سے ملحق کھیت جہاں بھینسوں کا چارہ اگایا جاتا ہے... وہاں کی روزانہ آمدنی کتنی ہوگی یہ تو سوچئے... ناشکری کرنے سے کیا فائدہ..."

باجی نے کھسیا کر بات بدلی... اور پوچھ بیٹھیں۔

" پھوپھا جان کی بھتیجی سحر...؟ او وہ چھوٹے بھائی کی لڑکی ہوگی.. وہی چھوٹے بھائی اور بھاوج جن کے جہاز کا حادثہ سوئزرلینڈ سے آتے ہوئے ہوا تھا... یہی ایک بھائی تھے نا شاید پھوپھا جان کے...؟"

وصیف نیا سگار منتخب کرتے ہوئے۔

"جی ہاں ... تین سال کی عمر میں سحر کے ماں باپ حادثہ کی نذر ہو گئے تھے.. ہماری پھوپھی جان نے منحوس ہونے کے وہم میں اسے پاس نہ پھٹکنے دیا ... حالانکہ کوئی اولاد نہ تھی ۔ چاہتیں تو بڑے مزے سے پال سکتی تھیں پھوپھی جان کے اس وہم کو دیکھتے ہوئے مجبور ہو کر پھوپھا جان نے اسے ہوسٹل میں رکھا .. سنا ہے وہ اسے بہت چاہتے تھے ..." باجی غصہ سے منھ بنا کر ....

تو اس منحوس کو سمیٹنے کو پھوپھا جان نے تمھارا انتخاب کیا ...؟ کیا خوب ... میں تو یہ گوارا نہ کروں گی کہ وہ یہاں آئے اور اپنی منحوسیت یہاں پھیلائے .. ہونھ .. خوب وصیت کی ... یہاں کی منحوسیت ہی ہے کہ پھوپھا جان بھی اسی طرح ختم ہو گئے ..."

وصیف طنز آمیز مسکراہٹ سے باجی کو بغور دیکھتے ہوئے بولے ..

"آپ بھی پھوپھی جان کی ہم طبیعت ہیں باجی ... موت زندگی خدا کے اختیار میں ہے اس لحاظ سے تو ہم لوگ بھی منحوس ہوئے ... باجی ... ایسی باتیں خدا کو بھی ناگوار گذرتی ہیں ۔ بے چاری بچی صرف چھٹیوں میں یہاں رہے گی .. اسکول کھلنے پر وہ کانونٹ کے ہوسٹل میں رہے گی ... آپ کو کچھ دن تکلیف ضرور ہو گی ... مگر پھوپھا جان کی وصیت کو تو پورا ہی کرنا ہوگا ... انھوں نے بڑے اعتماد سے مجھے اس بچی کا ولی چنا ہے اگر وہ چاہتے تو یہ ذمہ داری کسی اور کو بھی سونپ سکتے تھے ..."

باجی کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو گیا ۔ وہ جھنجھلا کر بولیں ۔

"ہونھ ... سوچا ہو گا کہ اتنی دولت دیکھ کر دوسرے کا ایمان بگڑ سکتا ہے ... تم پر وہ شروع سے فدا رہے ۔ ان کے اگر کوئی لڑکی ہوتی تو

تم ابھی تک یوں بے نکیل پھرتے نظر آتے ... بھیا اب تو شادی کر ڈالو... میجر کریم کئی بار اپنی لڑکی اسمار کے لئے مجھ سے کہہ چکے ہیں.. اگر اسمار تم کو پسند نہیں تو اپنی زیبا ہے ... بھلا کیا برائی ہے اس میں ...؟ ہر لحاظ سے اچھی لڑکی ہے ... تم آخر اسے کتنے دن سے دیکھ رہے ہو... کچھ تو اندازہ کیا ہو گا تم نے اس کے بارے میں ..."

وصیف بے زاری سے بول پڑے ..

"باجی ... آپ کو معلوم ہے کہ مجھے شادی سے کوئی دلچسپی نہیں.. اب اس عمر میں شادی کرنا حماقت ہی تو ہے ..

باجی آنکھیں پھاڑ کر تعجب سے ..

"اس عمر میں کیا مطلب ...؟ یعنی تینتیس اکتیس سال میں ہی تم پر بڑھاپا آگیا۔ دیکھنے میں اپنی عمر سے کم ہی لگتے ہو۔ ہاں اپنے پر بزرگیت طاری رکھو تو وہ بات دوسری ہے ورنہ آج کل تو چالیس سال کے لوگ جوان بنے رہتے ہیں ... تمہاری باتیں بھی خوب ہیں .."

وصیف موضوع بدلتے ہوئے۔

"باجی اسمر غالباً آٹھ دس دن میں یہاں آجائے گی ...اس کے لئے آپ کے برابر والا کمرہ ٹھیک رہے گا ..."

باجی جلدی سے بول پڑیں ...

"اس میں تو زیبا کا قیام ہے ... اوپر کا کمرہ اس کے لئے ٹھیک رہے گا ... باغ میں کھڑکیاں کھلتی ہیں.. باتھ روم بھی ہے .."

وصیف ہچکچا کر کچھ سوچتے ہوئے پوچھ بیٹھے ..

"تو.. یہ محترمہ زیبا ابھی اور قیام کریں گی یہاں ... آخر یہ کس سلسلے

میں رکی ہوئی ہیں؟" وصیف نے باجی کی دکھتی ہوئی رگ پر ہاتھ رکھ دیا۔۔

باجی جھنجلا کر۔۔

"میں نے اپنی تنہائی کے خیال سے روک رکھا ہے... ورنہ اس کی امی کے بلاوے کے خطوط تو برابر آرہے ہیں... اس کا دل بھی یہاں لگ گیا ہے... کل میں اسے ڈیم دکھانے جارہی ہوں... تم سے کتنی بار کہا مگر تم ٹال گئے۔"

وصیف نے بیزاری سے کہا۔۔

آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ مجھے دم مارنے کی مہلت نہیں ملتی۔۔اگر فرصت ملتی بھی تو میں ان زیباؤں اسماؤں کو تانگے نہ گھوماتا۔"

وصیف کی یوں رکھائی سے جواب دینے پر باجی برا سا منھ بنائے کمرے سے نکل گئیں اور وصیف کے چہرے پر تلخ مسکراہٹ بکھر گئی۔۔

وصیف بیرسٹر تھے... عمر تیس سال کے لگ بھگ تھی... دراز قد، بھاری بھرکم، پروقار سنجیدہ سے... وہ مردانہ حسن کے مکمل شاہکار تھے موٹے سے فریم کی عینک ان کے حسین چہرے پر سجی ان کو اور بھی پر بناتی تھی۔۔گم صم سے ہر وقت موٹی موٹی کتابوں کے بیچ کھویا رہنا ان کا محبوب مشغلہ تھا... ان کی خاموش طبعی اور سنجیدگی نے ان کے اور بہن کے بیچ ایک وسیع خلیج حائل کر رکھی تھی۔ اس کی باجی اس سے عمر میں صرف چار یا پانچ سال بڑی تھیں۔ شادی کے بعد شوہر کے نکمے پن اور بد مزاجی سے گھبرا کر انھوں نے طلاق لے لی اور مستقل طور پر اپنے بھائی کے ساتھ رہ پڑی تھیں۔ وصیف کے علاوہ اس دنیا میں ان کا اور کوئی بھی نہ تھا۔۔ان کی دلی تمنا تھی کہ وصیف شادی کر کے اپنا گھر بسا لیں مگر وصیف کو اس تذکرہ سے چڑھ تھی... بارہا باجی نے دعوت پارٹیوں میں اپنی پسندیدہ لڑکیوں کو مدعو کیا۔۔مگر کوئی بھی

وصیف کی توجہ کو نہ کھینچ سکی ... اب بھی اس سلسلے میں انھوں نے اپنی ایک دوست کی چھوٹی بہن زیبا کو بلا کر اپنے ساتھ رکھ چھوڑا تھا.. وہ بی اے کا امتحان دے کر آئی تھی۔ اس کی شوخی، بے باکی اور ہر معاملہ میں دخیل ہونے کی عادت سے وصیف اس سے بے زار سے رہتے.. جب سے زیبا اس گھر میں آئی تھی وصیف اور بھی گوشہ نشین ہو کر رہ گئے تھے .. اسی دوران وہ یزدانی صاحب کا تار پاکر گھر سے چل پڑے تھے ... اپنے پھوپھا جان کے انتقال پر ایک ضروری کیس کی پیروی کرنے کی وجہ سے وہ وہاں نہ جاسکے تھے۔ وصیت کھولی جانے پر وصیف اتنی بڑی ذمہ داری آپڑنے پر گھبرا گئے ... وہ ذمہ داریوں اور جھمیلوں سے بے حد گھبراتے تھے لیکن سر پر پڑی مصیبت کو تو جھیلنا ہی تھا... انھوں نے چار پانچ دن وہاں رک کر سب انتظام کیا... پھر واپس آ گئے ...

(۲)

دوسرے دن وصیف کورٹ سے پلٹے تو گھر میں سناٹا چھایا ہوا تھا نوکر سے پتہ چلا کہ باجی اور زیبا ڈیم دیکھنے گئی ہیں.. وصیف نے اطمینان کا سانس لیا.. چائے کے بعد وہ باغ میں چہل قدمی کرنے نکل کھڑے ہوئے ان کا دماغ پراگندہ تھا اور آج کے پیچیدہ کیس میں الجھا ہوا تھا.. اچانک ایک مترنم سی آواز سن کر انھوں نے گردن پھیری ..

"بیرسٹر وصیف صاحب کہاں ملیں گے ... ؟"

سادگی اور معصومیت کا مرقع اس کے سامنے تھا۔ خاصا لمبا قد، چھریرہ

جسم سرخ و سفید رنگت پر سیاہ سیاہ زلفیں بکھری ہوئی ۔ چاکلیٹی سوٹ میں ڈوپٹہ سر سے لپیٹے، نکھری نکھری مسکراہٹ ہونٹوں پر لئے استفسارانہ ان کی جانب دیکھ رہی تھی ۔ وصیف کا دل حسن کے اس شاہکار کو دیکھ کر عجیب دلآویز انداز سے دھڑکا... چہرے پر رنگ دوڑ گیا... لیکن اپنے کو سنبھالتے ہوئے وہ گویا ہوئے ۔

"جی ... فرمایئے ... وصیف میں ہی ہوں ... کیا کام ہے مجھ سے ... کوئی کیس ...؟"

وصیف نے دیکھا نووارد لڑکی نے حیرت سے اپنی دراز پلکیں جھپکائیں پھر معصومیت سے بولی ..

"آ ... آپ بیرسٹر وصیف ہیں ... ؟ میں سحر ہوں ... یزدانی انکل نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے ... اسٹیشن پر میں نے بہت دیکھا کہ کوئی مجھے لینے آیا ہوگا ... مگر مجھے کوئی ملا ہی نہیں ... مجبوراً میں ٹیکسی لے کر آ گئی ۔ میں تو ڈر رہی تھی کہ مشکل سے آپ کو تلاش کر پاؤں گی لیکن نام سنتے ہی ٹیکسی والا لے آیا ...

وصیف کے اشارے پر مالی نے ٹیکسی سے سامان اتار لیا ... وصیف سحر کو دلچسپی سے دیکھتے ہوئے بولے ..

"اوہ ... یزدانی صاحب نے تو مجھے بتایا تھا کہ تم ۲۴ کو آؤ گی ..."

سحر وصیف کو غور سے دیکھ کر سادگی سے بولی ..

"جی نہیں ... میں نے تو یزدانی انکل کو ۲۳ کو روانگی کو لکھا تھا ..."

وصیف جلدی سے بولے ..

"یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میں نے غلط سنا ہو ... خیر تو سفر میں تم کو کوئی ۔

تکلیف تو نہیں ہوئی ... ؟"

سحر معصومیت سے ...

"ٹرین کا سفر تو بہت آرام سے کٹا .. لیکن اسٹیشن سے یہاں تک آنے میں مجھے بے حد ڈر لگا ... مجھے تانگے اور ٹیکسی والوں سے بہت ڈر لگتا ہے .. بہت دیکھ بھال کر اس بزرگ سے ٹیکسی والے کو طے کیا تھا .." سحر معصومیت سے بیان کئے جا رہی تھی وصیف ناقدانہ انداز سے اسے دیکھ رہے تھے .. اور اس کی معصومیت سے پر باتوں سے لطف لے رہے تھے ... وہ سوچ رہے تھے .. کہ میں اسی لڑکی کو نو دس سال کی بچی سوچ رہا تھا۔ مگر یہ تو پندرہ سولہ سال کی نکلی .. پھر بھی کس بلا کی معصوم اور بھولی ہے .. پھر چونک کر تاسف کا اظہار کرتے ہوئے بولے ... مجھے بڑا افسوس ہے سحر کہ میری غلط فہمی سے تم کو اتنی پریشانی ہوئی۔ خیر آؤ اندر چلیں ..."

انھوں نے سامنے کھڑے مالی کو سحر کا سامان اوپر کمرے میں لے جانے کو کہا پھر بولے اس گھر میں میری بڑی بہن اور میں رہتا ہوں ... باجی آج کہیں گھومنے گئی ہوئی ہیں .. اس لئے اور بھی سناٹا ہے .."

وہ سحر کو لیتے ہوئے زینہ پر چڑھتے چلے گئے .. پھر ایک جگہ رک کر بولے "دیکھو یہ ہے تمھارا کمرہ .. ہم لوگ نیچے رہتے ہیں ... وہ سامنے میرا کمرہ ہے اور وہ میری لائبریری ... ادھر نیچے باجی رہتی ہیں .. اس کے برابر والے کمرے میں ان کی کوئی دوست کی بہن ٹھہری ہوئی ہیں۔ اس طرف ڈرائنگ روم ہے تم اوپر اکیلی ڈرو گی تو نہیں ... ؟ اگر ڈر لگے تو مجھے یا باجی کو آواز دے لینا .. تمھاری مسہری میں کال بیل لگی ہے .. اس کا کنکشن نیچے ہے .. ویسے میں شبراتن بوا سے کہہ دوں گا کہ تمھارے پاس اوپر ہی رہے .." سحر نے سر

اٹھا کر وصیف کو دیکھا اور کہہ اٹھی ..

"جی نہیں .... ڈر کیسا ....؟ ہوسٹل میں ہم لوگ ہمیشہ الگ تھلگ کمروں میں رہتے ہیں .. کہیں آپ میری ٹیکسی والی بات سُن کر تو مجھے ڈرپوک نہیں سمجھ بیٹھے ....؟

وصیف ہنس کر بولے ..

"اوہ .. تو خاصی بہادر ہو تم ... اچھا یہ ملا ہوا باتھ روم ہے .. میں ابھی تمھارے لئے چائے اوپر بھجواتا ہوں ... اس کے بعد تم آرام کرنا ... اب رات کو کھانے پر ملاقات ہوگی .."

وہ نیچے اترتے چلے گئے ... مالی اس دوران سحر کا سامان لاکر کمرے میں رکھ چکا تھا ۔ سحر کپڑے نکال کر غسل کرنے چلی گئی ۔

یہ گرمیوں کی ایک خوشگوار شام تھی ۔ سورج کی تمازت ختم ہو چکی تھی اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی ۔ سحر کچھ دیر تک کھڑکی میں کھڑی باغ کا نظارہ کرتی رہی ۔ پھر نیچے اتر آئی .. اس نئے اور سنسان ماحول میں اس کا دل گھبرا رہا تھا .. اسے اپنے ہوسٹل کی چہل پہل یاد آرہی تھی .. آہستہ قدم رکھتی ہوئی وہ باغ کی جانب بڑھی ۔ ایک کمرے کے نیچے سے گذرتے ہوئے اسے باتوں کی آواز سنائی دی .. کوئی عورت بول رہی تھی ۔ سحر ٹھٹھکی اس نے سنا ..

"وصیف نے تو کہا تھا کہ وہ آٹھ دس دن میں پہونچے گی مگر وہ تو آج ہی آگئی ۔ پھوپھا جان نے یہ بری بلا کھیا کے سر منڈھ دی ایک تو بے چارے کو اپنے ہی کاموں سے سر اٹھانے کی مہلت نہیں ملتی .. اب یہ عظیم ذمہ داری اور گلے پڑ گئی ..."

سحر نے ایک دوسری تیز سی آواز سنی ..

"مگر باجی .. وہ تو ہوسٹل میں رہے گی .. کتنی عمر کی لڑکی ہے یہ .. ؟"

پہلی آواز پھر سنائی دی ۔

"مجھے کیا پتہ ... ہوسٹل میں رہنے سے کیا ہوتا ہے .. اس کے اتنے بڑے کاروبار کا حساب کتاب وغیرہ یہ ساری ذمہ داریاں بھیا کے سر پر ہی تو رہیں گی اسی لئے تو پھوپھا جان نے بھیا کو ولی بنایا ہے سمجھتے تھے نا کہ بھیا جیسے بدھو اس کا ایک پیسہ بھی ادھر سے ادھر نہ کریں گے .."

سحر اور مزید نہ سُن سکی .. وہ غصہ سے سرخ ہو گئی .. اس جگہ میرے لئے یہ خیالات ہیں ۔ میں آج ہی واپس جاؤں گی .. میں یہاں ایک منٹ بھی نہ رکوں گی ۔ وہ غصہ سے بھری تیزی سے واپس جانے کو مڑی ۔ اسی وقت سامنے برآمدے میں اسے ایک خوبصورت سی عورت دکھائی دی .. نادانستگی میں سحر کا ہاتھ سلام کو اٹھ گیا ... وہ ٹھٹھک کر چند لمحے سحر کو حیرانی سے دیکھتی رہیں پھر کچھ گڑبڑاتے ہوئے بولیں ۔

"تم ... تم کون ہو ... ؟"

سحر کے چہرے پر غصہ سے سرخی جھلک رہی تھی ... وہ قدرے تیز لہجے میں بولی ۔

"جی ... میں اس گھر میں ناخواندہ مہمان ہوں ... میرا نام سحر ہے .."

"ارے تم ... تم ہی سحر ہو ... آؤ میرے ساتھ ... میں تم کو زیبا سے ملواؤں ..." وہ کمرے کی جانب مڑ گئیں ...

سحر نہ چاہنے کے باوجود ان کے ہمراہ ہولی ... وہ سوچ میں گم تھی .. بات کرنے والی غالباً یہی خاتون ہوں گی یعنی بیرسٹر صاحب کی بہن .. اور

زیبا ... ؟ بیرسٹر صاحب نے کسی مہمان کا تذکرہ کیا تھا ... کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کی نظر پچیس چھبیس سال کی ایک لڑکی پر پڑی جو بستر میں لیٹی میگزین دیکھ رہی تھی .. اس کا دوپٹہ سرہانے پڑا تھا۔ سحر کو دیکھتے ہی وہ لیٹے لیٹے بولی ..

"تو یہ ہیں وہ نو وارد صاحبزادی .. کیوں باجی ... میرا قیاس ٹھیک ہے نا .. ؟"

باجی نے چبھتی نظر سحر پر ڈالی .. پھر بولیں ..

"ہاں یہی سحر ہیں .. ابھی کمرے سے نکلتے ہی میں نے ان کو باغ سے آتا دیکھا تو تم سے ملانے لے آئی ..."

سحر نے زیبا کی نگاہوں میں اپنے لئے ناپسندیدگی کے آثار پائے باجی اس سے مخاطب ہو گئیں ..

"یہ میری دوست کی چھوٹی بہن زیبا ہیں۔ انھوں نے اس سال بی اے فائنل کا امتحان دیا ہے .. تم کس کلاس میں پڑھتی ہو؟ سحر اکتاہٹ محسوس کرتے ہوئے۔

"سینئر کیمبرج کا امتحان دیا ہے اس سال .."

باجی نے کریدا ..

"ہم لوگوں کا خیال تھا کہ تم کافی کم عمر ہو گی ... بھلا کیا عمر ہو گی تمھاری .. ؟"

سحر نے زیبا پر اچٹتی سی نظر ڈالی پھر لاپروائی سے بولی ..

دسمبر میں سولہ سال کی ہو جاؤں گی .."

زیبا مذاق اڑانے کے انداز سے۔

" ارے ابھی سولہ سال کی بھی نہیں ہوئیں ... حالانکہ سولہ سال سے

زیادہ کی لگ رہی ہو..."

باجی نے زیبا کی بات کاٹی ۔

"نہیں زیبا۔ قد لمبا ضرور ہے مگر عمر کم ہی ہے چہرہ دیکھو کتنا بھولا پن ہے باجی.. بھولے لوگ بڑے زبردست ہوتے ہیں.. اکثر بڑے بڑے کارنامے کر جاتے ہیں..."

زیبا نے دل کے پھپھولے پھوڑے۔

سحر بے زاری سے باجی سے مخاطب ہو گئی..

بیرسٹر صاحب کہاں ملیں گے..؟"

"صیف تو رات کو صرف کھانے کی میز پر دکھائی دیں گے... بہت مصروف انسان ہیں وہ باجی نے لاپروائی سے جواب دیا..

سحر معذرت کرتی ہوئی اٹھ گئی۔ اور کمرے سے نکل گئی.. اس کا چہرہ تمتمایا ہوا تھا۔ سنی ہوئی گفتگو کے اثرات ہی زائل نہ ہوئے تھے کہ زیبا کی طنز بھری گفتگو نے اور بھی زخم ڈال دیئے... اسے زیبا کی کینہ توز نظریں یاد آکر غصہ آ رہا تھا... وہ بہت حساس لڑکی تھی... اس کا دل گھبرا رہا تھا.. اس نے طے کر لیا کہ وہ یہاں ایک دن بھی نہ رکے گی صبح ہی اپنے گھر چلی جائے گی.. وہاں یزدانی انکل ہیں... ان کے مشورے سے کام چلائے گی... آخر چچا جان نے اتنی ساری دولت میرے گلے کیوں منڈھ دی... اور بیرسٹر صاحب کو میرا ولی بنا دیا..؟ اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے.. اسے احساس ہوا کہ وہ بے یار و مددگار ہے اور اجنبی لوگوں کے بیچ آپھنسی ہے... اس کا کوئی ہمدرد نہیں وہ اپنے کمرے میں منہ اوندھائے یہ سب سوچتی رہی اور وقت گزرتا رہا... اسے دروازے پر کسی کی آہٹ سنائی دی اور کسی نے اسے کھانے کی اطلاع

دی ۔ اس نے جلدی جلدی آنسو صاف کیے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے اور پھر مجبور کھوئی کھوئی سی کمرے سے نکل آئی ۔ اور اپنے سوچوں میں گم نیچے اترنے لگی ۔ زینہ سے نیچے اترتے ہوئے اس کی نظر بیرسٹر وصیف پر پڑی ۔ جو اپنے کمرے کے دروازے پر کھڑے تھے ۔۔ ان کے منھ میں سگار دبا ہوا تھا ۔۔ وہ بڑے غور سے سحر کو زینہ سے اترتا ہوا دیکھ رہے تھے ...ان کو اس طرح غور سے دیکھنے پر سحر گھبرا گئی ... اس کا چہرہ سرخ ہوگیا ، دل زور زور سے دھڑکنے لگا ۔ نظریں جھکائے ساڑی سنبھالتی وہ نیچے اتر آئی بیرسٹر سگار ہاتھ میں لیے ہوئے مسکرا کر بول اٹھے ۔۔

"ارے یہ ... تم ہو سحر ... میں تو دیکھ کر گڑبڑا گیا تھا ... ساڑی میں تو تم بڑی اسمارٹ لگ رہی ہو ... اس وقت سوٹ میں تو بالکل ہی بچی لگ رہی تھیں ..."

سحر شرما کر مسکرا دی ... پھر جھینپی جھینپی بولی ۔

"آپ مجھے ساڑی میں پہچانے نہیں تب ہی اتنے زور دوں پر دیکھ رہے تھے ... ساڑی میں بہت کم پہنتی ہوں ... مجھے یہ لباس زیادہ پسند نہیں میرا پسندیدہ لباس تو غرارہ ہے ۔۔ اس کو پہن کر سب ہی بڑے شاندار نظر آتے ہیں ۔۔ آپ کو بھی غرارہ پسند ہے نا ... ؟"

وصیف سحر کی معصومیت سے پُر باتیں سُن کر لطف اندوز ہو رہے تھے اور پر اشتیاق نظروں سے دیکھ کر مسکرا رہے تھے ... اچانک زیبا کی تیز و تند آواز سے دونوں چونکے ... زیبا کی تیوریوں پر بل پڑے ہوئے تھے وہ کہہ رہی تھی ، "کھانا کب سے لگا ٹھنڈا ہو رہا ہے ..."

وصیف نے ناگواری سے اس کی طرف سے نگاہ پھیر لی پھر سحر کو لئے ہوئے

کھانے کے کمرے کی جانب بڑھ گئے... باجی وہاں موجود تھیں... وصیف نے سحر کا تعارف کرانا چاہا.. لیکن باجی بولیں..

"ہم لوگ سحر سے مل چکے ہیں..."

کھانا خاموشی سے کھایا گیا... سحر بہت تکلف کر رہی تھی وصیف نے اس بات کو نوٹ کیا.. اور بولے..

"سحر... یہ تکلف یہاں نہیں چلے گا.. اپنا گھر سمجھ کر بے تکلفی سے کھاؤ پیو۔"

انھوں نے سحر کی پلیٹ میں اپنے ہاتھ سے کباب اور سبزی نکال دی.. زیبا کا رنگ بدل گیا... وہ سوچ رہی تھی کہ مجھے یہاں آئے ایک ماہ ہو رہا ہے آج تک بیرسٹر صاحب نے میری کوئی خاطر نہ کی مگر سحر کی کیسی آؤ بھگت کر رہے ہیں... اس کو دیکھ کر کیسا کھل اٹھے جب کہ میں سوچتی تھی کہ یہ مسکرانا جانتے ہی نہیں... میرے سامنے تو ایسے بے نیاز رہتے ہیں گویا میرا وجود ہی یہاں نہ ہو... مگر آج چہرے سے کیسی خوشی ہویدا ہے... وصیف کی آواز سے وہ چونکی وہ کہہ رہے تھے..

"سحر! اگر تم جلدی سونے نہ جا رہی ہو تو ابھی میری لائبریری میں آجانا.. وصیت کے بارے میں تم کو کچھ بتانا ہے..."

یہ کہتے ہوئے وہ اٹھ کر باہر نکل گئے.. جاتے ہوئے انھوں نے بشیر سے دو پیالے کافی لائبریری میں پہونچانے کو کہا... سحر نے دیکھا زیبا اور باجی دونوں کے چہرے پر تناؤ سا تھا۔

(۳)

سحر جب لائبریری میں داخل ہوئی تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں... کمرہ بہت خوبصورت اور قیمتی پینٹنگس سے سجا ہوا تھا.. وہ سب کچھ بھول کر کچھ دیر کے بعد دیگرے ساری پینٹنگس دیکھتی رہی.. مصوری سے اسے بڑی دلچسپی تھی اور اچھی کھلی تصویریں بنا لیتی تھی.. مڑنے پر اچانک اس کی نگاہ وصیف پر پڑی جو کرسی پر بیٹھے بڑے غور سے اس کی حرکات و سکنات دیکھ رہے تھے۔ سحر کو اتنی دلچسپی لیتے دیکھ کر وہ پوچھ بیٹھے...

"بہت دلچسپی سے دیکھ رہی ہو... پسند بھی آئیں تم کو...؟"

سحر نے ایک سینری کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا..

"بے حد خوبصورت ہیں... یہ یہاں کی تو معلوم نہیں ہوتیں... بہت قیمتی ہوں گی.. مجھے تو بہت ہی پسند آئیں.."

"اس کا مطلب یہ ہے کہ تمھارا مذاق بہت ستھرا ہے... تمھارا یہ قیاس بھی درست ہے میں یہ سب باہر کے ممالک سے لایا تھا.. ایک دن محترمہ زیبا کا گذر ادھر ہوا.. انھوں نے دیکھ کر بڑا منھ بنایا... اور مذاق اڑایا تھا میرا..."

وصیف تعریفی نظروں سے سحر کو دیکھتے ہوئے کہہ اٹھے۔

سحر معصومیت سے..

"اچھا... باجی زیبا کو پسند نہیں آئیں.. ہو سکتا ہے کہ ان کا مذاق اعلیٰ ہو۔ وہ مصوری کے رموز سے واقف ہوں.."

وہ وصیف کے سامنے والی کرسی پر جا بیٹھی کچھ دیر سوچتی رہی پھر بڑی لجاجت سے بولی..

"بیرسٹر صاحب! میں ۔ میں کل صبح گھر جانا چاہتی ہوں.."

وصیف چونک پڑے .. اور پوچھ بیٹھے..

"کیوں... کیا بات ہے آخر...؟"

سحر سنجیدگی سے ۔

"مجھے یہاں اچھا نہیں لگ رہا ہے ۔ میں وہاں گھر میں اکیلی رہ سکتی ہوں یقین مانیئے میں بچی تو ہوں نہیں .. اگر کوئی دقت ہوئی تو یزدانی انکل وہیں ہیں پھر رحیم بابا چچا جان کے پرانے نوکر ہیں .. ان کی بیوی ہمیشہ ہمارے گھر میں رہی ہیں الیف اپنے پاس بلا لوں گی ... چھٹیوں بھر کی تو بات ہی ہے... پھر تو ہوسٹل میں رہنا ہے۔"

وصیف سگار سلگاتے ہوئے سنجیدگی سے بولے..

"ہوں ... تو تم بہت ہمت والی ہو ۔ مگر ایک بات یاد رکھو.. جب تک تم بالغ نہیں ہو جاتیں تم کو میرے کہنے پر چلنا ہوگا.. تم میری صلاح سے ہر کام کرو گی ۔ تم بچی ہو.. اور دنیا کے نشیب و فراز سے ناواقف ہو.... اکیلی رہنے کے خواب نہ دیکھو... تم کو یہاں اچھا کیوں نہیں لگ رہا...؟ گھر پسند نہیں... باجی پسند نہیں آئیں...یا.. یا میں اچھا نہیں لگا.."

سحر جلدی سے بولی

"جی.. یہ بات نہیں...آپ تو بہت اچھے لگے ۔ گھر بھی پسند آیا اور باجی بھی.. مگر مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے.. جیسے میں آپ لوگوں کے لئے ایک بوجھ بن گئی ہوں..."

وصیف نے کھلے دل سے قہقہہ لگایا پھر بولے ..

"خوب .. بوجھ کہاں سے بن گئیں .. تم میں بوجھ ہے کہاں ..؟ ہلکی پھلکی سی تو رکھی ہو ... میں اگر تم کو اچھا لگا تو بس مجھ پر اعتماد رکھو جو بات بھی ہو صفائی سے مجھ سے کہو .. ڈرنے یا تکلف کرنے کی ضرورت نہیں .. باجی کو بھی کچھ دن میں تم یقیناً پسند کرنے لگو گی .. وہ خشک مزاج ضرور ہیں مگر دل کی صاف ہیں .. ہاں تو اب تو جانے کا ارادہ نہیں ..".؟

سحر ہچکچاتے ہوئے بولی ..

"مگر سنیئے تو .. میرا دل کہتا ہے کہ میں اس ماحول میں کھپ نہ سکوں گی .."

وصیف ناصحانہ انداز سے ..

بڑوں جیسی باتیں تم پر زیب نہیں دیتیں سحر ... میں کل تم کو برٹش اور امریکن لائبریریوں کا ممبر بنا دوں گا .. وہاں سے کتابیں لا کر پڑھا کرنا .. کھانا پکانے سے دلچسپی ہو تو ہمارا باورچی تم کو ہر قسم کے کھانے پکانا سکھا دیگا جب تم مصروف رہوگی تو تمھارا دل بھی نہ گھبرائے گا .. اور ہاں اسی سڑک پر آگے چل کر ایک سلائی کا اسکول بھی ہے .. اس میں تھپٹیول ٹرم کے لئے نام لکھا لو .. بہت اچھی سلائی سکھاتے ہیں وہاں .. دو تین گھنٹہ کا کام ہوتا ہے۔ مگر تم کو رہنا تو یہیں ہے .. یہ یاد رکھو ..."

سحر کچھ نہ بولی۔ خاموشی سے اٹھ کر جانے لگی .. وصیف نے بڑی اپنائیت سے پکارا۔

"سحر .. کیا ناراض ہو گئیں ..؟ میں نے جو کچھ کہا تمھارے بھلے کو کہا ہے کافی نرس ہو گئی کیا ..؟"

سحر واپس آ کر اپنی جگہ پر بیٹھتے ہوئے ..

"جی... ناراض ہونے کا کیا سوال ہے... نیند آ رہی تھی اس لئے جا رہی ہوں.. اس نے کافی کی ٹرے اپنی جانب سرکا لی.. اس دوران وصیف گہری نظروں سے اس کا مطالعہ کرتے رہے.. اور کچھ نہ بولے.. کافی ختم کر کے سحر نے وصیف کی جانب دیکھا اور اٹھ کر خدا حافظ کہتی کمرے سے نکل گئی..

دن گذرتے گئے.. سحر کو آئے ایک ہفتہ بیت گیا.. وصیف سے اس کی ملاقات شاذ و نادر ہی ہوتی.. مگر ان کی ٹھوس اور متین نظریں ان کا سلجھا ہوا پر وقار انداز گفتگو اس کے دل پر نقش ہوتا جا رہا تھا.. وصیف کو دیکھتے ہی عجیب سی خوشی کا احساس اس کے رگ و پے میں سرایت کر جاتا.. اس کا دل خوشی سے جھومنے لگتا.. اور خون میں ارتعاش سا پیدا ہو جاتا.. لیکن باجی اور زیبا کی صحبت میں وہ بیزاری سی محسوس کرتی.. زیبا تو خود کبھی سحر سے بات کرنا شاید اپنی کسر شان سمجھتی.. اسے ہر گھڑی اپنی بناوٹ سجاوٹ کی فکر رہتی.. باجی تو کرد ن پر طنز کے تیر چلایا کرتیں.. اس لئے سحر ان سب سے الگ تھلگ کتابیں پڑھنے میں مگن رہتی.. گھومنے پھرنے سے اسے کوئی رغبت نہ تھی.. ایک آدھ بار باجی نے ازراہ مروت کہیں چلنے کو کہا بھی تو سحر نے جانے سے منع کر دیا..

اتوار کو سحر صبح ہی سے باغ میں کیاریاں بنانے اور پودوں میں پانی دینے میں مصروف تھی.. اس کو پتہ بھی نہ چلا کہ وصیف کب اس کے قریب آ کر کھڑے ہو گئے.. وصیف اسے بڑے انہماک سے دیکھ رہے تھے.. سحر بڑی مگن تھی اور سریلی آواز میں کچھ گنگنا بھی رہی تھی.. کھرپی اٹھانے کو وہ مڑی پھر بے ساختہ سی وصیف کو دیکھتی رہ گئی.. نیلے سوٹ

ہیں وہ بڑے پرکشش لگ رہے تھے۔

"کیا بات ہے سحر.. کیا دیکھ رہی ہو اس طرح...؟"

وصیف نے گھبرا کر پوچھ لیا..

"جی۔ جی کچھ بھی تو نہیں.."

سحر نے گھبرا کر بات بنائی۔ وصیف کو لگا جیسے جل ترنگ بج اٹھا ہو وہ بڑی مسرت سے پھر بولی..

دیکھئے تو میں نے کتنی سبزیاں بو دی تھیں... سب کے پودے نکل آئے.. آج وہ سب پودے میں نے الگ الگ کیاریوں میں لگا دیئے ہیں..!

وصیف نے دیکھا اس کی آنکھوں میں مسرت کے ساتھ ساتھ خلوص اور بے تکلفی کی چمک تھی.. وہ ہلکے نارنجی لباس میں سادگی سے بال بنائے ہوئے تھی.. مگر چمکدار بالوں کی لٹیں اس کی چمکدار اور خوبصورت پیشانی پر جھول رہی تھیں۔ اس کی یہ سادگی اور معصومیت وصیف کے دل میں گھر کرتی جا رہی تھی.. وہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے بولے..

اس کا مطلب یہ ہوا کہ تم کو باغبانی کے کام میں کافی مہارت ہے یہ کام بڑا دلچسپ ہوتا ہے... آج میری چھٹی ہے اس لئے چلو میں تم کو اپنی خالہ جان سے.. ملا لاؤں.. بڑی اچھی ہیں وہ.. تم ان سے مل کر بہت خوش ہو گی.. بس تو جا کر تیار ہو جاؤ جلدی سے.. تم جب سے یہاں آئی ہو کہیں نہیں گئیں.."

سحر اپنے کپڑوں پر سرسری نظر ڈالتے ہوئے سادگی سے

"تیار کیا ہونا ہے.. ابھی تو میں نے نہا کر کپڑے بدلے ہیں.. آپ

یر اکتنا خیال کرتے ہیں میری ہر بات کے لئے فکر مند رہتے ہیں ..“

وصیف بے خیالی میں کہہ گئے۔

”تم کوئی الگ تو نہیں ہو سحر.. میں تم کو اپنا جان کر ہی تو فکر مند رہتا ہوں .. اس کے لئے تمہارا یوں زبان کھولنا ٹھیک نہیں .“ یہ کہتے ہوئے وصیف کے ہونٹ خشک ہو چلے اور دل کی دھڑکن تیز ہو گئی .. اپنے پر قابو پاتے ہوئے وہ جلدی سے بولے ...“

”اچھا تو پھر چلو جلدی سے ..“

سحر نے آگے بڑھ کر ہاتھ دھوئے اور چلنے کو تیار ہو گئی .. پورے راستے وہ وصیف سے باتیں کرتی رہی .. بڑی معصومیت سے اس نے انھیں اپنے اسکول کے قصے سنا ڈالے .. ایسا لگ رہا تھا جیسے وصیف اس کے پرانے دوست ہوں .. وصیف کار ڈرائیو کرتے ہوئے بظاہر اس کی باتیں سُن رہے تھے مگر ان کا ذہن دور کہیں بھٹک رہا تھا .. سحر کی معصومیت سادگی اور پاکیزگی نے انھیں پیار کے ساگر کی جانب ڈھکیل دیا تھا .. زندگی میں پہلی بار وہ محبت کے جذبے سے آشنا ہوئے تھے .. ان کے دل کے دروازے کھلتے جا رہے تھے اور سحر اس میں سمائی جا رہی تھی .. وہ ہر گھڑی ان کے حواسوں پر چھائی رہتی بار ہا وصیف نے اپنے اس خیال پر نفرین کی ... اور سوچا کہ سحر ایک نوخیز کلی ہے .. بھلا میرا اور اس کا کیا جوڑ ...؟ میرے اس التفات پر وہ اپنے دل میں کیا سوچے گی .. لیکن ان تمام کوششوں کے باوجود وہ اپنے دل کے دروازوں پہ پردہ نہ ڈال سکے ... اپنے ان عجیب و غریب احساسات اور خیالات کا دھارا موڑنے کو وہ بڑی سنجیدگی سے بولے ..

”خالہ جان میری بزرگ ہونے کے ساتھ بڑی پیاری سی دوست بھی

ہیں سحر... تم کو انھوں نے بڑے اصرار سے بلایا ہے.. اپنے لڑکے لڑکیوں کی شادی کر چکیں اور اب تنہا رہتی ہیں.. مجھے جب کوئی الجھن یا پریشانی ہوتی ہے تو میں ان کے پاس چلا جاتا ہوں.. ان کی محبت بھری باتیں سُن کر مجھے بڑے سکون کا احساس ہوتا ہے..''

سحر نے سر موڑ کر وصیف کو دیکھا.. پھر پوچھ بیٹھی۔

''ان کے بہو بیٹے ان کے پاس کیوں نہیں رہتے..؟''

وصیف ونڈ اسکرین پر نظریں جمائے ہوئے بولے..

''ان کے بیٹے بہو تاشقند میں ہیں سحر... عامر وہاں انجینئر ہیں.. سال میں ایک بار خالہ جان کے پاس آتے ہیں..''

خالہ جان نے سحر کا خیر مقدم بڑی خوشی سے کیا۔ سحر نے دیکھا وہ بہت شفیق ہستی ہیں۔ وہ ایک بوڑھا سوچ رہی تھی مگر وہ باجی سے کچھ ہی بڑی ہوں گی۔ سرخ سفید پروقار چہرہ.. مسکراہٹ بکھیرتی ہوئی چمکدار آنکھیں.. ان کا خلوص اور محبت دیکھ کر سحر بہت خوش ہوئی.. وہ بہت جلد ان سے بے تکلف ہو گئی۔ اسے ایسا لگا جیسے وہ ہمیشہ سے خالہ جان کو جانتی آئی ہو.. اسے خالہ جان کی آنکھوں میں ممتا کے دیپ جلتے نظر آئے.. سحر نے ان کے ساتھ پورا وقت بڑی دلچسپی سے کاٹا.. ان کا رویہ سحر کے ساتھ بالکل ایسا تھا جیسے وہ سحر کی سہیلی ہوں.. وہ وصیف سے بولیں۔

''سحر کو میرے پاس چھوڑ جاؤ وصیف.. مجھے یہ بے حد اچھی لگی.. تم نے ان کی جتنی تعریف کی تھی۔ اس سے کہیں زیادہ اچھی ہے یہ..''

سحر حیرانی سے خالہ جان کا منھ تکتی رہ گئی۔ بیرسٹر صاحب نے میری خالہ جان سے تعریف کی تھی.. میں ان کو اچھی لگی تھی.. وہ سوچ میں گم تھی

کہ وصیف بول پڑے۔۔

"خالہ جان! سحر سے تو پوچھیے۔۔ یہ رہنے پر راضی بھی ہیں۔۔؟"

سحر نے چونک کر کہا۔

"کیوں نہیں خالہ جان۔۔۔! آپ تو مجھے اتنی اچھی لگیں کہ جانے کا دل نہیں چاہ رہا اب میں کپڑے لے کر کسی دن آجاؤں گی۔۔"

اس معصومیت سے اپنے خیالات کا اظہار کرنے پر خالہ جان ہنس پڑیں اور وصیف بھی زیر لب مسکرا دیئے۔۔ سحر شرما کر سرخ ہو گئی خالہ جان نے رات کے کھانے پر بڑا پرتکلف انتظام کیا۔ نو بجے رات کو وصیف اور سحر نے خالہ جان کو الوداع کہی۔۔

رات بہت خوشگوار تھی۔۔۔ ہلکی چاندنی پھیلی ہوئی تھی۔۔ ٹھنڈی ہوا کے جھونکے دل کو فرحت پہونچا رہے تھے۔۔ سحر خلاف معمول وصیف کے برابر خاموش سی بیٹھی تھی۔ وصیف کا دل کچھ اضطراب۔ کچھ شوق جذبات کی وجہ سے زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔ سحر کے بالوں کی بھینی بھینی خوشبو ان کے جذبات میں ہلچل مچا رہی تھی۔۔۔ ان کے جسم میں لرزش سی تھی اور کانپتے ہاتھ اسٹیرنگ پر۔۔۔ اچانک انھوں نے اپنے سرکش دل کو ملامت کی۔ میں سحر کا ولی ہوں۔۔ وہ مجھے اپنا بزرگ اور خیرخواہ مانتی ہے۔۔ اگر اسے میرے خیالات کا علم ہو جائے تو۔۔ میں اس کی نظر میں گر جاؤں گا۔۔ وہ مجھے ذلیل سمجھے گی۔۔ وہ چونک پڑے۔۔ سحر کا سر ڈھلک کر ان کے کاندھے پر آ ٹکا تھا۔۔ وہ بڑے سکون کی نیند سو رہی تھی۔۔ اس کے ریشمی بالوں کی مست خوشبو وصیف کے نتھنوں میں گھس رہی تھی۔۔ وہ مست ہوتے جا رہے تھے۔۔ وہ اپنے سب اصول بھول کر دور خوابوں کے حسین جزیرے میں جا پہونچے۔ انھیں لگ رہا تھا

کر دہ نہ تنہا ہوں نہ اداس .. ان کی تاریک اور سنسان زندگی میں ایک نور سا پھیل گیا ہو .. ایک انوکھا اور نیا سا جذبۂ احساس ان کی رگ رگ میں دوڑ رہا تھا .. ان کا دل چاہ رہا تھا، کہ سحر یوں ہی سوتی رہے اور وہ کار چلاتے رہیں .. گھر کے سامنے انھوں نے سحر کو ہلا کر جگا دیا۔ آنکھیں ملتی سحر نے ایک مدہوش کن انگڑائی لی اور نیند سے ڈوبی ہوئی آواز میں بولی....

"ارے ... میں سو گئی تھی ..."

گاڑی روکتے ہوئے وصیف نے دیکھا باجی کڑی نظروں سے انھیں اور سحر کو گاڑی سے اترتے دیکھ رہی تھیں ... وصیف نے دل میں سوچا۔ باجی سحر کو پسند نہیں کرتیں ... آخر کیوں ؟ .. یہ تو بہت معصوم ہے اسی وقت باجی پوچھ بیٹھیں ۔

"کہاں غائب رہے دن بھر. کہہ کر بھی نہ گئے تھے ...؟"

وصیف سنجیدگی سے . .

"سحر کو آج خالہ جان نے بلایا تھا .. پھر کھانے پر روک لیا .."

باجی غصیلی آواز میں ..

"زیبا کو بھی لے جانا تھا .. وہ بے چاری دن بھر گھر میں بور ہوئی .."

وصیف برجستہ بول پڑے ..

زیبا آپ کی صحبت میں بور ہوئیں .. خالہ جان کے گھر جا کر وہ کیا خوش ہوتیں ... وہاں ان کی دلچسپی کا کیا سامان تھا بھلا ..؟"

یہ کہتے ہوئے وہ اپنے کمرے میں چلے گئے ... سحر پہلے ہی اوپر جا چکی تھی ...

(۴)

ایک دن دوپہر میں سحر باغ میں اپنے لگائے پودوں کی دیکھ بھال میں مصروف تھی کہ پاس والے کمپاؤنڈ سے ایک گیند آکر گری ... ساتھ ہی کسی بچے کے ہنسنے کی آواز سنائی دی ... سحر نے گیند اٹھائی تھی کہ اسے گیٹ پہ چار پانچ سال کی ایک گول مٹول خوبصورت سی بچی دکھائی دی۔ وہ بھاگتی ہوئی سحر کے پاس آگئی ... اور اپنا چھوٹا سا ہاتھ پیشانی پر رکھتے ہوئے بولی۔

"آنٹی ... یہ بال میری ہے .. میں ڈیڈی کے ساتھ کھیل رہی تھی ... ڈیڈی نے اتنے زور سے کِک ماری کہ یہ ادھر آگئی .... آنٹی میں گیند لے لوں نا؟"

سحر بچی کو دیکھ کر کھل اٹھی ... اسے بچوں سے ہمیشہ سے بڑی دلچسپی تھی ہوسٹل میں وہ موقع پاتے ہی نرسری کی طرف نکل جاتی اور گھنٹوں بچوں کے ساتھ کھیلتی رہتی تھی .. اس لیے وہ اس بچی کو دیکھ کر بھی خوش ہو گئی تھی۔ حالانکہ اسے ابھی تک یہ بھی نہ معلوم تھا کہ پاس والے بنگلہ میں کون رہتا ہے یا یہ نووارد بچی کون ہے .. بچی امید و بیم کی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پھر پوچھ بیٹھی ..

آنٹی .. میں بال لے لوں نا ..؟"

سحر مسکرا کر گیند دیتے ہوئے ..

"ضرور لے لو بے بی .. یہ رہی تمہاری بال .."

بچی عجلت سے بال لیتے ہوئے۔

"میں بے بی نہیں.. میرا نام عاشو ہے ..آنٹی آپ اسی گھر میں رہتی ہیں نا..آپ میری دوست بنیں گی ..؟ میرا کوئی دوست نہیں.. بس ڈیڈی ہیں مگر ان کو کام سے فرصت نہیں ملتی ..اس لئے وہ میرے ساتھ کھیل نہیں سکتے

آپ میرے ساتھ کھیلئے گا نا ..آنٹی ..؟"

سحر بچی کی باتوں سے متاثر ہو کر بولی ..

"ہاں میں ضرور تمھارے ساتھ کھیلا کروں گی عاشو ... مگر ممی .. ؟ وہ کہاں ہیں .. وہ تمھارے ساتھ نہیں کھیلتیں .. ؟"

عاشو سحر کی بات سن کر اداس ہو گئی اور منھ بنا کر بولی ..

"ممی ہاسپٹل گئی ہیں .. ڈیڈی کہتے ہیں وہ بیمار ہیں .. مگر مجھے ان کے پاس نہیں لے جاتے .. اچھا آنٹی میں جا رہی ہوں نہیں تو ڈیڈی پھر ڈیوٹی پر بھاگ جائیں گے .. ٹا .. ٹا .. ؛

وہ اپنے ننھے ہاتھ ہلاتی بھاگ گئی .سحر دیر تک وہیں کھڑی اس کے بارے میں سوچتی رہ گئی .. وہ اس بچی سے بہت متاثر ہوئی تھی .. اسی وقت مالی آگیا .. سحر کی رگ تجسس پھڑک اٹھی۔

"مالی بابا .. اس پاس والے بنگلے میں کون رہتا ہے ؟"

مالی چونکتا ہوا پوچھ بیٹھا ..

"اس سامنے والے بنگلے میں نا .. اس میں ڈاکٹر صاحب رہتے ہیں .. ان کی ایک بچی ہے اور نوکر چاکر وغیرہ ہیں .. بے چاری میم صاحب مالک بھر ہو اللہ کو پیاری ہو گئیں .. بڑی اچھی تھیں بے چاری .. ہر تہوار پر ہم

سب کو انعام ضرور دیتی تھیں۔ ان کی بچی پر بڑا ترس آتا ہے۔ بے ماں کی بچی آیا پر رہتی ہے۔۔ ڈاکٹر صاحب بے چارے بہت بھلے آدمی ہیں۔۔ مگر ان کو کام سے فرصت نہیں ملتی ہے۔۔"

سحر اس گھرانے کے متعلق سوچتی اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔ وہ بہت اداس تھی۔۔ اس کی آنکھوں میں وہ زمانہ گھوم گیا جب ماں باپ کے مرنے کے بعد وہ اکیلی رہ گئی تھی۔ کتنی تنہا اور بے کیف زندگی تھی۔۔ دنیا کی کوئی چیز بھی تو اچھی نہ لگتی تھی۔۔ وہ ممتا اور پیار کے لئے ترستی رہتی تھی۔۔ آج وہی کیفیت اسے عاشو کی آنکھوں میں نظر آئی تھی۔۔ کتنی التجا تھی اس کی نظروں میں۔۔ جب اس نے پوچھا تھا۔۔ آپ میری دوست بنیں گی۔۔۔؟ سحر کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔ اسے پتہ بھی نہ چلا کہ وہ کب اور کتنی دیر روتی رہی۔۔ اس کی سسکیاں رکنے کا نام نہیں لے رہی تھیں۔ اچانک کسی نے ٹھنڈے ہاتھ سے اس کا چہرہ اپنی جانب پھیرا۔۔ اس نے بھیگی بھیگی نظریں حیرانی سے اٹھائیں اس کے سامنے وصیف کھڑے تھے۔۔ ان کی نگاہوں میں حیرت تھی۔۔ وہ بہت سنجیدگی سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔ سحر ان کو دیکھ کر یوں اچھلی جیسے کوئی چوری کرتے پکڑی گئی ہو۔۔۔ وصیف چند لمحے بڑی محویت سے اسے دیکھتے رہے۔۔ پھر بھاری سی آواز میں بولے۔۔

"یہ کیا سحر۔۔۔ یاد ہے کچھ۔۔؟ میں نے تم سے کہا تھا کہ ہم دوست ہیں اگر تم کو کوئی تکلیف ہو یا کوئی بات کہنی ہو تو بلا تکلف مجھ سے آ کر کہو برخلاف اس کے تم یوں چھپ چھپ کر آنسو بہا رہی ہو۔۔ آخر کیوں۔۔۔؟"

وصیف کے اپنائیت سے پر لہجے کو سن کر سحر کے آنسو ایک دم خشک ہو گئے۔ اسے لگا جیسے اس کے زخموں پر مرہم رکھ دیا گیا ہو۔۔۔ وصیف کی مدہوش کن

نظروں کے تصادم سے اس کا دل عجیب کیف آور انداز سے دھڑک اٹھا۔ سحر کتنے دن سے اس ادھیڑ بن میں لگی ہوئی تھی کہ وصیف کو دیکھتے ہی اس کی یہ حالت کیوں ہو جاتی.. مگر وہ کچھ بھی نہ پائی تھی.. اس وقت پھر وہی حالت تھی.. ہاتھ پیر ٹھنڈے ہو چلے تھے.. دل دھڑک رہا تھا.. اور وہ وصیف سے نظریں نہیں ملا پا رہی تھی... وصیف کی آواز سے وہ چونکی۔ وہ بڑی سنجیدگی سے پوچھ رہے تھے..

"سحر..! تم نے بتایا نہیں کہ یہ قیمتی آنسو آخر کس سلسلے میں اس بے دردی سے بہائے جا رہے ہیں...؟"

سحر ہکلاتے ہوئے..

"جی.. جی کوئی... بات نہیں... بس یونہی رونا آنے لگا تھا.."

وصیف مسکرا کر..

"بھئی واہ.. یہ ایک ہی رہی.. یونہی رونا کیسے آنے لگا.. مجھے معلوم ہے کہ تم جھوٹ نہیں بولتیں... اور ضمیر کے خلاف جھوٹ بولنے والوں کا چہرہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے.. ہاں تو سچ سچ بتاؤ بات کیا ہے آخر..؟"

سحر نظریں جھکائے ہوئے رندھے گلے سے..

"امی.. ڈیڈی یاد آ گئے تھے.."

یہ کہتے ہوئے اس کی آنکھیں آنسوؤں سے دھندلا گئیں.. اور آنسو پھر اس کے رخساروں پر بہہ نکلے...

وصیف گھبرا کر..

ارے۔ ارے تم تو پھر رونے لگیں.. دیکھو بھئی.. اگر تم اس طرح امی ڈیڈی

کو یاد کر کے روتی رہیں تو پھر میں بھی اپنی امی اور ابا جان کو یاد کر کے چلا چلا کر رونا شروع کر دوں گا... پھر تم لاکھ چپ کرائیں چپ نہیں ہونے کا.. ورنہ ہنسو جلدی سے ..."

یہ کہتے ہوئے انھوں نے بڑھ کر اپنے رومال سے سحر کے آنسو صاف کر دیئے سحر نے غور کیا کہ آنسو صاف کرتے ہوئے وصیف کا ہاتھ کانپ رہا تھا. کہیں وہ سچ مچ اپنی دھمکی کو عملی جامہ نہ پہنا دیں... اس ڈر سے سحر زبردستی کی ہنسی ہنس دی... اس ہنسی میں کتنی اداسی اور کرب تھا یہ وصیف کا دل ہی جانتا تھا.. وہ موضوع بدلتے ہوئے بولے..

"میں تم کو اس وقت بازار لے جانے کو آیا ہوں.. مگر تمہارا رونا دیکھ کر سب بھول بھال گیا... چلو تیار ہو جاؤ.."

سحر آنسو صاف کرتے ہوئے آواز پر قابو پا کر حیرت سے بولی..

"بازار... وہ کس لئے ... ؟"

وصیف غور سے سحر کو دیکھتے ہوئے..

"کچھ ضروری کام ہے.. بس تیار ہو کر جلدی سے آجاؤ نیچے.."

وہ تاکید کرتے ہوئے نیچے اترتے چلے گئے... آخری زینہ پر تھے کہ انھوں نے زیبا اور باجی کی آواز سنی ... اور انھیں باہر سے آتے دیکھا.. باجی انھیں دیکھ کر ٹھٹھک گئیں ...

"بھیا.. تم کورٹ نہیں گئے تھے کیا... ؟"

وصیف نیچے آتے ہوئے..

"کورٹ گیا تو تھا.. مگر جلدی واپس آگیا.. آج سحر کے ساتھ کچھ شاپنگ کرنی ہے.."

یہ کہتے ہوئے انھوں نے کنکھیوں سے دیکھا... ان کا جملہ سن کر زیبا کا رنگ پھیکا پڑ گیا تھا.. باجی کے چہرے پر بھی غصہ کی شکنیں پڑ گئیں وہ بولیں۔

"کیسی شاپنگ.... ؟ اگر سحر کو کچھ شاپنگ کرنی تھی تو مجھ سے یا زیبا سے کہتی... یہ کیا تک ہے کہ تم اپنا ہرج کر کے اسے شاپنگ کرانے لے جاؤ.."

وصیف مسکرا کر۔

"غلط سمجھیں آپ... شاپنگ سحر کو نہیں کرنی۔ مجھے کرنی ہے.. میں اپنے ساتھ سحر کو لے جا رہا ہوں.. وہ اپنے والدین کو یاد کر کے بہت دیر سے رو رہی تھی..."

یہ کہتے ہوئے وصیف باہر نکل گئے.. اسی وقت غصہ سے لال باجی نے دیکھا سحر سفید سوٹ پہنے نیچے اتر رہی تھی.. اس کی آنکھیں سرخ اور متورم تھیں۔ انھوں نے منہ پھیر لیا.. اور اپنے کمرے میں چلی گئیں.. زیبا البتہ وہیں کھڑی رہ گئی مگر سحر سے وہ بھی مخاطب نہ ہوئی..

بازار میں سحر نے ایک دوکان پر رک کر دو بہت خوبصورت سی گڑیاں خریدیں وصیف خاموشی سے دیکھتے رہے مگر کچھ بولے نہیں. کپڑے کی ایک بڑی دوکان پر وصیف اپنے سوٹوں کا کپڑا دیکھتے رہے اور کئی کپڑے خریدے پھر دوکان والے سے ساڑیوں کی فرمائش کر بیٹھے.. پھر سحر سے بولے..

"ذرا تم ساڑیاں تو پسند کرو.."

سحر نے چونک کر وصیف کو دیکھتے ہوئے پوچھا..

"وہ کس لئے...؟"

"اپنے لئے..."

وصیف نے اس کو محبت پاش نظروں سے دیکھتے ہوئے جواب دیا..

سحر گھبرا سی گئی .. اور بولی ...

"نہیں۔ نہیں .. مجھے ساڑیوں کی ضرورت نہیں .. میرے پاس پہلے ہی کافی ساڑیاں ہیں"

وصیف لا پروائی سے ..

"تو پھر سوٹ کے کپڑے دیکھ لو ..."

"جی۔ شکریہ .. سوٹ کے کپڑوں کی بھی مجھے ضرورت نہیں .."

سحر دھڑکتے دل سے بولی ..

وصیف کی نظریں بے پناہ محویت سے سحر پر جمی ہوئی تھیں وہ بڑی سنجیدگی سے بولے۔

"تمھارا یہ تکلف اور خود داری بے حد تکلیف دہ ہوتی جا رہی ہے سحر! کیا مجھے اتنا حق بھی نہیں کہ اپنی خوشی سے تم کو کچھ دے سکوں .."

سحر نے غور کیا کہ یہ کہتے ہوئے وصیف کی آواز سوگوار تھی .. انھوں نے مزید اصرار نہ کیا .. اور اپنی پسند سے کچھ سوٹوں کے کپڑے خرید لئے سحر چپ چاپ بیٹھی دیکھتی رہی .. وہ پھر کچھ بول ہی نہ سکی ... اسے احساس تھا کہ اس نے وصیف کے احساسات کو مجروح کر دیا .. ساتھ ہی وہ اس بات کی بھی دل ہی دل میں معترف تھی کہ وصیف کا مذاق زنانہ کپڑوں کے معاملہ میں، بہت ستھرا تھا .. انھوں نے بہت اچھے ڈیزائن اور رنگوں کے کپڑے خریدے تھے .. اسی دوکان پر بیٹھے بیٹھے انھوں نے درزی کو بلوا کر سحر کی ناپ دلوا دی۔ پھر بنڈل اٹھائے دوکان سے باہر آ گئے ... سحر پورے وقت خاموش رہی .. گہری اداسی اس پر چھائی ہوئی تھی .. اچانک کیپٹل کے سامنے انھوں نے گاڑی روکی اور سحر سے بولے ..

"پکچر دیکھنے کا موڈ ہو رہا ہے اس وقت۔ سنا بڑی دلچسپ فلم ہے یہ۔"

سحر نے بڑی معصومیت سے نظریں اٹھا کر وصیف کو دیکھا پھر ہچکچاتی ہوئی باہر آگئی... وصیف نے گاڑی لاک کی اور سحر کو لئے اندر بڑھ گئے۔۔

فلم واقعی دلچسپ تھی۔ سحر سب کچھ بھول کر قہقہے لگاتی رہی۔ فلم کے خاتمے پر جب وہ باہر نکلے تو سحر کے چہرے پر اداسی کا نام تک نہ تھا۔ وہ پھر وہی معصوم اور شوخ سحر تھی۔۔ وصیف کو کچھ کام تھا اس لئے وہ سحر کو گیٹ پر چھوڑ کر آگے بڑھ گئے۔۔ سحر بنڈل اٹھائے اندر آگئی۔۔ زیبا جیسے اس کی منتظر ہی تھی۔ اس کو دیکھتے ہی استفسار کر بیٹھی۔۔

بڑی زوردار شاپنگ کر ڈالی۔۔ بنڈل بڑے بھاری ہیں۔۔؟ سحر بنڈل رکھتے ہوئے۔۔

"بیرسٹر صاحب کے سوٹ کے کپڑے ہیں۔"

اس نے بشیر سے بنڈل بیرسٹر صاحب کے کمرے میں پہونچانے کو کہا اور اپنا بنڈل لئے زینہ کا رخ کیا۔۔

زیبا پھر بولی۔۔

"تم نے جو خریداری کی ہے اسے کیوں چھپا رہی ہو... ذرا دیکھیں۔۔ کیا ہے اس بنڈل میں...؟"

سحر نے بلا کچھ بولے اپنا بنڈل زیبا کو پکڑا دیا۔۔ بنڈل کھول کر ڈبہ دیکھتے ہی زیبا نے استہزائیہ قہقہہ لگایا اور بولی۔۔

"واہ... اتنی بڑی ہوگئیں۔ ابھی تک گڑیوں سے کھیلتی ہو۔۔ گڑیا لینے کو رو رہی تھیں جب ہی بیرسٹر صاحب نے گڑیاں خرید دیں۔ کیوں۔۔؟" قبل اس کے کہ سحر کچھ جواب دے سکے باجی وہاں آگئیں... زیبا باجی کو دیکھتے ہی

طنز سے پھر چہکی ..

باجی دیکھئے تو بیرسٹر صاحب نے سحر کا دل بہلانے کو گڑیاں خرید کر دی ہیں ... بے چاری بچی .. چہ ... چہ ..."

یہ کہتے ہوئے اس نے پھر قہقہہ لگایا .. اسی وقت باجی بولیں ..

اس خریداری میں گھنٹوں لگ گئے ... ؟"

سحر غصہ سے سرخ ہو گئی اور تیزی سے بولی ..

"اس خریداری میں گھنٹوں نہیں لگے ادھر سے بیرسٹر صاحب پکچر دیکھنے چلے گئے تھے ... نہ یہ گڑیاں بیرسٹر صاحب نے خریدی ہیں .. یہ میں نے اپنی ایک ننھی دوست کے لئے خریدی ہیں ..."

یہ کہتے ہوئے اس نے دیکھا کہ زیبا کا رنگ اس کا جملہ سنتے ہی اڑ گیا اس کی ہنسی لبوں پر دم توڑ چکی تھی .. زیبا کو دیکھ کر سحر کے لبوں پر خوشگوار سا تبسم پھیل گیا .. اسی وقت باجی نے جلی نظروں سے سحر کو دیکھتے ہوئے خفگی سے پوچھ لیا ..

"وصیف اب کہاں تشریف لے گئے .. ؟"

سحر بے نیازی سے ..

"مجھے نہیں معلوم ... مجھے گیٹ پر اتار کر چلے گئے"

اس نے گڑیوں کا ڈبہ اٹھا لیا .. اور زینہ چڑھتی چلی گئی اوپر پہونچ کر اس نے ایک اچٹتی نظر نیچے ڈالی .. باجی اور زیبا دونوں ہی اسے کینہ توز نظروں سے گھور رہی تھیں .. سحر کے ہونٹوں پر دلکش مسکراہٹ بکھر گئی ...

(۵)

اس شام وصیف نے اندازہ لگایا کہ باجی اس سے کچھ کھنچی کھنچی سی ہیں.. باجی کی عادت سے وہ خوب واقف تھے.. کہ ذرا سی بات خلاف مرضی ہو جانے پر ان کا پارہ چڑھ جاتا تھا مگر جلد ہی وہ ٹھیک بھی ہو جاتی تھیں.. وہ سمجھ گئے کہ وہ باہر گئے تھے اس لئے باجی کا پارہ چڑھا ہوا تھا.. وہ زیر لب مسکرا دیئے اسی وقت باجی بول اٹھیں..

"میجر سعید کی طبیعت کئی دن سے ٹھیک نہیں۔ تم کو کئی بار پوچھ چکے ہیں ان کو جا کر دیکھ آؤ..."

وصیف چونکتے ہوئے..

"ان کو کیا ہو گیا باجی...؟"

باجی کچھ سوچتے ہوئے..

"وہی دمہ کی تکلیف ہے بے چارے کو... تم جاؤ تو زیبا کو بھی ساتھ لیتے جانا..."

وصیف سیدھے ہو بیٹھے پھر بولے..

"وہ کیوں.. زیبا.. زیبا کو کیوں لیتا جاؤں...؟"

باجی نے غور سے وصیف کو دیکھا اور بولیں..

"ان کی لڑکی نے زیبا کو بلوا بھیجا ہے جب تم وہاں جا ہی رہے ہو تو زیبا کو ساتھ لیتے جانا.."

وصیف سنجیدگی سے..

"مگر باجی ... میں نے آپ سے یہ کب کہا کہ میں ابھی جا رہا ہوں کسی وقت فرصت ہوئی تو چلا جاؤں گا.. ہو سکتا ہے کل لنچ ٹائم پر کورٹ سے جاؤں.. زیبا کو جانا ہے تو گاڑی کھڑی ہے.. ڈرائیور بھی موجود ہے.. ابھی جا سکتی ہیں۔"

باجی وصیف کا اکھڑ پن کا جواب سُن کر جھنجھلا گئیں اور غصہ سے بولیں..

"یوں تو تم کو خاصی فرصت رہتی ہے.. پکچر دیکھنے اور شاپنگ کرنے کو خوب وقت مل جاتا ہے... مگر میں نے کہہ دیا تو بہانے بنا رہے ہو۔"

وصیف نے جواب دینا مناسب نہ سمجھا اور سگار سلگاتے ہوئے اٹھ گئے اٹھتے ہوئے ان کی نگاہ سامنے بیٹھی زیبا پر پڑی اس کی تیوریوں پر بل تھے کمرے سے باہر نکلتے ہوئے انھوں نے سوچا.. باجی کو بھڑکانے میں ان محترمہ کا ہاتھ ہے.. سحر ان کو پسند نہیں... اس کی موجودگی ان کو بہت کھٹک رہی ہے آخر کیوں... ؟ اس دوران سحر بھی دھیرے سے سرک گئی.. کیونکہ اس کو خوب اندازہ تھا کہ باجی اور زیبا کے موڈ ٹھیک نہیں.. اسے یہ بھی ڈر تھا کہ کہیں وہ لوگ اس سے کوئی الٹی سیدھی بات نہ کہہ دیں..

کئی دن اسی کشمکش میں کٹ گئے.. باجی کو وصیف اور سحر کی بے تکلفی کھل رہی تھی.. اور زیبا.. وہ تو جیسے انگاروں پر لوٹ رہی تھی.. اس نے وصیف سے بہت سی توقعات وابستہ کر رکھی تھیں مگر اب سحر کے ساتھ وصیف کا اپنائیت اور بے تکلفی کا انداز دیکھ کر وہ اندر ہی اندر گھٹ رہی تھی.. اس کو اپنی آرزوؤں اور تمناؤں کے محل ڈھیر ہوتے نظر آرہے تھے۔ وہ وصیف اور سحر کی حرکات و سکنات پر کڑی نگاہ رکھتی اور ہر بات کو بڑھا چڑھا کر باجی سے بیان کرتی.. جس کی وجہ سے باجی بھی وصیف اور سحر سے نالاں رہنے لگی تھیں.. مگر وہ کر بھی کیا سکتی تھیں.. وصیف پر کسی قسم کی پابندی عائد

کرنا ان کے لئے محال تھا.. بس گھٹ گھٹ کر طنز بھری باتوں سے دل کے پھپھولے پھوڑ دیا کرتیں..

ادھر سحر باجی اور زیبا کی اندرونی کشمکش سے بے نیاز اپنے میں مگن رہتی ۔ ننھی عاشو سے اس کی دوستی خاصی بڑھ گئی تھی لہذا عاشو کا زیادہ وقت سحر کے پاس کٹتا ... سحر کی محبت پا کر معصوم عاشو بے حد خوش تھی ..اسے اچانک خلوص اور محبت کی ایک نئی دنیا مل گئی تھی .. سحر کی دی ہوئی گڑیاں اسے بے حد پسند آئی تھیں .. اس کی آیا کھانے ناشتے کے وقت زبردستی اسے گھر لے جاتی تھی .. سحر نے اندازہ لگایا تھا کہ عاشو بہت ذہین بچی تھی .. وہ سحر سے بہت ذہانت کے سوالات کرتی رہتی تھی .. سحر بہت پیار سے اس کے سوالات کے جوابات دیا کرتی ... عاشو جواب پا کر مطمئن ہو جاتی. سحر کو سوئٹر بنتے دیکھ کر ایک دن عاشو بولی ..

"آنٹی آپ مجھے بھی سوئٹر بننا سکھا دیجئے ... دیکھئے نا میں بازار کا بنا سوئٹر پہنتی ہوں .."

سحر اس کی معصومیت پر مسکرا دی ... پھر اس نے اپنے سوئٹر کے بچے اون میں اور رنگ ملا کر عاشو کا بڑا خوبصورت سوئٹر تیار کر لیا ... اس نے عاشو کے لئے کئی اچھی اچھی فراکیں بھی سی ڈالیں ایک دن سحر کو سلائی کرتے دیکھ کر زیبا اس کے پاس آبیٹھی اور بولی ۔

"بڑی مصروف رہتی ہو .. ہر وقت سلائی کرتی رہتی ہو .."

سحر سادگی سے بولی ..

"عاشو کی فراکوں کا کپڑا لائی تھی ... اس کی سلائی کر رہی تھی کچھ سل گئی ہیں دیکھئے کیسی سلی ہیں ..."

زیبا تنقیدی نظروں سے فراکوں کو دیکھتے ہوئے ..

"اوہ ... کتنی فراکیں سی ڈالیں .. کپڑا بھی قیمتی ہے۔ کیا سب کپڑا تم نے خریدا یا کچھ عاشو سلوانے لائی تھی .."؟

سحر بڑے اطمینان سے ..

"جی نہیں .. سب کپڑا میں نے خریدا ہے .. مجھے ہمیشہ اس بات کی تمنا رہی کہ میری چھوٹی بہن ہوتی جس کو میں اچھی اچھی فراکیں سی کر پہناتی .. اسے گڑیا کی طرح سجائے رکھتی ... مگر ... میرا یہ ارمان ... پورا نہ ہو سکا .. اب عاشو میری دوست بن گئی ہے .. وہ مجھ سے بہت محبت کرتی ہے .. اس لئے میں اس کے لئے فراکیں سی رہی ہوں .. بے چاری عاشو ہمیشہ ریڈی میڈ کپڑے پہنتی ہے .."

"تو بہت ممتا ہے تمھارے دل میں .. اس کے لئے .. "؟

زیبا کے لہجے میں گہرا طنز تھا ..

"یہ تو میں نہیں جانتی مگر مجھے عاشو سے بے حد ہمدردی ہے سحر سوئی میں تاگہ ڈالتے ہوئے معصومیت سے بولی ..

زیبا نے دیکھا سادگی کے علاوہ اس کے چہرے پر اور کوئی تاثر نہ تھا زیبا پھر بولی ..

"کبھی عاشو کے گھر گئی ہو اور اس کے ڈیڈی سے ملی ہو .. وہ بہت اچھے آدمی ہیں .."

سحر متحیر ہو کر ..

"میں اس کے گھر کیوں جاتی اور اس کے ڈیڈی سے کیوں ملتی .."؟

زیبا طنز سے ..

"تعجب کی کیا بات ہے اس میں بھلا .. جب بیٹی سے تو اتنی چاہت اور

ہمدردی.. اور اس کے ڈیڈی سے ملنے میں ہچکچاہٹ.. اگر ملنا چاہو تو چلو میں ملوا دوں..؟

سحر سنجیدگی سے..

"جی نہیں.. میں ملنے ملانے کی ایسی شائق نہیں.."

اس کے چہرے پر ناخوشگوار اثرات پھیل گئے تھے... اس نے مشین بند کی.. اور وہاں سے اٹھ گئی.. اس کا ذہن الجھنے لگا تھا.. آخر زیبا میری ہر بات پر طنز کیوں کرتی رہتی ہیں..؟ وہ کیوں اس بات کی متمنی ہیں.. کہ میں عاشو کے گھر جاؤں.. اس کے ڈیڈی سے ملوں؟ ان کو اگر وہ اچھے لگتے ہیں تو وہ ملتی رہیں.. خیالات اس کے ذہن میں کھیلتے رہے... اور اسے چاروں طرف سے اپنے گھیرے میں لے لیا۔ اسی وقت اس نے ایک جانی پہچانی سریلی آواز سنی.. عاشو کی آواز وہ سب کچھ بھول کر اس کی جانب متوجہ ہو گئی۔

اسی شام وہ نیچے آ رہی تھی کہ اس نے نیچے ہال میں ایک اجنبی نوجوان کو بیٹھے دیکھا.. وہ نظر بچا کر باغ میں نکل گئی.. اور ادھر ادھر ٹہلتی رہی.. اسی وقت گاڑی آ کر رکی اور اس نے وصیف کو اترتے دیکھا.. تھکے تھکے نڈھال سے وصیف اس وقت بڑے پر وقار نظر آ رہے تھے.. تھکاوٹ نے جیسے ان کے حسن و وقار میں اور اضافہ کر دیا تھا... شوخ مسکراہٹ لئے وہ پھول جیسی معصومیت سے اس کی جانب بڑھی.. اسی وقت وصیف نے اسے دیکھ لیا۔ ان کے چہرے سے تھکن کا سارا غبار جیسے غائب ہو گیا ہو۔ اس کی جگہ ان کے ہونٹوں پر دلکش مسکراہٹ ابھر آئی وہ بولے...

"کیا ہو رہا ہے سحر...؟"

سحر مسکرا کر۔

"پلان بنا رہی تھی کہ آپ کو اچانک ڈرا دوں مگر آپ نے مجھے دیکھ ہی لیا۔" یہ کہتے ہوئے وہ معصومیت سے ہنس دی..

وصیف شوخی سے۔

"بجا فرمایا... جیسے میں آپ کے ڈرانے سے ڈر ہی تو جاتا.. اچھا آؤ چائے پی جائے.."

وہ سحر کو لئے اندر داخل ہوئے... باجی اور زیبا کے ساتھ بیٹھے نوجوان کو دیکھ کر وہ ٹھٹھکے.. نوجوان وصیف کو دیکھ کر کھڑا ہوگیا.. اسی وقت باجی نے تعارف کرایا..

"بھیا... یہ مشیر ہیں زیبا کے بڑے بھائی.. آج یہ زیبا سے ملنے آئے ہیں.. یہ ایکسائز انسپکٹر ہیں... مشیر میاں یہ ہیں میرے بڑے بھائی بیرسٹر وصیف.."

باجی کے بولنے سے پہلے وصیف نے مشیر کو غور سے دیکھتے ہوئے دل میں ناگواری سی محسوس کی..

مشیر نے بڑھ کر وصیف سے مصافحہ کیا پھر سحر کی جانب اشارہ کرکے پوچھ بیٹھا..

"آپ کی تعریف...؟"

"ہماری ایک عزیز.. مس سحر..."

وصیف سنجیدگی سے بولے..

"سحر...؟"

مشیر کچھ کہنے ہی والا تھا مگر وصیف کے کڑے تیور دیکھ کر رک گیا..
وصیف سرد سے لہجے میں بول پڑے۔
"سحر اپنے کمرے میں چلو.. میں یزدانی صاحب کا خط لے کر وہیں آرہا ہوں.."
اچھی اچھی سی سحر فوراً زینہ پر چڑھ گئی.. اور اطمینان کی سانس لی.. مشیر کی نگاہوں سے اسے ہول سا ہونے لگا تھا.. وہ سوچ رہی تھی کہ اس کی نگاہیں کتنی پُرہوس اور بے باک تھیں... بالکل غنڈوں جیسی... ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ نظروں ہی نظروں میں ہڑپ کر جائے گا۔ اچھا ہوا کہ بیرسٹر صاحب نے مجھے اوپر بھیج دیا.. ورنہ وہاں بیٹھ کر کتنی بور یت ہوتی... وہ خیالات میں ایسی... محو تھی کہ اسے وصیف کے آنے کی آہٹ بھی نہ مل سکی اس کی محویت دیکھتے ہوئے وصیف نے مسکرا کر زور سے پکارا...
"سحر.....!"
سحر چونک کر بڑی آہستگی سے۔
"جی... گھبرایئے نہیں.. میں یہیں ہوں.."
وہ شوخی سے ہنس دی..
وصیف اس کی مسکراہٹوں میں کھو سے گئے... وہی معصوم اور پاکیزہ ہنسی جو ان کی روح میں رچ بس گئی تھی... جس پر نظر پڑتے ہی وہ اپنی زندگی کے نئے خواب دیکھنے لگتے.. ان کو اس طرح مسحور دیکھ کر وہ شرارت سے پکار اٹھی۔
"بیرسٹر صاحب.....!

اتنی جلدی اس شرارت سے بدلہ لینے پر وصیف نے بے اختیار قہقہہ لگایا سحر بھی اس کا ساتھ دے رہی تھی .. ان لوگوں کی ہنسی کی آوازیں نیچے ہال میں زیبا کا دل جلا رہی تھیں.. اس نے دل میں عہد کیا کہ وہ سحر سے وصیف کو بدظن کر کے رہے گی.. اسی وقت سحر وصیف سے مخاطب ہوئی..

"آپ نے ابھی چائے بھی نہیں پی.. میں لے کر آؤں... ؟" وصیف غور سے سحر کو دیکھتے ہوئے..

"میں نے چائے یہیں بھیجنے کو کہا ہے.. تمھارا نیچے جانا مناسب نہیں.. مشیر کی موجودگی میں بہتر ہو کہ تم اپنے کمرے ہی میں رہو.. مجھے وہ کچھ رنگین مزاج سے آدمی لگے..."

سحر معصومیت سے..

"جی ہاں... وہ عجیب آدمی ہیں.. مجھے ایسے گھور رہے تھے جیسے.. جیسے وہ اپنا جملہ پورا نہ کر سکی اور سرخ ہو گئی... یہ شرمائی سی سحر وصیف کو بےحد پیاری لگی..

وصیف بولے..

"یہ دونوں بھائی بہن اپنی مثال آپ ہیں... وہ مجھے ذرا پسند نہیں آئے مگر باجی کی وجہ سے برداشت کرنا پڑ رہا ہے.."

سحر نے پوچھا..

"وہ یزدانی چچا کا خط... کیا لکھا ہے انھوں نے.. ؟"

وصیف زیر لب مسکرا کر

"وہ تو تم کو وہاں سے اوپر بھیجنے کا بہانہ تھا.."

سحر وصیف کو حیرانی سے دیکھتی رہ گئی.. اسی وقت بشیر چائے کی ٹرے

لے کر آگیا.. چائے پی کر وصیف نیچے اتر گئے..

اسی شام باجی وصیف کے کمرے میں داخل ہوئیں اور بولیں "بھلے آدمی ... کبھی تو تفریح کی بھی سوچا کرو.. ہر وقت کام کام۔ کتابوں میں گھرے دل نہیں گھبراتا تمہارا؟"

وصیف کرسی پر سیدھے بیٹھ کر عینک صاف کرتے ہوئے مسکرا کر بولے۔

"کیوں باجی ... ؟ کیا زیبا کو کہیں میرے ساتھ بھیجنا ہے ...؟"

باجی جھلا کر۔

"تم بھلا زیبا کے ساتھ جاؤ گے ... منیر اکیلا بیٹھا ہے.. اس کے ساتھ کہیں گھوم آؤ.."

وصیف سنجیدگی سے..

"اوہ منیر... کیا وہ ابھی یہیں ہیں ...؟ میرا خیال تھا وہ جا چکے ہوں گے.." باجی بہت سنجیدگی سے بولیں..

"وہ آج ہی تو آیا ہے.. دو چار دن رہے گا.. سرکاری کام ہے کچھ.."

وصیف سگار کا ڈبہ نکالتے ہوئے..

"تو وہ بھی یہاں دھرنا دیں گے.. باجی سحر کی موجودگی میں میں یہ پسند نہیں کرتا کہ منیر یہاں قیام کریں.. وہ سرکاری کام سے آئے ہیں.. لہذا ہوٹل میں قیام کرنا چاہیئے.."

باجی غصہ سے..

"یہ کیا.. ہم لوگوں کی موجودگی میں وہ ہوٹل میں ٹھہرے.. مجھے تو یہ کچھ مناسب نہیں معلوم ہوتا.. وہ بے چارہ اتنی محبت سے آیا ہے.. اور ہم اسے ٹکا دیں.. بھلا اس کا کیا تک ہے.. اس کے یہاں ٹھہرنے پر سحر کا

کیا نقصان ہوگا.. اس پر کیا اثر پڑے گا... ؟ ذرا میں بھی تو سنوں.. ؟
وصیف سگار سلگاتے ہوئے سنجیدہ گئے ..

"ہم پر سحر کی بہت بڑی ذمہ داری ہے ... میں یہ مناسب نہیں سمجھتا کہ وہ جب تک اس گھر میں ہے کوئی غلط قسم کا نوجوان یہاں آکر ٹھہرے.. رہا دلنکار رضا.. ؟ تو اس کا کیا سوال ہے۔ میں ابھی امپیریل ہوٹل میں ان کے ٹھہرنے کا بندوبست کرائے دیتا ہوں.. زیبا جب چاہیں اپنے بھائی سے وہیں جا کر مل سکتی ہیں بہرحال اگر آپ نہیں کہتیں تو میں ان سے کہہ دوں گا.. بس... ؟"

پھر وہ سر جھکا کر اپنی کتاب میں گم ہو گئے... باجی غصہ سے بھنبھناتی ہوئی کمرے سے نکل گئیں... رات کو کھانے کے کمرے میں جاتے ہوئے وصیف نے بلند آواز سے بشیر کو آواز دی اور کہا۔

"سحر کا کھانا ان کے کمرے میں اوپر پہونچا دینا.."

زیبا نے یہ حیرت سے سُنا.. باجی کے غصہ کا پارہ اور چڑھ گیا بڑے ہی چونچلے ہیں سحر کے.. وصیف اس لڑکی کو دیکھتے ہی بالکل بدل گئے ہیں... وہ دل ہی دل میں کڑھ رہی تھیں کھانا خاموشی سے، کھایا جا رہا تھا صرف چمچوں کی آوازیں اس خاموشی کو توڑ رہی تھیں۔ اسی وقت وصیف مشیر سے مخاطب ہو گئے۔

"تو آپ سرکاری کام سے آئے ہیں... ؟"
مشیر پلیٹ میں چاول ڈالتے ہوئے..

"جی ہاں.. زیبا آپ لوگوں کی ہمیشہ تعریفیں لکھتی رہی.. میں نے سوچا کام کے ساتھ تو آپ لوگوں کی صحبت میں گذارہ لوں گا.."

وصیف سنجیدگی سے۔

"قیام کہاں ہے آپ کا۔۔؟"

مشیر حیران ہو کر۔۔

جی۔۔۔یہیں قیام کے ارادے سے آیا ہوں۔:

وصیف پلیٹ آگے سرکاتے ہوئے نیپکن سے ہاتھ پونچھ کر۔۔

"مگر کچھ مجبوریوں کی وجہ سے میں آپ کے لئے امپیریل ہوٹل کمرہ نمبر ۱۲ میں انتظام کرائے دیتا ہوں۔۔بہت آرام دہ کمرہ ہے۔۔اس کے مصارف میرے ذمہ۔۔۔امید ہے کہ آپ وہاں خوب مزے میں رہیں گے۔۔"

یہ کہہ کر وہ میز پر سے بلا مشیر کا جواب سنے اٹھ گئے۔زیبا پیچ و تاب کھا کر رہ گئی۔۔۔مشیر کا چہرہ بھی سرخ ہو گیا۔۔رہیں باجی۔۔تو وہ باورچی کو تیز تیز آواز میں ڈانٹ کر اپنا غصہ ٹھنڈا کر رہی تھیں۔۔

(۶)

مشیر اور زیبا جب کمرے میں اکیلے ہوئے تو دونوں غصہ سے کھول رہے تھے۔۔

مشیر غصہ سے بھنا کر۔۔

"اسی اخلاق اور محبت کی تعریف کرتی تھیں تم۔۔۔؟ میں نے تو بیرسٹر جیسا خردماغ انسان دیکھا ہی نہیں۔۔جو بات کرنا بھی اپنی کسرشان سمجھتا ہو۔چلو تم بھی اپنا سامان سمیٹو۔۔میں تمھارا ابھی اس گھر میں رکھنا گوارا نہیں کر سکتا۔۔کس محبت سے فرمایا میں تمھارا انتظام امپیریل ہوٹل کمرہ نمبر ۱۲ میں

کر رہا ہوں.. مصارف میرے ذمہ.. ہونہہ.. خرد ماغ کہیں کا..!"

زیبا برہم لہجے میں۔

"میں جب تک آپ کی اس بے عزتی کا بدلہ نہ لے لوں گی یہاں سے نہ جاؤں گی۔ گھبرائیے نہیں... باجی میرے ساتھ ہیں.. بیرسٹر پر تو اسی مکر کی پچی نے جادو کر رکھا ہے ورنہ وہ ایسے بداخلاق نہیں.. یہ لاوارث لڑکی اس گھر پر اپنا تسلط جمانے کے خواب دیکھ رہی ہے... خود بھی بے حد مالدار ہے مگر ہوس کا یہ عالم ہے کہ بیرسٹر کو اپنی مٹھی میں کر رکھا ہے اور بیرسٹر بالکل بدھو بن کر رہ گئے ہیں.. وہ دیکھنے میں تو بالکل معصوم اور سیدھی لگتی ہے مگر پیٹ میں گن بھرے ہوئے ہیں۔ پہلے اسے دیکھ کر میں نے سوچا تھا کہ آپ سے اس کا رشتہ بڑا مناسب رہے گا مگر اس کے کارنامے دیکھ کر کان پکڑ لئے۔"

مشیر پیشانی سے پسینہ پونچھتے ہوئے جھلا کر۔

"کچھ بھی ہو.. اس توہین کے بعد تمھارا یہاں رہنا اب ہرگز مناسب نہیں۔"

زیبا تسلی سے۔

"گھبرائیے نہیں بھیا.. دیکھتے جائیے کہ میں اس توہین کا بدلہ کس خوبی سے لیتی ہوں.. یاد کریں گے بیرسٹر بھی.. آپ امپیریل کے بجائے ہوٹل بلیو برڈ میں ٹھہریئے... اور کمرہ کا نمبر فون پر بتا دیجیئے گا تاکہ میں آپ سے مل کر بدلہ لینے کی اسکیم بنا سکوں.. باجی سے مل کر جائیے گا..!"

مشیر کچھ سوچ کر چپ رہ گیا.. وہ چلنے کو تیار ہو گیا.. پھر زیبا کے ساتھ باجی کے کمرہ میں پہونچا... باجی خاموش لیٹی تھیں مشیر کو دیکھتے ہی اٹھ بیٹھیں مشیر بولا..

"اچھا باجی... بندہ رخصت ہو رہا ہے.. خدا حافظ.."

باجی معذرت کرتے ہوئے..

"بھیا وصیف کے کہنے کا برا نہ ماننا... انھوں نے کسی مجبوری کے سبب تمھارے رہنے کا بندوبست ہوٹل میں کیا ہے.. یوں فرصت میں تو آؤ گے نا...؟"

مشیر بولے..

"باجی..! میرے لئے انتظام کی ضرورت نہیں.. میرے کئی دوست یہاں ہیں.. اس کے علاوہ بلیو برڈ ہوٹل کا منیجر میرا پرانا دوست ہے بیرسٹر صاحب سے کہہ دیجئے گا کہ میں امپریل ہوٹل میں ٹھہرنا مناسب نہیں سمجھتا..."

وہ باہر نکل گیا.. اس رات زیبا بستر پر کروٹیں بدلتی رہی سحر کی وجہ سے بیرسٹر نے اس کے بھائی کی اتنی بڑی بے عزتی کی جس کو وہ برداشت ہی نہیں کر سکتی تھی.. وہ سحر کی جانی دشمن بن چکی تھی.. وہ بدلہ لینے کے لئے طرح طرح کے منصوبے بناتی رہی.. اسی حالت میں وہ نہ جانے کب سو گئی..

صبح وہ بظاہر پر سکون تھی.. لیکن اس کے دل میں ایک بھیانک طوفان لہریں لے رہا تھا.. بیرسٹر اور سحر کو ساتھ دیکھ کر اس کے دل میں حسد کا شعلہ جل اٹھا.. اور اس کے خرمن دل کو جلا کر خاکستر کر گیا.. بیرسٹر سحر سے بہت مسکرا مسکرا کر باتیں کر رہے تھے.. زیبا نے کان لگائے.. بیرسٹر کہہ رہے تھے.

"اب تو کالج کھلنے کے دن قریب ہی ہیں... کانونٹ کا پراسپکٹس میں نے دیکھ لیا ہے۔ ہوسٹل بڑا شاندار ہے.. وہاں زیادہ تر اونچے خاندان کی لڑکیاں رہتی ہیں.. مجھے پوری امید ہے کہ کالج اور ہوسٹل تم کو پسند

آ جائے گا۔۔ اگر تم چاہو تو کالج کی پرنسپل سے تمہاری ملاقات پہلے ہی کرا دوں۔۔ پرنسپل کا بھائی انگلینڈ میں میرا کلاس فیلو رہ چکا ہے۔۔ وہ یہاں میرے ساتھ ہی کام کرتا ہے۔۔"

زیبا دل ہی دل میں اور کھول اٹھی۔۔ اسے بیرسٹر کی رات والی حرکت یاد آ گئی۔۔۔ اور دل کو شدید دھکا سا لگا۔۔ اسی وقت عاشو باہر سے بھاگتی ہوئی آئی۔۔ فرش چکنا ہونے کی وجہ سے اس کا پیر پھسلا۔۔ وہ بہت زور سے گری اور رونے لگی۔۔ سحر نے لپک کر اسے گود میں اٹھا لیا۔۔ اور بڑے پیار سے اسے چپ کرانے لگی پھر اسے اپنے کمرے میں لے گئی۔ وصیف کی نظروں نے اوپر تک اس کا تعاقب کیا۔۔ اسی وقت زیبا باجی سے بولی۔۔

"سحر بھی خوب ہے۔ اتنی بڑی بچی سے دوستی کر رکھی ہے۔۔ عاشو کو بھی بلا سحر کے قرار نہیں۔۔ دیکھئے کتنی زوردار چوٹ لگی مگر سحر کی گود میں جاتے ہی چوٹ بھول کر باتیں بنانے لگی۔۔"

باجی طنز سے۔۔

"ہوں۔۔ روز کھلونے مٹھائی وغیرہ جو دیتی رہتی ہے سحر۔۔ اسی لئے وہ گلے کا ہار بنی رہتی ہے۔۔ سوئٹر بنایا۔۔۔ کتنی فراکیں سی کر پہنائیں۔۔۔ رات دن اس کے چاؤ چونچلوں میں لگی رہتی ہے جیسے وہ اس کی سگی بہن ہو۔۔ اسی لئے عاشو کا دل گھر میں نہیں لگتا۔ زبردستی آیا گھسیٹ کر لے جاتی ہے۔۔ اس کو اگر موقع ملے تو رات میں بھی نہ جائیے۔۔ زیبا نے باجی کی ہاں میں ہاں ملائی۔۔"

"کتنی اچھی اور قیمتی کپڑے کی فراکیں سی کر دی ہیں۔۔ اب ڈاکٹر صاحبہ کا سوئٹر بنا رہی ہے۔۔"

وصیف زور سے پائپ کا دھواں چھوڑتے ہوئے..

"سب خبر ہے رکھتی ہیں آپ .... غالباً سحر نے آپ سے رائے لی ہوگی کہ ڈاکٹر کا سوئیٹر بنا دے ....؟"

زیبا بیرسٹر کے ریمارک پر سٹپٹا گئی اور جلدی سے بولی..

"مجھ سے رائے کیوں لینے لگی.. پرسوں عاشو نے میرے سامنے ہی سحر سے پوچھا تھا کہ آنٹی کیا آپ میرے ڈیڈی کا سوئیٹر بنا رہی ہیں.. اس پر سحر نے اقرار میں گردن ہلا دی تھی ..!"

باجی تیزی سے..

"اگر وہ ڈاکٹر عبید کا سوئیٹر بنا رہی ہے تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے؟ جب عاشو کے لئے اتنی فراکیں اور سوئیٹر بنا دیئے تو عاشو کے ڈیڈی کا بھی بنا سکتی ہے.. بھیا میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم کو ہو کیا گیا ہے کہ سحر کے بارے میں ایک بات بھی نہیں سن سکتے ..!"

وصیف نے کچھ جواب نہ دیا اور وہاں سے چلے گئے لیکن ان کے دل میں عجیب سی خلش بیدار ہو رہی تھی.. کیا واقعی سحر ڈاکٹر عبید کا سوئیٹر بنا رہی ہے.. وہ بھلا ڈاکٹر کو کیا جانے ... ؟ انھوں نے اس خیال کو دل سے نکالنے کی بہت کوشش کی مگر وہ نوکیلے کانٹے کی طرح ان کے دل میں کھٹکتا ہی رہا عجیب عجیب سے خیالات ان کو اپنے گھیرے میں سائے جا رہے تھے اور یہ خیالات پائپ کے دھویں کے مانند پھیلتے ہی چلے گئے.. وہ بڑی ذہنی تکان محسوس کر رہے تھے .. اس مسافر کی طرح جو اچانک منزل سے بچھڑ گیا ہو.. اور راہوں پر بھٹک رہا ہو...

اس دن کورٹ میں بھی ان کا دل نہ لگا.. کورٹ سے واپسی پر

ان کا دوست بیرسٹر رشا ہوا ان کو اپنی بچی کی پہلی سالگرہ کی تقریب میں اپنے گھر پکڑ لے گیا.. وہاں بچوں کے دلچسپ ماحول میں وہ اپنی ذہنی کوفت کو فراموش کر بیٹھے... ایسی بڑا سکون مل گیا.. واپسی پر وہ بڑی تیزی سے گاڑی بڑھاتے جا رہے تھے کہ انھوں نے سحر کو دیکھا.. وہ بشیر کے ساتھ گھر کی جانب چلی جا رہی تھی.. ان کی کار کے بریک تیزی سے چیخ اٹھے اور گاڑی ایک جھٹکے سے رک گئی.. منہ باہر نکال کر وہ سحر سے مخاطب ہو گئے.. تم.. تم کہاں سے آ رہی ہو...؟"

سحر گاڑی کو یوں اپنے قریب رکتے دیکھ کر چوندھیا سی گئی وصیف کی آواز سن کر اطمینان کا سانس لیتی ہوئی بولی..

باجی کے ساتھ بازار گئی تھی ہم باجی، اور زیبا کو کہیں اور جانا تھا لہٰذا میں بشیر کو لے کر گھر جا رہی ہوں.. راستے میں کہیں ٹیکسی نہیں ملی.."

یہ کہتے ہوئے وہ اطمینان سے وصیف کے برابر بیٹھ گئی وصیف نے بشیر کو پیچھے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور گاڑی آگے بڑھا دی.. پھر سحر کو دیکھتے ہوئے پوچھ بیٹھے۔

"تو.. تم نے اتنا لمبا فاصلہ پیدل ہی طے کر ڈالا..؟ تھک تو گئی ہو گی۔"

بشیر ایک دم بول پڑا..

"ڈاکٹر صاحب بازار میں دکھائی دیئے تھے" میں نے بہتیرا کہا کہ ٹیکسی نہیں مل رہی تو ڈاکٹر صاحب کی گاڑی میں چلیں.. زیبا بی بی نے بھی بار بار کہا کہ ڈاکٹر صاحب کی گاڑی میں چلی جاؤ.. مگر یہ راضی نہیں ہوئیں اور پیدل ہی آ گئیں..."

وصیف نے سحر کو غور سے دیکھتے ہوئے کریدا..

"ڈاکٹر عاشو کے ڈیڈی ہیں.. ان کی گاڑی میں جانے میں کیا ہرج تھا آخر..؟"

سحر کے چہرے کا رنگ بدل گیا وہ برا مانتے ہوئے بولی..

"میری دوستی صرف عاشو سے ہے.. اس کے ڈیڈی سے نہیں. پھر میں ان کی گاڑی میں بیٹھ کر ان کا احسان کیوں لیتی.. زیبا نے بے حد اصرار کیا کہ ڈاکٹر اپنے پڑوسی ہیں... مگر میرے دل کو یہ گوارا نہ ہوا.. اس میں کیا غلط کیا میں نے..؟"

وہ معصومیت سے وصیف کو دیکھتی رہی.. وصیف کچھ نہ بولے.. گھر میں داخل ہوتے ہوئے وہ پوچھ بیٹھے..

"مگر تم نے یہ تو بتایا ہی نہیں کہ تم وہاں کیا خریدنے گئی تھیں"

سحر تھیلے سے اون نکالتے ہوئے..

"کچھ اون کم ہو گیا تھا.. باجی سے کہا تو وہ بولیں کہ تم خود جا کر لے آؤ.. وہی لینے چلی گئی تھی.. وہ تو اچھا ہوا کہ باجی بشیر کو ساتھ لے گئی تھیں ورنہ مجھے بھی باجی کے ساتھ نہ جانے کہاں کہاں کے چکر کاٹنے پڑتے.."

وصیف ان کو تنقیدی نظروں سے دیکھتے ہوئے..

"رنگ تو بہت خوبصورت ہے.. کس کا سوئٹر بنایا جا رہا ہے. میں نے سُنا تم اپنی دوست کے ڈیڈی کا سوئیٹر بنا رہی ہو.. جب تم ان کے لئے سوئٹر بنا سکتی ہو تو ان کی گاڑی میں آنے سے انکار کیوں کیا..؟"

سحر خفا سے لہجے میں..

"یہ آپ سے کس نے کہہ دیا کہ میں سوئٹر عاشو کے ڈیڈی کا بنا رہی

ہوں۔ جس نے بھی آپ کو یہ اطلاع دی ہے اس کا یہ مذاق میرے لئے ناقابل برداشت ہے۔ . ہو نہ ہو تو میں آپ . . . .

پھر وہ چپ ہو گئی۔ اس کے چہرے کا رنگ پھیکا پڑ گیا . . . جیسے اس نے بے بنیاد خدشے پر اس کو بے انتہا دکھ پہونچا ہو . . . وصیف ہنس پڑے . . ان کا سارا ذہنی انتشار اس معمولی انکشاف سے غائب ہو چکا تھا . . طنزیہ انداز سے وہ بولے . .

بالکل بچہ ہو تم سحر . . . ! ذرا سی بات پر خفا ہو گئیں . . اچھا لاؤ میں بھی تو دیکھوں کہ ہماری سحر نے ہمارے لئے کیسا سوئیٹر بن ڈالا۔ ارے تم تو واقعی ناراض ہو . . ہنسو جلدی سے . . بھئی یہ تمہارا لٹکا ہوا منہ ہمیں قطعی پسند نہیں . . ایسا لگتا ہے جیسے بگلے میاں تالاب کے کنارے مراقبہ میں ہوں۔

سحر اس تشبیہ کو سن کر کھلکھلا کر ہنس پڑی . . پھر بولی . .

"ابھی تیار کہاں ہوا جو آپ دیکھنے کو مانگ رہے ہیں . ."

وہ بھاگ کر تیزی سے زینہ پر چڑھتی چلی گئی۔ وصیف فکرمند سے سوچتے رہ گئے . . زیبا نے کتنی غلط بیانی سے کام لیا تھا صبح . . اور میں بدگمان ہو کر دن بھر سلگتا رہا . . باجی نہ جانے کیوں زیبا کی ہاں میں ہاں ملاتی ہیں . . آخر ان کو زیبا میں کیا خوبی نظر آتی ہے وہ غالباً اس کی چاپلوسی سے خوش رہتی ہیں . . اور سحر سے ناراضگی کی وجہ ضرور اس کا سیدھا پن اور معصومیت ہے . . اس کو زیبا کی طرح باتیں بنانا تو آتی نہیں ہیں . . زیبا کی یہ حرکتیں خطرناک بھی ہو سکتی ہیں . . شکر ہے کہ سحر کو زیبا کی باتوں سے دلچسپی نہیں ورنہ وہ نہ جانے اور کیا کیا چکر چلا دیتی

کل نیشر والے واقعہ سے وہ بے حد خفا ہو گئی ہے .. باجی کو بھی میرا کہنا برا لگا .. زیبا کہیں اس کا بدلہ سحر سے نہ لے ..

یہ سوچ کر وصیف پریشان سے ہو گئے ..

(۷)

اس واقعہ کو کئی دن گذر گئے اسی دوران وصیف کے ایک دوست جو چیف جسٹس تھے آ گئے اس لئے وصیف کا زیادہ وقت ان کے ساتھ ہی گذرتا .. ایک دن وصیف نے ان کی بڑی شاندار دعوت کا انتظام کیا ... اور اپنے بہت سے دوستوں کو کھانے پر بلایا گھر کی صفائی اور باورچی خانے کے کاموں میں سحر نے باقاعدہ حصہ لیا وہ دن بھر باجی کے ساتھ کام میں لگی رہی .. زیبا صبح ہی سے سیٹھ سعید کے گھر جا چکی تھی سب کاموں سے فرصت پا کر سحر کپڑے بدلنے اپنے کمرے میں چلی گئی .. وہ دیر تک نہاتی رہی .. پھر اس نے لباس تبدیل کیا .. لال کی پھولدار ساڑی اور سفید بلاؤز میں اس کی معصومیت کو چار چاند لگ گئے تھے .. نیچے آتے ہوئے اس نے ہال میں بہت سے لوگوں کا مجمع دیکھا سب ہنسنے بولنے میں مشغول تھے .. تقریباً سب ہی بڑے بھاری بھرکم اور اسمارٹ قسم کے لوگ تھے .. اسی وقت اس کی نظر زیبا پر پڑی جو بہت چمکیلے لباس اور گہرے میک اپ میں وہاں موجود تھی .. سحر زینہ پر کھڑی یہ سوچ ہی رہی تھی کہ وہ اس جگہ کیسے جائے کہ وصیف کی نظر اس پر پڑ گئی .. اور وہ بول پڑے ..

سحر...! تم وہاں کھڑی کیا سوچ رہی ہو.. یہاں آکر سب سے ملو."

سحر ہچکچاتی ہوئی نیچے اتر آئی... وصیف نے اپنے سب دوستوں سے سحر کو ملوا دیا.. سب بڑی گرمجوشی سے سحر سے ملے... اور اس شرمائی سی معصوم لڑکی کو سب نے پسندیدہ نظروں سے دیکھا... ذرا دیر بعد باجی نے زیبا سے کھانے لگوانے کو کہا.. سحر بھی زیبا کے بلانے پر اس کے ساتھ ہولی.. سحر کھانے کی میز سجا رہی تھی کہ ایک اجنبی جو صورت سے ڈرائیور معلوم ہوتا تھا اندر آگیا اور سحر سے مخاطب ہوکر بولا..

میجر صاحب کی میم صاحب آپ کو گیٹ پر بلا رہی ہیں.. ان کو کچھ ضروری کام ہے وہ گاڑی میں بیٹھی ہیں.

سحر چونک پڑی اور تعجب سے بولی.

"کون میجر صاحب.. میں کسی میجر صاحب کو نہیں جانتی.."

زیبا بڑی ملائمیت سے..

ارے وہ میجر سعید کی میم صاحب ہوں گی اور تجھے بلا رہی ہوں گی.. پلیز سحر تم ذرا جلدی سے جاکر سن آؤ کہ وہ کیا کہہ رہی ہیں جب تک میں کھانا لگواتی ہوں... جاؤ نا... ادھر پچھلے دروازے سے نکل جاؤ..."

سحر ہچکچائی پھر زیبا کے کہنے پر اس اجنبی کے ساتھ پچھلے دروازے سے نکل گئی.. زیبا گھبرائی سی ادھر دیکھتی رہ گئی.

وصیف جب اپنے دوستوں کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئے تو سحر غائب تھی.. انھوں نے چاروں طرف نظریں دوڑائیں اسی وقت میجر ساجد پوچھ بیٹھے..

"بھئی وصیف .. صاحبزادی سحر کہاں غائب ہو گئیں ... وہ کھانا نہیں کھائیں گی کیا .. ؟"

وصیف نے باجی کی جانب دیکھا پھر بشیر کو آواز دے کر کہا۔

"سحر کہاں ہیں .. ان کو بلا لاؤ .."

زیبا گھبرائی گھبرائی سی بشیر کو دیکھ کر اپنے پر قابو پاتے ہوئے بولی ..

"سحر کی طبیعت ٹھیک نہیں ... وہ کھانا نہ کھائیں گی .. لہٰذا سونے چلی گئی ہیں .."

وصیف نے چونک کر زیبا کو دیکھا ..

"کیا ہو گیا سحر کو .. ابھی تو ٹھیک تھی .."

زیبا ہکلاتے ہوئے ..

"سر میں درد بتا رہی تھی .. مجھ سے گولی لے کر کھائی ہے .."

یہ کہتے ہوئے زیبا کے چہرے پر گھبراہٹ سی تھی .. وصیف نے گہری نظر زیبا پر ڈال اور چپ رہ گئے .. وہ کھانے میں مشغول تھے مگر ان کے دل میں عجیب سی خلش تھی .. دوستوں کا جمگھٹا قریب گیارہ بجے تک رہا .. ان لوگوں کے جانے کے بعد جب وصیف اپنے کمرے میں پہونچے تو ان کا دل چاہا کہ وہ سحر کو جا کر دیکھیں ... وہ جب نیچے آئی تھی تو اس کی صورت سے کسی قسم کی تکلیف کا احساس نہیں ہو رہا تھا .. پھر اچانک وہ واپس کیوں چلی گئی ... یہی سب سوچتے ہوئے وصیف نے کپڑے بدلے .. اور اپنی میز پر جا بیٹھے .. لیکن فائلوں میں ان کا دل نہ لگا .. کچھ دیر بعد انھوں نے گاؤن پہنا اور ڈوری باندھتے کمرے سے نکل آئے چوکیدار سب بتیاں بجھا چکا تھا .. صرف ہال میں ہلکا سا بلب جل رہا تھا باجی، اور زیبا سب کے

کمروں کی بتیاں بجھی ہوئی تھیں .. ہال کی روشنی کے سہارے وہ زینہ پر چڑھتے چلے گئے .. انھوں نے آہستگی سے دروازے کو دھکا دیا .. دروازہ کھلا ہوا تھا .. انھوں نے بتی جلائی اور دھک سے رہ گئے .. بستر خالی تھا ... ایسا لگ رہا تھا جیسے اس پر کوئی سویا ہی نہ ہو، باتھ روم اور ڈریسنگ روم کے دروازے کھلے ہوئے تھے .. انھوں نے آہستہ سے آواز دی .. پھر جواب نہ پا کر ادھر ادھر دیکھا بالکل سناٹا تھا .. وصیف پریشان سے سوچ رہے تھے .. سحر کہاں گئی .. ان کا دل دھڑک رہا تھا .. پھر انھوں نے اپنے آپ کو تسلی دی، ہو سکتا ہے وہ باجی کے کمرے میں جا کر سو گئی ہو .. لائٹ بجھا کر دروازہ بند کرتے ہوئے وہ زینہ کی سیڑھیاں اترنے ہی لگے تھے کہ اندھیرے میں کسی سے ٹکرا گئے وصیف نے چونک کر بتی جلا دی .. ان کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں .. وہ سحر تھی .. گرد و غبار میں اٹی ہوئی .. بال بکھرے ہوئے .. ہونٹ نیلے آنکھیں معمول سے زیادہ پھٹی ہوئی .. اور گال پر کھرونچے .. جن میں سے خون رس رہا تھا ..

"سحر .. تم ... ؟ اتنی رات گئے تلک تم کہاں تھیں ... ؟"

وصیف سختی سے پوچھ بیٹھے .. وہ تلخی سے سحر کو گھور رہے تھے ... انھوں نے دیکھا سحر کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے .. وہ ڈگمگا رہی تھی .. اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں .. وصیف نے اسے تھام لیا .. اور محسوس کیا کہ سحر کا پورا جسم برف کی طرح ٹھنڈا ہو رہا تھا .. اسے سہارا دیتے ہوئے وہ اسے بمشکل اندر کمرے تک لے گئے .. مسہری پر لٹاتے ہوئے انھوں نے دیکھا .. کہ وہ بے ہوش ہو چکی تھی .. وصیف نے اسے آوازیں دیں ہلایا ڈلایا مگر سحر کو ہوش نہ تھا .. گھبراہٹ میں وصیف نے کمبل سے

پوری طرح لپیٹ دیا.. پھر ڈاکٹر کو فون کرنے لپکے .. اسی وقت انھوں نے کال بیل سُنی .. انھوں نے بڑھ کر دروازہ کھولا.. اور باہر نکل آئے ..گیٹ پر کوئی فوجی وردی میں کھڑا تھا.. وصیف کو دیکھتے ہی وہ آگے بڑھ آیا اور پوچھ بیٹھا..

"معاف کیجئے گا.. بے وقت تکلیف دی آپ کو.. مگر دریافت کرنا بھی ضروری تھا.. کہ وہ بچی بخیریت پہونچ گئی نا... " دو غنڈے گاڑی میں اسے کہیں لے جا رہے تھے.. گوپال نگر کے پاس گاڑی میں کچھ خرابی ہو گئی.. وہ لوگ ٹھیک کر رہے تھے کہ اتفاق سے میں ادھر آنکلا.. ان سے پوچھنے کو میں نے اپنی موٹر سائیکل کی اسپیڈ کم کی تھی کہ یہ لڑکی تیر کی طرح بھاگ کر میرے پاس آئی اور بولی..

"ان غنڈوں سے مجھے بچائیے.. یہ مجھے زبردستی پکڑ لائے ہیں."

وہ لوگ بھی لڑکی کی جانب جھپٹے لیکن میرے پستول نکال لینے پر دم بخود کھڑے رہ گئے.. اس دوران لڑکی کیریئر پر بیٹھ چکی تھی.. بس میں وہاں سے ہوا ہو گیا.. اس نے مجھے آپ کا پتہ بتایا... اور میں اسے لے آیا ہوں اگر آپ مناسب سمجھتے ہوں تو پولیس میں اطلاع دی جائے...؟"

وصیف اطمینان کا سانس لیتے ہوئے..

"نہیں.. اس کی ضرورت نہیں.. میں خود دیکھ لوں گا.. لڑکی ہمیں بحفاظت مل گئی.. یہی کافی ہے..آپ کو بہت زحمت اٹھانی پڑی اس کا بہت بہت شکریہ..."

یہ کہتے ہوئے وصیف نے اس فوجی کو رخصت کر دیا اور باہر کھڑے چوکیدار کو گیٹ بند کرنے کا حکم دے کر اندر چلے آئے.. بلا ڈاکٹر کو فون

گئے وہ پراگندہ داغ لئے ہوئے زینہ پر چڑھتے ہوئے پھر سحر کے پاس جا پہونچے.. انھوں نے سحر کے منھ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارے۔ سحر نے پلکیں جھپکائیں.. اور کروٹ لے لی.. وصیف نے اس کا بدن ٹٹولا جو پہلے سے گرم تھا.. وہ ہوش میں آرہی تھی.. وصیف نے اسے کمبل میں اچھی طرح لپیٹ دیا پھر کچن میں جا کر ہیٹر پر دودھ گرم کیا اور اسے لئے ہوئے آہستگی سے سحر کے کمرے میں جا پہونچے.. سحر ابھی بھی بے سدھ پڑی تھی وصیف نے دھیرے سے اسے آواز دی.. اور اس پر جھک کر اسے ہلایا سحر نے چونک کر آنکھیں کھول دیں.. چند لمحے آنکھیں جھپکا جھپکا کر وصیف کو دیکھتی رہی جیسے اسے یقین ہی نہ آرہا ہو کر وہ وصیف ہی ہے پھر اس نے جھپٹ کر اپنی باہیں وصیف کے گلے میں ڈال دیں اور کانپتی آواز میں بولی..

"بیرسٹر صاحب...!"

یہ کہتے ہوئے وہ سسکنے لگی.. وہ پورے جسم سے کانپ رہی تھی.. وصیف کی بھی یہی حالت تھی.. سحر کے قریب سے ان کے دل میں ہلچل سی مچی ہوئی تھی ان کے پورے جسم کا خون سمٹ کر چہرے پر آگیا تھا.. اپنے پر قابو پاتے ہوئے انھوں نے سحر کو بستر پر ٹھیک سے بٹھایا.. پھر گرم دودھ اس کے منھ سے لگا دیا... اور پھنسی پھنسی آواز میں بولے..

"یہ پی لو سحر.. اس سے تمھارے حواس درست ہوں گے.."

سحر نے پیالی ایک سانس میں خالی کر دی.. وہ ابھی تک سسکیاں لے رہی تھی... وصیف نے اسے شانوں سے پکڑ کر لٹاتے ہوئے نرمی سے کہا۔

"اب تم سو جاؤ سحر.. صبح تک انشا اللہ ٹھیک ہو جاؤ گی.. ڈرنے کی ضرورت نہیں میں یہیں بیٹھا ہوں.."

سحر کچھ دیر بڑی محویت سے وصیف کو دیکھتی رہی پھر معصومیت سے بولی..

"بیرسٹر صاحب... آپ نے پوچھا تک نہیں کہ مجھ پر کیا گذری.. میں اتنی دیر گھر سے باہر کہاں تھی...؟ یا آپ بھی اس سازش میں شریک تھے...؟"

وہ پھر سسک پڑی..

"سازش..؟ کیا کہہ رہی ہو تم...؟"

وصیف چکرائے سے بولے..

سحر غصہ سے سرخ ہو کر..

"جی ہاں... سازش... ٹھیک ہی تو کہہ رہی ہوں میں.. وہ سازش ہی تو تھی.. زیبا نے مجھے زبردستی اس اجنبی کے کہنے پر باہر بھیجا تھا. اندھیرے میں پہونچتے ہی اس بدمعاش نے میری حلق میں کپڑا ٹھونسا اور گاڑی میں ڈال کر لے بھاگے.. وہ.. تو غنیمت ہوا کہ راستے میں گاڑی خراب ہو گئی اس کو سدھارنے کے چکر میں وہ میری جانب سے ایک لمحے کو غافل ہوئے تھے کہ مجھے گاڑی سے اترنے کا موقع مل گیا.. اگر وہ فوجی نہ آجاتا تو پھر کیا ہوتا...؟"

وہ.. ڈری ڈری سی ہچکیاں لے رہی تھی.. وصیف اس کے سرہانے بیٹھے اس کا سر تھپک رہے تھے.. مگر ان کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں اور چہرے پر بے انتہا کرب تھا.. وہ سوچ رہے تھے کہ یہ یقیناً زیبا

کی سازش تھی .. کیا باجی بھی .. وہ اس سے آگے سوچ ہی نہ سکے ..

"ان غنڈوں سے کسی کو پہچانتی ہو ... ؟"

جی نہیں .. ڈرائیور میرے لئے بالکل اجنبی تھا .. اور دوسرا آدمی .. اس کی میں شکل ہی نہ دیکھ سکی .. وہ اپنا چہرہ مفلر سے چھپائے ہوئے تھا .. آنکھوں پر سیاہ چشمہ تھا .. وہ بہت سرگوشی میں ڈرائیور سے بات کر رہا تھا .. بیرسٹر صاحب .. اب میرا یہاں رہنا ناممکن ہے .. مجھے گھر بھیج دیجئے .."

وصیف تلخی سے ..

گھبرانے کی ضرورت نہیں سحر .. میں اس کا پتہ لگا کر رہوں گا کہ اس میں کس کا ہاتھ ہے .. اور اسے سزا دوں گا .."

"مگر یہاں رہ کر میری عزت خطرے میں ہو اسے میں کسی طرح پسند نہ کروں گی .."

وصیف نے چونک کر سحر کو دیکھا .. اس وقت سحر کی آنکھوں میں معصومیت کی جگہ ایک عورت کی سی دانائی ٹپک رہی تھی .. وہ چند لمحے غور سے سحر کو دیکھتے رہے پھر بولے ..

"میں پتہ لگاؤں گا سحر کہ کس نے تمھاری بے عزتی کرنے کی کوشش کی تمھارے چہرے پر یہ ... یہ ...

وہ آگے نہ بول سکے ...

سحر چہرے پر ہاتھ پھیر کر ..

"پکڑا لڑنے کی کوشش میں اس بدمعاش ڈرائیور کے ناخن لگے ہیں شاید .. میں منہ نہیں کھول رہی تھی .. لہٰذا اس نے زبردستی میرا منھ کھولا تھا .."

اس کی آنکھوں میں آنسو پھر لہرا اٹھے..

وصیف گھبرا کر

"اچھا.. اچھا تم پریشان نہ ہو.. آنکھیں بند کرو اور چپ چاپ سے سو جاؤ.."

سحر نے معصوم بچے کی طرح وصیف کا کہنا مان کر آنکھیں بند کرلیں ذرا دیر بعد وصیف نے محسوس کیا کہ سحر بے خبر سو رہی تھی.. وہ کچھ دیر تک گم سم سے وہیں بیٹھے رہے پھر دبے پاؤں کمرہ بند کرتے ہوئے نیچے اتر گئے..

(۸)

تمام رات وصیف فکرمند سے سو نہ سکے.. وہ سوچ میں گم تھے آخر زیبا نے ایسی رکیک حرکت کیوں کی...؟ کیا باجی بھی اس سازش میں شریک تھیں...؟ کیا وہ زیبا سے اتنی متاثر ہو چکی ہیں کہ اس کے کہنے میں آکر ایسی ذلیل حرکت پر آمادہ ہو جائیں مگر.. مگر وہ غنڈے کون ہوسکتے ہیں..؟ کہیں... وہ مشیر تو نہیں.. یقیناً دوسرا آدمی زاہد ہو گا... یہ ان لوگوں کی ملی بھگت ہو گی... میٹنگ بہانہ تو موجود ہے.. دعوت کے موقع سے انھوں نے سنہرا فائدہ اٹھایا.. مگر انھیں کیا معلوم کہ ان کا کیا دھرا یوں مٹی میں مل جائے گا.."

صبح کی سفیدی آسمان پر پھیل چلی تھی... وصیف سحر کو دیکھنے کی غرض سے اٹھے.. انھوں نے دیکھا وہ بے خبر سو رہی تھی.. وہ آہستہ

سے نیچے اتر آئے اور دیر تک باغ میں ٹہلتے رہے.. صبح کی ٹھنڈی اور معطر ہوا سے ان کے تپتے دماغ کو فرحت محسوس ہوئی.. ذرا دیر بعد بشیر انھیں ناشتہ کے لئے بلانے آیا.. وصیف چونک کر بولے..

"باجی سے کہہ دو کہ میرا انتظار نہ کریں.."

پھر وہ اندر کی جانب چل پڑے.. زینہ پر چڑھ رہے تھے کہ باجی کمرے سے نکل آئیں.. وصیف نے ایک چبھتی نظر باجی پر ڈالی.. ان کا چہرہ سپاٹ تھا. اس پر کسی قسم کے اثرات نہ تھے.. وصیف کو یوں بے نیازی سے اوپر جاتے دیکھ کر وہ بولیں.

"چائے ٹھنڈی ہو رہی ہے وصیف.."

وصیف رکھائی سے..

"سحر کی طبیعت ٹھیک نہیں.. میرے اور اس کے لئے چائے اوپر بھجوا دیجئے.."

انھوں نے دیکھا کہ باجی کی نظروں میں غصہ جھانک رہا تھا.. پھر وہ پیر پٹختے اوپر چڑھتے چلے گئے.. جب وہ کمرے میں داخل ہوئے تو سحر جاگ رہی تھی.. اس کا رنگ زرد ہو رہا تھا.. اور آنکھوں میں خوف اور ویرانی نے بسیرا کر رکھا تھا.. وصیف کو دیکھتے ہی وہ سیدھی ہو بیٹھی... اس کے چہرے پر مضمحل سی مسکراہٹ دوڑ گئی.. وصیف لاپروائی ظاہر کرتے ہوئے..

صبح بخیر سحر!.. تم نے ابھی منہ بھی نہیں دھویا شاید.. چائے آ رہی ہے

سحر جلدی سے..

"جی نہیں .. میں منھ دھو چکی .. یہاں چائے کیوں منگوائی .. وہیں چل کر پی لیتے ہیں .."

وصیف اس کو بغور دیکھتے ہوئے اس کے سامنے ہی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئے .. اسی وقت بشیر چائے کی ٹرے لئے اندر داخل ہوا اس نے سحر اور وصیف کے درمیان میز رکھ کر ٹرے اس پر رکھ دی .. سحر نے ٹرے اپنی جانب گھسیٹی اور چائے انڈیلنے لگی .. بشیر کمرے سے نکل گیا .. چائے دیتے ہوئے سحر نے دیکھا کہ وصیف بہت سنجیدہ اور تھکے ہوئے لگ رہے تھے .. کچھ دیر کی خاموشی کے بعد وہ بولے ..

"کیا تم مجھے پورا واقعہ سناؤ گی سحر کہ یہ سب کیسے ہوا تھا .. ؟ کافی غور و چار کے بعد میں بھی اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ یہ سازش تھی .."

سحر پوری آنکھیں کھولے کچھ دیر وصیف کو دیکھتی رہی .. پھر اس نے تفصیل سے پوری بات سنا ڈالی .. وصیف فکر مندسے سب سنتے رہے پھر بولے ..

"مجھے بڑا افسوس اور شرمندگی ہے سحر کہ یہاں تم کو اتنی پریشانی اٹھانی پڑی .. تم کو شاید .. یہ شک ہے کہ میں بھی اس سازش میں شریک تھا .. کیونکہ رات کو تم نے کچھ ایسا ہی کہا تھا .. تم .. ایسا سمجھنے میں حق بجانب بھی ہو .. کیونکہ جو بھی یہ واقعہ سنے گا وہ شک مجھ پر ہی کریگا"

سحر چونکتے ہوئے ..

"ارے یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ .. ؟ رات کو کیا میں نے ایسا کہا تھا ؟ مجھے تو کچھ بھی یاد نہیں .. آپ پر اگر میں شبہ کروں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ مجھے اپنے پر بھی بھروسہ نہیں رہا .. ایک آپ ہی تو میرے

ہمدرد ہیں جن کو میں اپنا کہہ سکتی ہوں ... اگر.. اگر میں نے اپنے الفاظ سے آپ کو تکلیف پہونچائی ہے تو مجھے معاف کر دیجئے۔ بیرسٹر صاحب! یہ کہتے ہوئے اس کی آواز رندھی ہوئی تھی .. آنکھیں آنسوؤں سے دھندلا گئی تھیں ...

وصیف گھبرا کر..

"ارے .. تم تو رونے لگیں .. بخدا میرا کوئی ایسا خیال نہیں .. بلکہ مجھے تو یہ سن کر خوشی ہوئی کہ تم مجھے اپنا ہمدرد سمجھتی ہو اور مجھ پر بھروسہ رکھتی ہو.. مجھے تو اس بات پر شرمندگی ہے کہ تم یہاں اس پریشانی کا شکار ہوئیں.. میں خود کو اس کا ذمہ دار گردان رہا ہوں.. اگر خدانخواستہ تم کو.. کچھ ہو جاتا تو میں اپنے کو کبھی معاف نہ کر سکتا.. یہ کوئی معمولی بات نہیں ..."

پھر وہ چپ ہو گئے۔ انھوں نے دیکھا سحر کے چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے.. انھوں نے کچھ دیر بعد موضوع بدلا.. اور بولے..

"تم تیار ہو جاؤ سحر.. ایک گھنٹہ کے بعد ہم باہر چلیں گے.."

وہ اٹھ کر نیچے چلے گئے.. ہال میں ان کی مڈبھیڑ زیبا سے ہوئی.. وہ کچھ سہمی سہمی سی لگ رہی تھی... مگر وصیف کو دیکھتے ہی وہ نہایا ہر سادگی سے بولی..

"ناشتہ نہیں کریں گے آپ ...؟"

وصیف کا خون زیبا کو دیکھتے ہی کھول اٹھا.. اس کے چہرے پر تلخ سی مسکراہٹ پھیل گئی.. وہ طنز سے بولے..

"ہمدرد ہو تو آپ جیسا.. ہر بات کی فکر رکھتی ہیں.."

وہ بھاری بھاری قدم رکھتے باجی کی تلاش میں ان کے کمرے میں جا پہونچے ...اور زور سے دروازہ بند کرلیا.. زیبا ڈر کر اچھل گئی.. باجی وصیف کو آندھی طوفان کی طرح داخل ہوتے دیکھ کر دھک سے رہ گئیں..ان کے چہرے پر پریشانی پھیل گئی اور وہ استفسارانہ انداز سے وصیف کو دیکھنے لگیں..

وصیف بڑی تلخی سے گویا ہوئے..

"خیریت تو ہے باجی.. بڑی ہراساں نظر آرہی ہیں آپ..؟"

باجی چونک کر۔

"ہراساں..؟ نہیں تو.. میں ہراساں کس لئے ہوتی.. تم کو یہ شک کیسے ہوا...؟

میں تو حساب کتاب کر رہی تھی.. تمھارے زور سے دروازہ بند کرنے پر گھبرا گئی تھی..."

وصیف مسہری پر دراز ہوتے ہوئے..

"ہوسکتا ہے مجھے غلط فہمی ہوئی ہو.."

باجی غور سے وصیف کو دیکھتے ہوئے.. زبردستی مسکرا کر..

"آج بہت فرصت ہے تم کو.. باقاعدہ جم گئے..؟"

وصیف سنجیدگی سے..

"آج آپ سے کچھ ضروری بات کرنا ہے.. آپ اپنا کام ختم کرلیجئے تاکہ معاملہ کی بات ہو.."

باجی طنز سے مسکرادیں..

"معاملے کی بات..؟ کیا کہیں شادی طے کرلی..؟ بولو.. بات کیا ہے؟"

وصیف تلخی سے..

"باجی.. آپ خوب سمجھ رہی ہیں.. کہ میں کیا بات کرنے والا ہوں۔ آپ کی یہ پریشانی.. چہرے کا بدلا ہوا رنگ اس بات کا گواہ ہے.. ایک بات سچ بتایئے گا.. آخر سحر سے آپ کو کیا دشمنی ہے..؟ اس معصوم لڑکی نے آپ کا کیا بگاڑا ہے.. جو آپ اس کی عزت کی درپے ہو گئیں..؟ وہ لڑکی.. جس کی بدولت آپ کو اتنی جائداد ملی.. اس سے آپ کو یوں نفرت ہے کہ اس کی جان کی گاہک بن گئیں.. یہ جانتے ہوئے کہ اگر خدا نخواستہ اس کو کچھ ہو گیا تو... آپ کا یہ بھائی جس پر آپ کو ناز ہے لوگوں کی نگاہوں سے گر جائے گا.. ہر کوئی یہی سمجھے گا کہ میں نے دولت کی لالچ میں اسے ہٹایا.. کل آپ نے زیبا اور شیر سے مل کر سحر کو تباہ کرنے کی جو سازش کی تھی اس نے ہمیشہ کے لئے میرا سر جھکا دیا وہ... تو سحر کی قسمت اچھی تھی کہ وہ شیر کے چنگل سے نکل آئی.. اور ایک ملٹری آفیسر یہاں تک پہونچا گیا.. ورنہ آپ لوگوں نے تو سحر کو تباہی کے غار میں دھکا دے ہی دیا تھا.. سحر تو ان غنڈوں کے ہاتھوں برباد ہوتی ہی.. لیکن ساتھ ہی آپ کو بھی آج میری لاش ہی یہاں ملتی.. کیونکہ اس صورت میں میں دنیا والوں کو منھ دکھانے کے لائق نہ رہتا.. اور نہ اپنے ضمیر کی ملامت سہہ سکتا..؟ آپ کو خوب معلوم ہے کہ آپ کا بھائی کتنا خوددار آن والا ہے.. جس پر آج تک کوئی انگلی نہ اٹھا سکا.. کیا وہ اتنی بڑی بدنامی سہہ سکتا..؟ باجی سوچئے تو.. اگر سحر کی جگہ آپ کی لڑکی ہوتی.. تو کیا آپ اسے یوں غنڈوں کے حوالے کر دیتیں.. باجی.. یہ سب کیوں ہوا.. کس بنا پر ہوا..؟ آپ کو کیا معلوم رات کو بارہ بجے جب سحر واپس آئی تو خوف ودہشت سے بے ہوش ہو گئی.. وہ تو بعد میں مجھے اس فوجی آفیسر سے ساری بات معلوم ہوئی.. کہ ان غنڈوں کے چنگل سے بھاگ کر اس نے اس فوجی کا سہارا لیا وہ شریف

انسان یہاں تک پہونچا گیا .. میں نے تمام رات کانٹوں پر بتائی ہے.. اور رات ہی کو میں اس نتیجہ پر پہونچ گیا .. کہ اس سازش میں کس کس کا ہاتھ ہو سکتا ہے .. پوری تفصیل تو مجھے ابھی معلوم ہوئی اگر ان غنڈوں کی گاڑی خراب نہ ہو جاتی اور ادھر سے اس غیبی فرشتہ کی موٹر سائیکل نہ گذرتی تو سحر اب تک نہ جانے کہاں ہوتی ... کس حال میں ہوتی ... . . اس سازش نے تو اسے زندہ درگور کرنے میں کوئی کسر ہی نہ چھوڑی تھی .؟

وصیف نے دیکھا باجی کا چہرہ بالکل سرخ ہو رہا تھا .. وہ بے چینی سے پینترے بدل رہی تھیں وصیف کے چپ ہوتے ہی وہ پھنکاریں ..

"پاگل تو نہیں ہو گئے وصیف تم ..؟ تم مجھے اتنا ذلیل سمجھو گے یہ میں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا .کس بنا پر تم یہ اندازہ لگا بیٹھے کہ یہ کوئی سازش تھی ... اور اس میں میرا اور زیبا کا ہاتھ ہو سکتا ہے .. اور سحر کو لے جانے والا مشیر ہو سکتا ہے ... مشیر تو کئی دن ہوئے واپس جا چکا . میری سمجھ میں نہیں آتا کہ سحر نے تم پر کیا جادو کر دیا ہے .. کہ تم اپنے ہوش گنوا بیٹھے .. اور اصول قاعدے بھول کر رات دن اسی کے راگ گاتے رہتے ہو .. اس کی ہر جا بیجا بات پر یقین کر لیتے ہو .. یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ سحر خود ہی کسی کے ساتھ گئی ہو اور تم کو دیکھ کر اس نے الزام ہم لوگوں کے سر رکھ دیا ہو .. ؟"

یہ کہتے ہوئے باجی غصہ سے ہانپ رہی تھیں ..

وصیف تلخی سے باجی کو دیکھتے رہے پھر بولے ..

" جادو مجھ پر سحر نے نہیں کیا بلکہ آپ پر زیبا نے کیا ہے . . اس کی ہر بات پر جس میں ایک فیصدی بھی سچ نہیں ہوتا آپ یقین کر لیتی ہیں .. کون کہتا ہے مشیر چلا گیا .. میں نے کل اپنی آنکھوں سے زیبا اور مشیر کو ایک دکان سے

نکلتے دیکھا ہے.. اس کے علاوہ بشیر اس بات کا گواہ ہے کہ ایک اجنبی کل... رات کو کھانے کے کمرے میں آیا تھا.. بشیر کے سامنے ہی زیبا نے سحر کو مجبور کیا کہ وہ جا کر میجر سعید کی بیگم سے گیٹ پر بات کر آئے.. پھر میرے بلوچھنے پر اس کا گھبرا کر بات بنانا... اور... آپ کی پریشانی.. یہ سب کڑیاں کیا ثبوت کے لئے کم ہیں..؟ میرے پاس روزانہ اس قسم کے کیس آتے رہتے ہیں باجی..!"

باجی حیرانی سے وصیف کی بات سنتی رہیں پھر بولیں..

"یہ.. یہ سب تم کیا کہہ رہے ہو وصیف...؟ میری سمجھ میں تو کچھ بھی نہیں آ رہا ہے... بشیر یہاں ہے اور زیبا نے مجھے بتایا تھا وہ۔ وہ جا چکا ہے سحر کے لئے بھی تو کل اسی نے کہا تھا کہ اس کے سر میں درد ہے۔ میرے فرشتوں کو بھی خبر نہ تھی کہ اس میں اس کی کوئی چال ہے۔ اس نے کوئی سازش سحر کے خلاف کر رکھی ہے.. اگر یہ سب سچ ہے تو واقعی یہ خطرناک بات ہے۔ وصیف غور سے باجی کو دیکھتے ہوئے۔

"مگر آپ کو کیا پریشانی تھی آخر... آپ سحر سے اتنی اکھڑی اکھڑی کیوں رہتی تھیں.. مجھے پورا اندازہ ہے کہ آپ کو وہ ایک آنکھ نہیں بھاتی... آخر کیوں؟

باجی پریشان لہجے میں بولیں..

"مجھے پریشانی یہ تھی کہ زیبا روز مجھے تمھارے اور سحر کے بارے میں نئی نئی اور عجیب سی باتیں سنایا کرتی تھی.. ایسی باتیں جن کی مجھے تم سے توقع تک نہ تھی.. اب کل صبح ہی اس نے مجھے خبر دی کہ تم سحر سے شادی کرنے کا ارادہ رکھتے ہو... اور یہ دعوت اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے.. تم نے چونکہ مجھ سے رائے نہ لی تھی اس لئے مجھے غصہ آ رہا تھا.. اور پریشانی تھی.. اچھا بیوقوف بنایا زیبا نے مجھے.. مجھے شک تک نہ ہو سکا.. میں اس کو بالکل

سیدھا سچا سمجھتی رہی .. اس نے میرے اعتماد سے فائدہ اٹھایا اور الٹا بانسہ مجھ پر ہی پھینک دیا ..“

وصیف تلخی سے مسکرا کر ..

”خوب .. آپ اس کے جھانسے میں آگئیں اور مجھے جانتے ہوئے مجھ پر شک کر بیٹھیں .. یہ تو بتایئے کیا آپ کے ساتھ کبھی اس نے کچھ کیا ...؟“

باجی غصہ سے کانپتے ہوئے ..

”تم کو بدنام کرنے اور مجھے تمھارے خلاف کرنے کی کوشش .. سحر کے ساتھ اتنی رکیک حرکت ... یہ سب کیا ہے .. تم پولیس میں رپورٹ کرکے اس کمینہ مشیر کو بند کرادو ... اور اس زیبا کو تو اب میں یہاں ایک منٹ بھی ٹکنے نہ دوں گی ... ابھی اسے رخصت کرتی ہوں ... واہ بھئی یہ خوب رہا کہ ہمارے ہی گھر میں رہ کر ہمارے ہی گلے پر چھری پھیرنے کی تیاریاں ..“

وصیف سنجیدگی سے ..

”مجھے شرمندگی ہے باجی کہ میں نے آپ کے خلاف غلط نظریہ قائم کرلیا۔ اس چالاک لڑکی نے ہم دونوں کو غلط فہمی میں مبتلا کردیا تھا .. انتہائی خطرناک قسم کی واقع ہوئی ہے .. اسی لئے مجھے وہ پہلی نظر میں پسند نہ آئی تھی .. مگر اس معاملے میں عجلت مناسب نہیں ... ابھی آپ زیبا سے کچھ نہ کہیے گا“

باجی وصیف کی بات کاٹ کر غصہ سے ..

”تو کیا تم سانپ کو دودھ پلا پلا کر پالنا چاہتے ہو؟ تمھاری مصلحت میری سمجھ میں تو نہیں آرہی ہے ..“

وصیف زیر لب مسکرا کر ..

”ایسا تو نہیں .. میں ان صاحبزادی اور ان کے بھائی صاحب کو مزہ تو

ضرور سکھاؤں گا... نگران کو انجان رکھ کر ہی.. دشمن کو عقلمندی سے زیر کرنا چاہیئے... عجلت میں کام بگڑ جائے گا.. سحر کے ساتھ ہم سب کی بھی بدنامی ہو گی.. اس کے علاوہ آپ کو اپنی دوست کا بھی تو خیال کرنا ہے.. ابھی ان صاحبزادی سے کچھ نہ کہیئے... ہمیں ان کا رنگ دیکھنا ہے کہ آگے ان کا کیا پروگرام ہے ہمیں ان کو رنگے ہاتھوں پکڑنا چاہتا ہوں.. بعد میں ان کا بستر گول کر دیں گے..

باجی حیران حیران نظروں سے وصیف کو تکتی رہیں اور کچھ نہ بولیں..

(۹)

باجی کے پاس سے اٹھ کر وصیف تیار ہونے چلی دیئے.. جب وہ تیار ہو کر نکلے تو انھوں نے دیکھا زیبا ہال میں صوفہ پر کوئی میگزین الٹ پلٹ رہی تھی.. پاس ہی شبراتن فرنیچر کی صفائی میں لگی ہوئی تھی.. وصیف بھاری بھرکم آواز میں شبراتن سے مخاطب ہو گئے..

شبراتن.. سحر سے کہو کہ میں ان کا انتظار کر رہا ہوں..

یہ کہتے ہوئے انھوں نے کنکھیوں سے زیبا کو دیکھا جو ان کی آواز سنتے ہی کانپ اٹھی تھی.. اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں.. اور ہاتھوں میں لرزش تھی.. جس سے اس کا ذہنی اضطراب صاف نمایاں تھا.. اسی وقت انھوں نے سحر کو نیچے آتے دیکھا... ہلکے بادامی کپڑوں میں اس کے چہرے کی رنگت مل رہی تھی.. وصیف چند لمحے اسے دیکھتے رہے.. ان کے ہونٹوں پر مسکراہٹوں کے دیپ جھلملا اٹھے... نیچے آتے ہی سحر کی نگاہیں

زیبا سے ٹکرائیں.. جو حواس باختہ سی اسے ایک ٹک دیکھے جا رہی تھی.. زیبا کی آنکھوں میں اضطراب تھا.. پریشانی تھی .. وہ سراسیمگی کی حد تک گھبرائی ہوئی تھی.. سحر نے خشمگیں نظروں سے اسے گھورا... وصیف نے دیکھا سحر کی پیشانی پر بے زاری اور غصہ کی ہلکی ہلکی شکنیں تھیں... ہونٹ ناگواری سے بھینچے ہوئے تھے... انھوں نے بڑھ کر بڑی اپنائیت سے سحر کا بازو تھاما اور بے فکرانہ انداز سے بولے..

"آؤ سحر چلیں... ورنہ دیر ہو جائے گی.."

وہ اسی طرح سحر کو سہارا دیئے گاڑی تک لے گئے.. سحر کا ذہنی تناؤ غائب ہو چکا تھا.. اس نے مڑ کر شبراتن سے کہا۔

"میرا کمرہ مقفل کر کے چابی اپنے پاس رکھنا بوا.."

یہ کہتے ہوئے اس کی نگاہ پھر زیبا پر پڑی.. زیبا حیرت زدہ سی کھڑی جلدی جلدی پلکیں جھپکاتی ہوئی ان کی جانب دیکھ رہی تھی. سحر کے ہونٹوں پر انوکھی سی مسکراہٹ پھیل گئی... وصیف نے گاڑی اسٹارٹ کر دی..

زیبا کچھ دیر سکتہ زدہ سی وہیں کھڑی رہی.. اس کے دل میں ہیجان برپا تھا... تو کیا بھائی جان کی اسکیم ناکامیاب ہو گئی...؟ آخر سحر ان کے پنجے سے نکل کر یہاں تک کیسے اور کب آئی...؟ کہیں... کہیں بھائی جان پر کوئی آنچ تو نہیں آ گئی...؟ وہ پولیس کے شکنجے میں تو نہیں پھنس گئے. سحر کا واپس آ جانا معجزہ ہے.. اب کیا ہوگا..؟ سحر نے یقیناً بیرسٹر کو بتایا ہوگا کہ میں نے اسے باہر بھیجا تھا.. اوہ.. اگر انھوں نے مجھ سے پوچھا تو کہہ دوں گی کہ مجھے کیا معلوم کہ وہ کس لیے باہر

گئی تھی .. میں اسے جھٹلا دوں گی .. مگر سر کے درد کا بہانہ بنایا تھا میں نے ہاں میں اس پر قائم رہوں گی ... اور صاف کہہ دوں گی کہ اس نے مجھ سے بھی کہا تھا اور گولی لے کر چلی گئی تھی .. اس نے اپنے دھڑکتے دل کو تسلی دی .. پھر باجی کے کمرے میں پہونچی ... اس نے دیکھا باجی ساکت سی بیٹھی سوچ میں گم تھیں .. وہ سرگوشی میں بولی ..

"باجی ... کچھ اور بھی سنا آپ نے ... ؟"

باجی نے استفسار میں نظریں اٹھائیں .. اس چہرے کے پیچھے کتنا مکروہ دماغ کام کر رہا تھا .. باجی سوچ رہی تھیں ..

زیبا بڑی سنجیدگی سے بولی ..

" رات کو سحر نے عجیب سی حرکت کی باجی .. مجھ سے تو سر کے درد کی گولی لے کر گئی اور کہا کہ کھانا نہ کھاؤں گی ... سونے جا رہی ہوں .. مگر وہ تو کہیں باہر گئی تھی ... اور رات گئے پلٹی ... غالباً پہلے سے کسی کے ساتھ جانے کا پروگرام طے ہوگا .. کافی رات گئے جب وہ پلٹی تو میری آنکھ کھل گئی تھی .. یہ تو اس کی بڑی بری حرکت ہے باجی .. بیرسٹر صاحب سنیں گے تو کیا سوچیں گے .. ؟"

باجی حیرت سے زیبا کو تکتی رہ گئیں .. کتنی مکاری کی باتیں کر لیتی ہے یہ ... ان کا دل چاہا کہ زیبا کے گالوں پر تھپڑ لگا کر گھر سے باہر کر دیں .. کتنے وثوق سے وہ ایک معصوم لڑکی پر الزامات لگا رہی ہے .. اور اپنے گناہ اس کے سر تھوپ رہی ہے .. انھیں زیبا کی صورت سے کراہیت سی ہو رہی تھی ... تلخی سے زیبا کو گھورتے ہوئے بولیں ۔

تم اس کی فکر میں نہ پڑو زیبا .. اس کے افعال سے ہمیں کیا مطلب!"

تم بھی جا کر آرام کرو ۔ ۔ "

زیبا حیرت سے باجی کو دیکھتی رہ گئی ۔ ۔ پھر کہہ گئی ۔ ۔

"مگر ۔ ۔ ۔ یہ تو سوچئے باجی ۔ ۔ اس میں بیرسٹر صاحب کی کتنی بدنامی ہو"

اسی وقت فون کی گھنٹی بجی ۔ ۔ ۔ زیبا نے باہر نکل کر ریسیور اٹھایا ۔
اسے شبیر کے فون کا بے چینی سے انتظار تھا ، کچھ دیر سننے کے بعد وہ بولی

"اچھا ۔ ۔ میں ابھی آ رہی ہوں ۔ ۔ "

ریسیور رکھ کر وہ باجی کی جانب مڑی ۔ ۔ اور باجی کو اپنی جانب دیکھتے دیکھ کر بولی ۔ ۔

باجی ۔ ۔ ۔ غزالہ نے مجھے بلایا ہے ۔ ۔ وہ کہیں گھومنے جا رہی ہے ۔ اس لئے میں جا رہی ہوں ۔ ۔

باجی کے کچھ کہنے سے پہلے ہی وہ بڑی عجلت میں تیار ہو کے چل دی
اس کا چہرہ سفید ہو رہا تھا ۔ ۔ وہ بہت گھبرائی ہوئی تھی ۔ ۔ ۔

دس بجے وصیف اور سحر واپس آئے ۔ ۔ سحر کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا
وصیف اسے کمرے میں پہونچا کر باجی کے پاس آئے اور بولے ۔ ۔

"سحر کو بہت تیز بخار ہے ۔ ۔ میں اسے ڈاکٹر کو دکھانے لے گیا تھا ۔ ۔ رات کو بھی وہ دیر تک بے ہوش رہی تھی ۔ ۔ مریضوں کے سبب دیر لگ گئی ۔ ۔ اور اس کا بخار بڑھ گیا ۔ ۔ ڈاکٹر نے اسے مکمل آرام کرنے کو کہا ہے ۔ ۔ اس کا کہنا ہے کہ بخار کسی اچانک صدمے کی وجہ سے ہے اس کا اوپر اکیلا رہنا ٹھیک نہیں ۔ ۔ وہ خوف زدہ ہے ۔ ۔ ۔ ارے ہاں وہ صاحبزادی زیبا ابھی اپنے بھائی کے ساتھ ٹیکسی میں کہیں تشریف لے جا رہی تھیں ۔ ۔ ۔ دونوں کے موڈ بہت بگڑے ہوئے لگ رہے تھے ۔ ۔

"باجی چونک کر... وصیف کو دیکھتے ہوئے..
"مگر.. وہ... وہ تو غزالہ کے گھر جانے کا کہہ کر گئی ہے... مجھ سے تو اس نے یہی کہا کہ غزالہ کا فون آیا ہے.. غزالہ کہیں گھومنے جا رہی ہے.."
وصیف طنز سے مسکرا کر..
"ذرا غزالہ کو فون کر کے اطمینان کر لیجیے کہ آپ کی چہیتی زیبا کتنی سچی ہیں..."
باجی نے جا کر فون نمبر ملایا... اور کسی سے بات کرتی رہیں - پھر ریسیور رکھتے ہوئے.. وہ بولیں..
"ادھر غزالہ ہی تھی... زیبا کو پوچھ رہی تھی وہ... کہ کئی دن سے زیبا نظر ہی نہیں آئیں... اس کا مطلب یہ ہوا کہ زیبا آج کل غزالہ سے ملنے کا بہانہ کر کے مشیر کے پاس ہی چکر کاٹ رہی ہے... اور اس قسم کی ذلیل حرکتیں کرتی رہتی ہے.. پھر انھوں نے وصیف کے جانے کے بعد والی زیبا کی گفتگو وصیف کے سامنے دہرا دی... اور وصیف اس کی اس چالبازی پر انگشت بدنداں رہ گئے..
اسی دن سحر کا بخار اتر گیا... وہ ٹھیک ہو گئی.. مگر اس نے زیبا سے بات نہ کرنے کا عہد کر لیا تھا.. اس لئے وہ نیچے بھی بہت کم آتی تھی. کھانا ناشتہ بھی بہت کم کرتی اور اپنے کمرے ہی میں کرتی تھی.. زیبا اس دوران ڈری ہوئی کھچی کھچی سی رہتی جیسے اسے ڈر ہو کہ کہیں سحر اس کا پول نہ کھول دے
ایک رات کھانے پر حبیب و صیف آئے تو وہ سفید رنگ کا بہت خوبصورت سا سویٹر پہنے ہوئے تھے.. باجی کو دیکھتے ہی وہ مسکرا کر بولے...
"باجی.. یہی ہے وہ سویٹر جس کے بارے میں سننے میں آیا تھا کہ سحر

ڈاکٹر عبید کا بنا رہی ہے... کیسا ہے یہ...؟"
باجی غور سے سوئیٹر دیکھتے ہوئے..
"بہت خوبصورتی اور صفائی سے بنا ہے.. ان کاموں میں سحر بہت ہوشیار ہے.. عموماً اس عمر کی لڑکیاں اس صفائی سے کام نہیں کر پاتیں مگر یہ صفائی اور پھرتی سحر کے ہاتھ میں ہے۔"
وصیف نے دیکھا زیبا کے چہرے پر تلخی اور بیزاری کا غبار پھیل چکا تھا.. وہ بہت بے دلی سے کھا رہی تھی.. وصیف طنز سے مسکرا دیئے.. ادھر زیبا سوچ رہی تھی.. باجی آج کل سحر پر بہت مہربان نظر آ رہی ہیں اس نے وصیف کو تو بدھو بنا ہی لیا تھا... مگر اب باجی پر بھی اس کا داؤں چلتا جا رہا ہے.. مجھے ان لوگوں کی نظروں سے اسے گرانا ہی ہوگا.. میری اس بار کی اسکیم ناکامیاب نہ ہو سکے گی... وہ یہ سب سوچتی ہوئی بظاہر کھانے میں معروف رہی مگر اس کے ہاتھ بہت بے دلی سے اٹھ رہے تھے..
اس واقعہ کے تیسرے دن سحر کے ماموں آ دھمکے.. اور سحر کو دو چار دن کے لئے اپنے گھر لے جانے کا ارادہ ظاہر کیا... وصیف چاہتے تو نہ تھے کہ سحر جائے... مگر انھوں نے دیکھا کہ ماموں کے اصرار پر سحر بھی جانے پر آمادہ ہے تو مجبوراً اجازت دینی ہی پڑی... سحر کے جانے کے بعد وصیف کو گھر کھانے کو دوڑنے لگا... وہ دل میں عجیب سا خلا محسوس کرتے۔ ہر طرف ایک سناٹا محسوس ہوتا... ایسا لگتا جیسے ساری دنیا مفلوج ہو چکی ہو... ساری دنیا پہ ویرانی چھا گئی ہو.. ان کا سکوت غارت ہو چکا تھا.. سنگین اور منجمد سی خاموشی ان کے چہرے پر پھیلی رہتی.. وہ کتابوں کے بیچ گھرے رہتے.. مگر ان کی نظروں کے سامنے سحر کا معصوم چہرہ گھومتا رہتا.. اس کی ایک ایک بات

یاد آتی رہتی . . . .

سحر گئی تو تین چار دن کے لئے تھی مگر وہاں اسے ایک ہفتہ لگ گیا کسی نے آنے ہی نہ دیا . . اسی دوران باجی کو انفلوئنزا نے آگھیرا . بنام کو وصیف کورٹ سے پہلے تو ناشتہ کی میز پر اکیلی زیبا کو دیکھ کر وصیف کے چہرے پر ناگواری کے اثرات نمایاں ہوگئے وہ چائے انڈیلتی ہوئی شہراتن سے مخاطب ہو گئے .

"باجی کہاں ہیں شہراتن . . . ؟"

زیبا وصیف کو دیکھتے ہوئے بولی . .

"آج باجی کو بخار ہے . . دوپہر میں کافی تیز ہوگیا تھا . ."

اتنا سنتے ہی وصیف چائے پیئے بنا اٹھ کر کمرے سے نکل گئے انہوں نے دیکھا باجی بخار سے بے سدھ ہو رہی تھیں . . انھوں نے فوراً اپنے دوست ڈاکٹر انعام کو فون کر دیا . . انعام نے آکر فلو تجویز کیا . . پھر دیر تک باجی کے پاس بیٹھا رہا . . . انعام کے جانے کے بعد باجی کراہتی ہوئی بولیں . .

"بھیا . . کیا بات ہے . . سحر کو گئے کئی دن گذر چکے وہ ابھی تک آئی کیوں نہیں . . . بشیر کو لینے بھیج دو نا . . . ؟

وصیف خود بھی دل سے اس بات کے متمنی تھے . . . انھوں نے اسی وقت بشیر اور شہراتن کو کار میں روانہ کر دیا . . . اور خود باجی کی تیمار داری میں جٹ گئے . . سحر باجی کی بیماری کی اطلاع پاتے ہی اسی رات آگئی . . یہاں پہونچ کر اسے بڑے سکون کا احساس ہوا . . . جیسے ہی وصیف سے اس کی مڈبھیڑ ہوئی . . دلآویز سی سرخی اس کے چہرے پر چھا گئی . . . وصیف کے چہرے پر بھی تسکین و طمانیت کے آثار تھے . . وہ پوچھ بیٹھے . . .

"بہت دل لگا دیئے تم نے تو... کیا آنے کا دل نہیں چاہ رہا تھا؟"
سحر پلکیں جھپکاتی ہوئی...

"نہیں... ایسی تو کوئی بات نہیں.. بس ماموں میاں نے آتے ہی رُلا دیا میرا دل تو وہاں ایک دن بھی نہ لگا... بالکل قیدیوں کی طرح تھی۔ میرا وہاں جانے کا پہلا ہی اتفاق تھا.. اس لئے سب لوگ اجنبی اجنبی لگے... اجنبی ماحول.. اجنبی لوگ.. سب نے بڑی خاطر مدارات بھی کی اور بہت محبت سے پیش بھی آئے.. مگر میرا دل یہی چاہ رہا تھا کہ کسی بہانے سے بھاگ کھڑی ہوں..

وصیف کرید نے کی غرض سے...

"پھر تو تم یہاں بھی اسی طرح اکتائی ہو گی.. کیونکہ ہم لوگ بھی تو اجنبی ٹھہرے؟"...

سحر معصومیت سے..

کہیں بھی نہیں... آپ تو بالکل اجنبی نہ لگے.. آپ کو دیکھتے ہی مجھے ایسا محسوس ہوا تھا جیسے میں ہمیشہ سے آپ کو جانتی آئی ہوں۔ اور نہ اس گھر میں آکر مجھے کوئی خاص پریشانی محسوس ہوئی تھی..:

وصیف کا دل سحر کا یہ چھوٹا سا جملہ سن کر دھڑک اٹھا... وہ مسکرا کر بولے...

مگر پہلے دن تو تم بہت ہی بیزار تھیں.. اور واپس جانے کی ضد کر رہی تھیں... یاد ہے کچھ....؟

سحر کھسیا کر..

"وہ... وہ تو مجھے ایک بات بری لگی تھی... تب پر مجھے غصہ آگیا تھا۔

اور میں یہاں سے جانے پر آمادہ ہو گئی تھی .. مگر آپ نے جانے کب دیا۔"

وصیف حیران ہو کر ..

"غصہ .. کس کی بات پر غصہ آیا تھا تم کو ... مجھے نہ بتاؤ گی ؟"

سحر ٹالتے ہوئے ..

"وہ بات پرانی ہو گئی .. ہٹائیے بھی اسے .. اور یہ بتائیے کہ ڈاکٹر نے باجی کے بخار کے بارے میں کیا کہا ... دوا کے اوقات کیا ہیں اور یہ بھی بتا دیجئے کہ غذا میں کیا کیا بتایا ہے .. ؟"

وصیف گڑ بڑاتے ہوئے ..

"باپ رے .. تم نے تو نرسوں کے بھی کان کاٹ لیئے .. اچھا ابھی باجی کے پاس تو چلو .. وہ تم کو بہت یاد کر رہی ہیں اور بشیر کو بھی انھوں نے تمھارے پاس بھیجا تھا .."

وہ سحر کو لئے ہوئے باجی کے کمرے میں چلے آئے .. باجی جاگ رہی تھیں .. سحر کو دیکھتے ہی ان کی آنکھوں میں خوشی کی چمک جاگ اٹھی .. انھوں نے بڑے پیار سے سحر کو بلا کر اپنے پاس بٹھا لیا .. اور حالات پوچھتی رہیں ... پھر وصیف نے سحر کو دوا کے بارے میں سب تفصیل سے سمجھا دیا سحر نے تیمارداری کی ساری ذمہ داری سنبھال لی ... وصیف رات کو بارہ بجے تک باجی کے پاس رہے .. باجی کے سونے کے بعد سحر کے اصرار پر وصیف کو اپنے کمرے میں جانا پڑا ..

باجی کا بخار زور پکڑتا گیا اور اس نے "ٹائیفائڈ" کی شکل اختیار کر لی۔ وصیف یہ دیکھ کر حیران تھے کہ سحر جسے وہ ایک غیر ذمہ دار لڑکی سمجھا کرتے تھے اس نے باجی کی تیمارداری میں دن رات ایک کر دیا تھا

وہ باجی کا سب کام اپنے ہاتھ سے کرتی ... ساتھ ہی اس نے گھر کی ذمہ داری بھی سنبھال رکھی تھی .. رات میں وہ باجی کے کمرے میں رہتی تھی .. وصیف دیکھ رہے تھے کہ وہ رات بھر اٹھ اٹھ کر باجی کی دیکھ بھال کرتی رہتی .. ضد کر کے وصیف کو سونے بھیج دیتی ... اسے اپنا کوئی ہوش نہ تھا .. عاشو آتی اور سحر کو ڈھونڈھ کر چلی جاتی ... اکثر ایسا ہوتا کہ سحر سے عاشو کی مڈبھیڑ ہوتی بھی تو سحر اس کو سمجھا دیتی ... زیبا ان دنوں گھر میں بہت کم رہتی ... اور اگر ہوتی تو بہت کم باجی کی خیریت پوچھنے جاتی .. دو دن سے تو زیبا گھر آئی بھی نہ تھی ... میجر سعید کے فارم پر چلی گئی تھی .. اس کے جانے کا سن کر وصیف نے اطمینان کا سانس لیا تھا ..

اس دن باجی کا ٹمپریچر کم تھا .. وصیف نے صبح ہی سحر سے کہدیا تھا کہ آج سحر اپنے کمرے میں آرام کرے گی .. اور وہ باجی کے پاس رہیں گے وصیف رات میں جب دبے پاؤں باجی کے کمرے میں داخل ہوئے تو انھوں نے دیکھا باجی پرسکون نیند لے رہی ہیں ... سحر دھیرے دھیرے باجی کے پیر دبا رہی تھی .. اس کی آنکھیں بند تھیں ... وہ نیند میں مدہوش تھی ... ملگجے کپڑوں میں پیشانی پر بال بکھرے ہوئے تھے .. اس حلیے میں اس کی معصومیت اور بھی زیادہ نکھر اٹھی تھی .. وصیف اسے غور سے دیکھتے رہ گئے .. وہ سوچ رہے تھے اتنی کم سنی میں ہمدردی اور محبت جیسے اس میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی ... باجی کا رویہ اس سے ہمیشہ اکھڑا اکھڑا رہا .. مگر وہ باجی کی خدمت کس خلوص سے کر رہی ہے .. اسی وقت باجی نے آنکھیں کھول دیں .. ان کی نظر پہلے وصیف پر اور پھر سحر پر پڑی جو نیند کے جھونکے لے رہی تھی ..

"بے چاری سحر..."

باجی سرگوشی میں بولیں.. وہ ہمدردی سے سحر کو دیکھتے ہوئے کہہ اٹھیں...

"بھیا اس کو سونے بھیج دو... ورنہ یہ بیمار پڑ جائے گی.. کئی دن سے لگاتار جاگ رہی ہے... میرا تو کہنا مانتی ہی نہیں... اب تم ہی اس سے کہو..."

باجی کی آواز سن کر سحر نے آنکھیں کھول کر وصیف کو غور سے دیکھا.. وصیف کا دل دھڑک اٹھا... کتنی نشیلی آنکھوں سے وہ میری جانب دیکھ رہی ہے.. اس کی خوبصورت آنکھوں میں سرخ سرخ ڈورے پھیل رہے تھے.. وصیف کو نرگس کے پھول یاد آگئے... وہ گھبرا کر جلدی سے بولے..

"سحر... تم کو اپنا وعدہ یاد ہے نا... اب تم اپنے کمرے میں جا کر آرام کرو... میں باجی کو دیکھ لوں گا..."

سحر نے کچھ بولنے کو ہونٹ کھولے.. مگر باجی بڑی محبت سے بولیں..

"ہاں سحر... وصیف ٹھیک کہہ رہے ہیں... آج تو میری طبیعت ٹھیک ہے اب تم جا کر فوراً سو جاؤ... ورنہ بیمار پڑ جاؤ گی..."

سحر مسہری سے اتر کر اپنی چپل تلاش کرتے ہوئے وصیف سے پوچھ بیٹھی..

"آپ کے لئے کافی تیار کر دوں..؟"

وصیف سنجیدگی سے..

"تم فکر نہ کرو... شبراتن ابھی کافی لا رہی ہے..."

سحر پھر بولی..

"گیارہ بجے باجی کو دوا دینی ہے.. اسے یاد رکھیئے گا.."

یہ کہہ کر وہ نیند میں مست لڑکھڑاتی ہوئی سی کمرے سے نکل گئی۔۔۔

اسی وقت باجی بولیں۔۔

"بہت ہی پیاری بچی ہے یہ۔۔۔۔ بھیا تم اس مسہری پر آکر لیٹو۔۔۔اگر کوئی ضرورت ہوئی تو میں تم کو پکار لوں گی۔۔۔"

وصیف کرسی پر بیٹھتے ہوئے۔۔

"فکر نہ کیجئے باجی ۔۔۔اگر نیند آئی تو ضرور لیٹوں گا۔۔۔ آپ کو عرق دوں؟"

باجی منھ بنا کر۔۔

"نہیں بھیا۔۔ ابھی سحر گلاس بھر کے پلا چکی ہے ۔۔۔ ابھی قطعی خواہش نہیں ہے۔۔۔"

چند لمحے بعد باجی کو غنودگی آگئی ۔۔۔ وصیف کے ہاتھ میں کتاب تھی۔۔ مگر وہ سحر کے دلنشیں تصور میں مست سنہرے خوابوں میں کھوئے نہ جانے کب نیند کی وادی میں پہونچ گئے ۔۔۔ ان کی نیند ایک طویل چیخ سے اچٹ گئی۔۔ کچھ دیر تک وہ بے سدھ سے بیٹھے یہی سوچتے رہ گئے کہ کس قسم کی آواز تھی وہ۔۔۔ اسی وقت انھوں نے پھر ایک گھٹی گھٹی سی چیخ سنی۔۔ ساتھ ہی راکسی کے غرانے اور بھونکنے کی آواز کان میں آئی اس کے ساتھ ہی کسی کے بھاگنے کی آہٹ بھی وصیف اچھل کر برآمدے میں نکل آئے۔۔ برآمدے کی لائٹ جلاتے ہی ان کا السیشین کتا راکسی دم ہلاتا جھپٹ کر ان کی جانب آیا پھر بھونکتا ہوا راہداری کی جانب لپکا۔۔۔ وصیف نے خطرے کی بو محسوس کرتے ہوئے اس کا پیچھا کیا۔۔ زینوں کے پاس نیچے لان میں انھیں کچھ پڑا دکھائی دیا۔۔۔ راکسی دم ہلا ہلا کر وہیں بھونک رہا تھا۔ وصیف نے باہر کی لائٹ جلائی۔۔۔ ان کا دل دھڑک کر رک سا گیا کیونکہ وہ سحر تھی۔۔ بے ہوش۔۔اسی وقت

چوکیدار اور دوسرے نوکر وہاں آ پہونچے... سحر کو اس حالت میں پڑے دیکھ کر سب ہی سکدم رہ گئے... وصیف نے جھپٹ کر سحر کو ہاتھوں پر اٹھالیا اور اپنے کمرے کی جانب مڑتے ہوئے گھبرائی آواز میں بولے..

"بشیر... انعام کو فون کرو کہ فوراً پہونچیں..."

چوکیدار نے دوڑ کر ان کے کمرے کی لائٹ کھول دی... وصیف نے سحر کو اپنی مسہری پر لٹاتے ہوئے دیکھا کہ اس کے منھ میں رومال ٹھنسا ہوا تھا.. اور کلوروفارم کی تیز بو اس کے پاس سے آ رہی تھی..

وصیف نے بدقت رومال سحر کے منھ سے کھینچا... چوکیدار پانی کا گلاس آگے کرتا ہوا بولا..

صاحب... پانی چھڑکئے.. تب ہی ہوش آئے گا..

"اوں..."

وصیف نے چونک کر چوکیدار کو دیکھا... یہ سب اتنا اچانک اور غیر متوقع ہوا تھا کہ وصیف کے حواس جواب دے گئے تھے.. ان کا دماغ کچھ کام نہ کر رہا تھا چوکیدار کے دوبارہ کہنے پر وصیف نے چوکیدار کے ہاتھ سے گلاس لے کر پانی کے چھینٹے سحر کے چہرے پر مارے مگر سحر نے جنبش بھی نہ کی.. وہ ویسی ہی بے سدھ پڑی تھی.. چوکیدار پھر بولا..

صاحب گیٹ پر میں نے دس بجے تالہ چڑھا دیا تھا.. سب میں گھوم پھر دیکھا.. دروازے سب بند کئے... سحر بی بی کا کمرہ خالی تھا... اسے بھی میں نے باہر سے بند کر دیا.. ہال کی بتی میں نے کھلی چھوڑ دی تھی، تھوڑی دیر ہوئی راکسی کچھ گڑبڑ کر رہا تھا.. تب بھی میں نے سب طرف چکر لگا کر دیکھا اور کوئی آہٹ نہ پا کر بیٹھا ہی تھا کہ چیخ کی آواز سنائی دی.. ادھر راکسی لپکا

اور پھر میں نے دیکھا کہ کوئی پیچھے کی دیوار پھاند رہا تھا.. راکسی نے اس کی ٹانگ پکڑ رکھی تھی... کافی کوشش کے بعد وہ بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گیا مگر راکسی نے اسے بڑی بری طرح زخمی کر دیا.. دیوار پر خون ہی خون پھیلا ہوا ہے.. میں تو سمجھا تھا کہ چور ہو گا.. مگر ادھر آنے پر پتہ چلا کہ وہ بی بی کو اٹھا کر لے جانے کے چکر میں تھا۔"

اسی وقت انعام کے اسکوٹر کا ہارن سنائی دیا... چوکیدار چابی جیب سے نکال کر گیٹ کھولنے لپکا.. انعام جب اندر آیا تو اس نے وصیف کو حواس باختہ سا گھبرایا ہوا پایا سامنے مسہری پر سحر بے سدھ پڑی تھی.. پوچھنے پر وصیف نے سب بتا دیا... انعام سحر پر جھک پڑا.. اور ٹھیک سے معائنہ کرنے کے بعد سیدھا ہوتا ہوا بولا..

بڑی زور دار پر کلوروفارم سنگھایا ہے ظالم نے.. اثر زائل ہو رہا ہے... کچھ دیر میں ہوش آ جائے گا.. ہوش آتے دیکھ کر میں نیند کا انجکشن دوں گا.. تاکہ یہ سوتی ہی رہیں.. اس وقت نیند ان کے لئے بہتر رہے گی۔

وصیف کچھ نہ بولے.. ان کی نظریں سحر پر جمی ہوئی تھیں... انھوں نے سحر کی پلکوں میں ہلکی سی جنبش محسوس کی اور انعام کی جانب دیکھا.. وہ بھی سحر کی جانب پوری طرح متوجہ تھا.. سحر نے دو ایک بار پلکیں جھپکائیں پھر آنکھیں کھول کر چاروں طرف دیکھا بھی.. اس کو ابکائیاں آ رہی تھیں.. وہ کچھ بے ربط سی بات بول رہی تھی اور اس کا دماغ غیر حاضر تھا... انعام نے اسی وقت اسے نیند کا انجکشن دے دیا.. پھر وصیف سے بولا..

"ایسے منہ لٹکا کر مت کھڑے ہو یار.. کون سی خاص بات ہے جو تم یوں سہمے ہوتے ہو.. اگر ڈر لگ رہا ہو تو ویسا کہو میں اپنے لیٹنے کا بندوبست یہیں

کرلوں ... مگر یہ سوچ لو کہ تمہاری بھابھی کا وہاں ہارٹ فیل ہوجائیگا
وصیف سنجیدگی سے ..
" نہیں .. اگر تم مطمئن ہو تو فوراً آجاؤ .. یوں ہی آدھی رات کو میں نے
تم کو دوڑا دیا ... مگر صبح آجانا .. "
انعام مسخرے پن سے ..
" واہ رے بدھو ... ایک ڈاکٹر کو اس کا فرض یاد دلانے کو تم سے
کس نے کہہ دیا .. کوئی خاص بات نہیں ہے ۔ لہٰذا گھبرانے کی ضرورت نہیں
اچھا میں چلوں ... "
انعام کے جانے کے بعد وصیف نے نوکروں کو بلا کر ہدایت کی کہ یہ خبر مشتہر
نہ ہونے پائے ۔ بلکہ راز میں رہنی چاہیئے تاکہ مجرم کو پکڑنے میں آسانی ہو ۔
نوکروں کو رخصت کرکے وہ سحر کے پاس آئے مگر سحر غافل تھی ... وصیف نے
دیکھا اس کی رنگت سفید ہو رہی تھی ... وصیف کا دماغ الجھ رہا تھا ..
ان کی سمجھ میں کچھ نہ آرہا تھا ... کہ یہ کیسے ہوا .. ؟ انھوں نے رات کا بقیہ
حصہ کمرے میں ٹہل کر کاٹا ... چوکیدار اور نوکر سب جاگ رہے تھے ..
اور باتوں میں مصروف تھے ... کیونکہ یہ کوئی معمولی بات نہ تھی ۔ وصیف نے
کئی چکر باجی کے کمرے کے بھی لگائے مگر وہ آرام سے سو رہی تھیں ان کو خبر بھی
نہ ہو سکی تھی کہ گھر میں کوئی غیر معمولی واقعہ ہوا ہے ..
سحر اب پرسکون نیند لے رہی تھی .. وصیف بے پناہ محویت سے
اسے دیکھتے رہ گئے .. چہرے پر معصومیت ہوئی .. پاکیزگی کے حسن سے
جگمگاتی پیشانی وہ بالکل معصوم بچہ لگ رہی تھی .. وصیف نے گھڑی پر نظر ڈالی
صبح کے چار بج رہے تھے .. انھوں نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے ایزی

چیئر پر بیٹھ کر اپنی جلتی ہوئی آنکھیں بند کر لیں .. ان کے دماغ میں لاوا سا پک رہا تھا.. نیند اور پریشانی سے ان کی آنکھیں بوجھل ہو رہی تھیں کچھ دیر بعد وہ بھی خوابوں کے جزیرے میں قدم رکھ رہے تھے اور اپنی پریشانیاں بھول چکے تھے ..

(۱۰)

سحر کی آنکھ کھلی تو اس نے حیرانی سے چاروں طرف دیکھا۔ کمرہ میں مدھم سی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ اسے کمرہ اجنبی سا لگا .. اس کے دماغ میں کچھ پرچھائیاں سی رینگیں .. آہستہ سے اس کی آنکھ کھلی تھی منہ پر ڈھاٹا باندھے کوئی آدمی زبردستی اس کی ناک کے قریب کوئی بدبو دار چیز رکھ رہا تھا... اس کے منہ سے خوف کی ایک چیخ نکلی تھی.. پھر اس کے منہ میں اس نے رومال ٹھونس دیا تھا.. باوجود کوشش کے وہ ہاتھ پیر نہ چلا سکی تھی... پھر اس نے اسے کاندھے پر ڈالا تھا پھر.. پھر اس کا ذہن ڈوبتا چلا گیا... اسے کچھ یاد نہ آیا اس نے بمشکل تھوک نگلا... اور گلے پر ہاتھ پھیرا .. اس کی حلق میں کانٹے سے چبھ رہے تھے اسے لگ رہا تھا جیسے اس کا بدن پھوڑا بن چکا ہو.. ڈرتے ڈرتے اس نے اپنی گردن اٹھا کر چاروں طرف دیکھا... اس کا دل زور سے دھڑک اٹھا... سرہانے کی جانب ایزی چیئر پر ضعیف محو خواب تھے.. روشنی اور تاریکی کے امتزاج میں وہ فرشتہ سے لگ رہے تھے. سحر نے الحمدللہ کہہ ایک طویل سانس لی ایک مضمحل سی مسکراہٹ دبے دبے قدموں سے اس

کے خوبصورت ہونٹوں پر بکھر گئی... وہ سوچنے لگی... تو یہ سب ایک بھیانک خواب تھا... لیکن... اگر وہ خواب تھا تو... یہ کمرہ...؟ یہ میرا کمرہ تو نہیں ہے... وہ گھبرا کر اٹھ بیٹھی پھر آہستگی سے اتر کر اپنے چپل کی تلاش میں جھکی... مگر چپلیں اسے کہیں دکھائی نہ دیں اسی وقت وصیف کی آنکھ کھل گئی.. انگڑائی لیتے ہوئے انھوں نے بڑی گہری نظروں سے سحر کو دیکھا گلابی رنگ کے ڈھیلے ڈھالے نائٹ سوٹ میں وہ بالکل الھڑ سی بچی لگ رہی تھی.. اس کی آنکھیں حیرت سے کچھ زیادہ ہی کشادہ تھیں...

وصیف کو آنکھیں کھولے دیکھ کر وہ گھبرائی سی پوچھ بیٹھی..

"میں... میں اس کمرے میں کیسے آگئی...؟"

وصیف اس سوال سے چونک پڑے... اور سنجیدگی سے بولے

"اوہ... تم کیا تم کو رات کے واقعے کا کچھ بھی علم نہیں ہے سحر؟"

سحر آنکھیں پھاڑ کر۔

"رات کا واقعہ... ؟ تو کیا یہ حقیقت تھی کہ مجھے کوئی لے جا رہا تھا... ؟ مگر پھر میں بچ کیسے گئی...؟"

وصیف غور سے سحر کو دیکھتے ہوئے۔

"تمھاری چیخ اور راکسی کے بھونکنے کی آواز نے ہمیں چوکنا کر دیا.. دراصل راکسی کی بروقت مدد نے تم کو اس بدمعاش سے چھٹکارا دلایا ہے.. میں نے تو تم کو زینہ سے نیچے لان پر پڑا پایا..راکسی نے چونکہ اس بدمعاش کو گھیر لیا تھا لہٰذا اسے تم کو پھینک کر بھاگتے ہی بن پڑی۔ کیا تم اپنا کمرہ بند کر کے نہیں سوئی تھیں...؟"

سحر خوفزدہ آواز میں

"نہیں... میں نے کمرہ اندر سے بند کر لیا تھا... میں ہمیشہ سٹکنی اندر سے بند کر کے سوتی ہوں.."

وصیف پُرخیال انداز سے..

"تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ تمھارے کمرے میں پہلے سے کوئی چھپا ہوا تھا... کسی وقت بھی موقع پا کر چھپ رہا ہوگا.."

سحر وصیف کو معصومیت سے دیکھتے ہوئے..

"یہ کیسے ہو سکتا ہے بیرسٹر صاحب...؟ ڈریسنگ روم میں جا کر میں نے کپڑے بدلے تھے.. باتھ روم بھی گئی تھی.. کوئی ہوتا تو نظر آتا۔ ازہ.. وہ ضرور پردے کے پیچھے ہوگا.. جب میں کمرہ میں داخل ہوئی تو دروازے کا پورا پردہ ایک جانب سرکا ہوا تھا.. اس کے علاوہ جب میں لیٹ گئی... اور نیند آ رہی تھی... تو کچھ آہٹ سی ہوئی۔ میں نے آنکھ کھول کر دروازے کی جانب دیکھا. مجھے ایسا لگا تھا جیسے پردہ ہل رہا ہو.. اس وقت تو نیند کی غنودگی میں کچھ سمجھ میں نہ آیا تھا مگر یقیناً وہیں کوئی چھپا ہوگا... بیرسٹر صاحب! یہ قصہ کیا ہے..؟ میں نے کسی کا کیا بگاڑا ہے جو لوگ میرے دشمن ہو رہے ہیں.. مجھے پریشان کر رہے ہیں..؟"

وصیف سحر کا بازو تھپک کر..

"گھبراؤ نہیں سحر... اب کچھ نہ ہوگا.. باجی کی بیماری کے سبب میرا دھیان بٹ گیا اور میں غافل ہو گیا تھا ورنہ دشمنوں کو یہ موقع بھی نہ ملتا.. تم ڈھونڈھ کیا رہی ہو؟"

سحر نیچے جھانکتے ہوئے..

"چپل دیکھ رہی ہوں ... مگر چپل یہاں کہاں ..؟ وہ تو میرے کمرے میں ہوں گی ..."

وصیف سحر کا خوفزدہ چہرہ دیکھتے ہوئے ..

"چپل تمھارے کمرے میں ہوگی ... تم کلوروفارم کے اثر سے بہت دیر بے ہوش رہیں اس لئے میں تم کو اپنے کمرے میں اٹھا لایا تھا .. اب تم ٹھیک ٹھاک ہو نا ..؟ خیریت یہ ہوئی کہ باجی کو اس ہڑبونگ کا علم نہ ہو پایا ورنہ وہ بہت پریشان ہو جاتیں .."

سحر کھسیاتے ہوئے ..

"فکر نہ کریئے .. اب میں بالکل ٹھیک ہوں ... بس سر بھاری بھاری لگ رہا ہے ... نہانے سے طبیعت ٹھیک ہو جائے گی .. باجی کا بخار تیز تو نہیں ہوا ...؟"

وصیف کرسی سے کھڑے ہوتے ہوئے ..

"نہیں ... ابھی وہ سو رہی ہیں .. چلو باجی کے پاس چلیں .."

سحر ہچکچاتے ہوئے ..

"نہیں ... ذرا نہا کر لباس تبدیل کر آؤں .. بس ابھی آئی .."

وہ کمرے سے نکل بھاگی ... اس حلیئے میں وہ بیرسٹر صاحب کے سامنے بڑی خجالت محسوس کر رہی تھی ... وہ سیدھی غسل خانے میں پہونچی اور دیر تک ٹھنڈے پانی سے غسل کرتی رہی ... جب وہ باجی کے کمرے میں پہونچی تو وصیف وہاں موجود تھے سحر کو دیکھتے ہی باجی کے مضمحل چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی وہ بڑی شفقت سے بولیں ..

"سحر میری تیمارداری کرتے کرتے مجھے تو تم بیمار نظر آنے لگی ہو .."

رنگت دیکھو... ایک دم سفید نکل آئی... وصیف آج ہی ایفی ڈاکٹر کو دکھا کر ٹانک وغیرہ بلوا دیجئے۔"

وصیف نے بلا کچھ جواب دیئے تھرما میٹر باجی کے منھ میں رکھ دیا... انھوں نے دیکھا باجی کا ٹمپریچر نارمل تھا... سکون کی سانس لیتے ہوئے رات کے واقعہ کی پوری تفصیل باجی کے گوش گذار کر دی باجی کی آنکھیں حیرت سے پھٹی رہ گئیں... وہ پریشان لہجے میں بول پڑیں

"پولیس کو اطلاع کی تم نے..؟"

وصیف سنجیدگی سے۔

"پولیس کو اطلاع دے کر اپنی بدنامی کراتا باجی..؟ پولیس کو تو میں اس وقت اطلاع دوں گا جب خود مجبور ہو جاؤں.. بدمعاش اس قسم کی حرکتیں کر کے مجھے چیلنج کر رہے ہیں.. مگر آپ کی بیماری کے سبب مجھ سے کچھ ڈھیل ہو گئی تھی ورنہ یہ نوبت نہ آتی۔"

باجی وحشت زدہ ہو کر..

"مگر بھیا... گھر میں گھس کر یوں کسی کو لے جانا بہت بڑی بات ہے.. کچھ تو اس کا تدارک ہونا چاہیئے..."

وصیف لاپروائی سے..

"باجی گھبرائیے نہیں... سب ٹھیک ہو جائے گا.. ہمارا راکی پولیس والوں سے کم نہیں... اسی نے بدمعاش کی ٹانگیں زخمی کر دی ہیں.."

باجی گھبرائے لہجے میں..

"بھیا... میرا تو دل کانپ رہا ہے۔ اگر خدانخواستہ وہ اپنی

حرکت میں کامیاب ہو جاتے تو... بس آج ہی سحر کا کمرہ تبدیل ہونا چاہیئے سحر کو نیچے والا کمرہ دو.. زیبا اوپر رہے گی..."

سحر جو اس دوران خاموش بیٹھی باتیں سن رہی تھی بولی..

"نہیں باجی... میں اوپر ٹھیک ہوں.. کیوں زیبا باجی کو تکلیف دی جائے.. میں اب خود احتیاط برتوں گی تاکہ اس قسم کا موقع ہی نہ آسکے..."

زیبا کے آجانے پر وہ خاموش ہو گئی.. زیبا نے سب پر نظر ڈال پھر باجی کو سلام کرتے ہوئے بولی..

"کیسی طبیعت ہے باجی..."؟

باجی بیزاری سے..

"ٹھیک ہی ہوں.. تم کب آئیں..."؟

زیبا سر جھٹک کر ادا سے چوٹی آگے کرتے ہوئے۔

"بس چلی ہی آ رہی ہوں... علی الصبح ہم لوگ فارم سے روانہ ہو گئے تھے۔"

باجی نے گہری نظر زیبا پر ڈالی..

"کتنا فاصلہ ہے فارم کا یہاں سے..."؟

زیبا لاپروائی سے۔

"غالباً ساٹھ میل سے کم نہ ہوگا.."

وصیف نے زیبا پر اچٹتی سی نظر ڈالی... ساٹھ میل کی مسافت طے کرنے کے بعد بھی ایک بال ادھر سے ادھر نہیں ہوا... چہرہ میک اپ سے نکھرا ہوا ہے.. یقیناً یہ جھوٹ بک رہی ہے... اس کی تصدیق کرنا ہی ہو گی... یہ سوچتے ہوئے وصیف برآمدے میں آگئے اور پھر سعید کا فون نمبر

ملایا... کچھ دیر ادھر ادھر کی بات کرکے وہ پوچھ بیٹھے..

"عزالہ بہت دن سے نظر نہیں آئیں... سنا آج کل فارم کے چسکر لگا رہی ہیں...؟"

دوسری طرف سے میجر سعید بولے..

"غلط سنا ہے تم نے... وہ بے چاری تو کئی دن سے زکام بخار میں مبتلا ہے وصیف.."

کچھ باتیں کرکے وصیف نے ریسیور رکھ دیا.. وہ فکر مند سے اپنے کمرہ کی جانب مڑ گئے.. تو ثریا کا کہنا جھوٹ ہی نکلا پھر یہ دو تین دن کہاں اور کس چکر میں غائب تھی... کل رات والے واقعہ میں بھی یقیناً اسی کا ہاتھ ہوگا..؟

وہ خیالات کے تانے بانے میں الجھے ہوئے تھے کہ بشیر نے کسی ملاقاتی کے آنے کی اطلاع دی۔ وصیف اٹھ کر ڈرائنگ روم میں داخل ہوئے.. سامنے ہی ایک خوش رو آدمی فوجی ڈریس میں بیٹھا ہوا تھا اندازے کے مطابق وہ کوئی میجر لگ رہا تھا.. وصیف کو دیکھتے ہی وہ بڑی گرمجوشی سے ملا.. اور بولا..

"شاید آپ نے مجھے پہچانا نہیں بیرسٹر صاحب...؟"

وصیف شرمندگی سے..

"آپ کا قیاس درست ہی ہے.. واقعی میں نے آپ کو نہیں پہچانا آپ کی تعریف...؟"

فوجی مسکرا کر..

"میں میجر سنہا ہوں.. کئی دن ہوئے آپ کی ایک امانت پہونچانے

آیا تھا.. اب تو یاد آیا.... ؟

وصیف گرمجوشی سے۔

"اوہ... تو وہ آپ تھے میجر صاحب.. اس دن دھندلی سی روشنی میں میں نے یہ اندازہ لگایا تھا کہ آپ ادھیڑ عمر کے ہوں گے۔ مگر آج"

میجر سنہا قہقہہ لگا کر..

"آج عمر گھٹ گئی.. آپ کے کہنے کا یہی مطلب ہے نا.. ؟ اس دن میں نوے میل کا سفر کر کے گرد و دھول میں اٹا ہوا چلا آرہا تھا اس کے علاوہ گھبراہٹ میں آپ نے مجھے غور سے دیکھا بھی نہ تھا.. اور سنائیے اس بچی کا کیا حال ہے.. ؟"

وصیف پر خلوص انداز سے..

"جی ہاں.. درست فرمایا آپ نے.. سحر بالکل ٹھیک ہے... ابھی بلاتا ہوں اسے... اس دن واقعی میں ایسا گھبرایا ہوا تھا کہ نہ آپ کا نام پوچھا تھا اور نہ پتہ.. جس کے لئے بعد میں مجھے بہت پشیمانی رہی.."

وصیف نے بشیر کو آواز دے کر سحر کو ڈرائنگ روم میں بھیجنے کو کہا.. اور پھر میجر سنہا سے باتوں میں مصروف ہو گئے... ذرا دیر بعد سحر دروازے کے پاس دکھائی دی.. مگر وہیں ٹھٹھک کر رک گئی..

وصیف بڑی اپنائیت سے پر لہجے میں بولے۔

"آؤ۔ آؤ۔ سحر۔ دیکھو یہ تمہارے محسن تم سے ملنے آئے ہیں.."

سحر دھیرے دھیرے آگے بڑھ آئی.. چاکلیٹی سوٹ میں وہ بہت نکھری ہوئی لگ رہی تھی... میجر سنہا اسے دیکھتے ہی کھڑا ہو گیا.. اور مسکرا کر بولا..

"ہیلو بے بی.. مجھے پہچانا.. ؟"

سحر حیرت اور معصومیت سے اسے تکتی رہ گئی.. پھر نفی میں سر ہلا دیا..

میجر سنہا قہقہہ لگا کر..

"بھئی کمال ہے.. اس دن رات میں میری موٹر سائیکل پر تو ایسے اطمینان سے آ بیٹھی تھیں جیسے پرانی جان پہچان ہو.. اور آج پہچاننے سے بھی یوں صاف انکار.. ارے بھئی میں ہوں تمہارا انکل سنہا.."

سحر کے چہرے پر معصوم سی مسکراہٹ پھیل گئی... اس کی حیران نگاہوں میں خوشی کی چمک لہرائی.. پھر وہ شوخی سے بولی..

"بیٹھیے نا انکل... مجھے تو آپ کی بڑی تلاش تھی.. میں.. مجھے آپ کا ڈھیر سا شکریہ ادا کرنا تھا... آپ نے میری جان اور عزت بچائی.. اس دن... تو میرے ہوش وحواس ہی درست نہ تھے.. اس لئے میں نے یہ بھی نہ دیکھا تھا کہ آپ کی شکل وصورت کیا ہے...؟"

میجر سنہا مسکراتے ہوئے..

"اوہ.. تو شکریہ ادا کرو گی تم... مگر ایک بات تو بتاؤ.. اس رات تم نے یہ کیوں نہ سوچا کہ... کہ میں بھی غنڈہ ثابت ہو سکتا ہوں تم مجھ پر اعتماد کیسے کر بیٹھیں تھیں...؟"

سحر معصومیت سے۔

"بس یونہی... آپ پر نظر پڑتے ہی میرے دل نے گواہی دی کہ آپ ایک شریف انسان ہیں... پھر ملک کے محافظ.. ہر چیز کے محافظ ہوتے ہیں یہی سوچ کر میں آپ کے اسکوٹر پر آ جمی تھی۔"

میجر سنہا خوش ہو کر۔

"سو یری گڈ.. کتنا اچھا جواب دیا ہماری بے بی نے۔ کس خوبصورتی سے مجھے لاجواب کیا ہے..."

وہ وصیف سے مخاطب تھا... وصیف کا چہرہ کھل اٹھا۔ سحر اپنی تعریف پر شرما کر سرخ ہو گئی..

وصیف مسکراتے ہوئے..

سحر شرماتے ہوئے دل نشین انداز سے بولی۔

"ضرور کروں گی.. انکل میں ابھی آئی.."

وصیف اور سنہا سحر کے شرمیلے انداز پر مسکرا دیئے.. سحر کے جانے کے بعد میجر سنہا نے استفسار کیا۔

"یہ آپ کی کون ہیں..؟"

اس سوال پر وصیف کا دل دھڑک اٹھا... لیکن اپنے پر قابو پاتے ہوئے وہ سنجیدگی سے بولے..

"دور کی ایک رشتہ دار.. ایک مالدار لڑکی.. جس کا گارجین قانونی طور پر میں ہوں.. غالباً دولت کے چکر میں کچھ لوگ اس کے پیچھے پڑ گئے ہیں.. اس رات.. ایک ڈرائیور کسی بہانے سے اسے گیٹ تک بلا کر لے گیا... پھر زبردستی اسے لے بھاگے.. اس کی غیر موجودگی کا علم مجھے اسی وقت ہوا تھا جب کہ وہ واپس آئی.. کل رات پھر اسی قسم کا ایک واقعہ ہوا... اس کو اس کے کمرے سے اٹھانے کی کوشش کی گئی... کلوروفارم سنگھا کر اور حلق میں رومال ٹھونس کر بدمعاش اسے باہر زینہ تک لانے میں کامیاب ہو گئے تھے لیکن بروقت ہمارے کتے

نے اس بدمعاش پر حملہ کر دیا.. ہم لوگوں کے موقع واردات تک پہونچنے سے پہلے وہ سحر کو پٹک کر بھاگ لیا۔"

میجر سنہا تشویش ناک لہجے میں..

"یہ.. یہ تو تشویش بات ہے بیرسٹر صاحب.. آپ نے پولیس کو اب بھی اطلاع نہیں دی..؟"

وصیف سنجیدگی سے..

"ابھی تک تو اطلاع نہیں دی.. سی۔آئی۔ڈی کے کچھ آفیسرز میرے دوست ہیں... ابھی جاکر ان سے ملوں گا.. ویسے مجھے ایک صاحب پر پورا شبہ ہے... لیکن میں پوری طرح تحقیق کر لوں..."

میجر سنہا نے سوال کیا

"یہ واقعہ رات ہی کو ہوا تھا نا؟"

وصیف بولے..

"جی ہاں... کل رات کو تقریباً دو بجے یہ واقعہ ہوا.. کیوں؟"

میجر سنہا نے جلدی سے کہا۔

ابھی میں ہاسپٹل سے آرہا ہوں.. وہاں میں نے ایک شخص کو دیکھا جسے کتے نے کئی جگہ سے بھنبھوڑ ڈالا تھا.. اس کے پیر میں اوپر سے نیچے تک کتے کے دانتوں کے زخم تھے.. اور خون بہہ رہا تھا.. وہ ڈاکٹر کو یہی بتا رہا تھا۔ کہ رات کو کتے پر پیر پڑ جانے سے کتا لپٹ پڑا صورت سے وہ حضرت مجھے یونہی سے لگے.. ذرا دیر میں انھوں نے کئی باتیں بدلیں.. ڈاکٹر نے انھیں اسپتال میں داخل ہونے کو کہا تھا.. کہیں وہ وہی نہ ہو.. جو کل رات آپ کے یہاں گھسا تھا.."

وصیف کچھ دیر سوچتے رہے پھر بولے ..

"اس کا حلیہ کیا تھا ...؟ مطلب یہ کہ کس صورت شکل کا تھا؟

میجر سنہا سے اس آدمی کا حلیہ سن کر وصیف چونک پڑے .. کیونکہ یہ حلیہ ہو بہو مشیر کا تھا .. تو میرا گمان ٹھیک ہی تھا .. یہ حرکت بھی میاں مشیر ہی کی تھی ... کچھ دیر خیالات میں گم رہ کر وہ بولے ..

اب آپ کو یہ تکلیف کرنی ہی پڑے گی .. میں آپ کے ساتھ چل کر اس آدمی کو دیکھنا چاہتا ہوں ..

میجر سنہا پرجوش انداز سے ..

"ضرور .. ضرور ... میں آپ کے ہمراہ چلنے کو تیار ہوں .."

اسی وقت سحر بشیر کے ساتھ اندر آئی .. بشیر نے ناشتہ میز پر چن دیا .. ناشتہ کے بعد میجر سنہا سحر سے پھر آنے کا وعدہ کر کے وصیف کے ساتھ چل پڑے ..

(۱۱)

باجی کا بخار اتر چکا تھا صرف کمزوری باقی رہ گئی تھی مگر پھر بھی سحر باجی کی پوری طرح دیکھ بھال کرتی رہتی ... اور زیادہ تر ان کے پاس ہی نظر آتی .. اس کی دیکھا دیکھی زیبا بھی باجی کے آس پاس منڈلاتی رہتی ان دنوں وہ فکر مند سی نظر آتی ... سحر کے ساتھ بھی اس کا رویہ کچھ بہتر ہو گیا تھا .. وہ سحر سے بہت نرمی اور محبت سے پیش آتی .. طرح طرح کے دلچسپ قصے سناتی رہتی .. سحر کچھ دن تو اس سے کھنچی کھنچی رہی لیکن

رفتہ رفتہ اس کی بدسلوکی اور سازش بھول کر اس سے گھل مل گئی.. سحر یہ بھی دیکھ رہی تھی کہ زیبا عاشو میں بہت دلچسپی لے رہی تھی .. وہ اس کا بہت خیال رکھتی.. اکثر و بیشتر اس کے لئے کھلونے لایا کرتی... پھر بھی عاشو سحر کی زیادہ گرویدہ تھی... اور کئی دن سے سحر غور کر رہی تھی کہ عاشو جب کبھی آتی سحر سے اصرار کرتی رہتی ..

"آنٹی ہمارے گھر چلئے .."

وہ اکثر اس کی رٹ لگا دیتی.. مگر سحر اس کو مناسب طریقہ پر ٹال دیتی زیبا نے بھی کئی بار سحر کو پکچر جانے کی دعوت دی.. مگر سحر ہمیشہ کوئی نہ کوئی بہانہ کر کے ٹال جاتی .. اس رات کے واقعہ کے بعد وہ اتنا ڈر گئی تھی کہ اس نے تنہا باغ میں جانا بھی بند کر دیا .. رات کو اپنے کمرے میں بھی اکیلی نہ جاتی .. ہمیشہ بشیر یا شبراتن کو ساتھ لے جاتی ... اور جب وہ لوگ چاروں طرف دیکھ لیتے تب وہ مطمئن ہوتی.. یوں وصیف نے بھی سب کو سختی سے تاکید کر دی تھی کہ سحر کا خاص خیال رکھیں .. سحر کا کمرہ اس کی غیر موجودگی میں مقفل ہی رہتا... سحر خود بھی بہت چوکنا رہتی تھی .. اور رات کو اپنے پاس شبراتن کو سلانے لگی تھی.. اس دوران کئی بار زیبا کے بلاوے کے خطوط آچکے تھے.. باجی نے بے حیا بن کر اس سے جانے کو کہا بھی مگر زیبا جانے کا نام نہیں لے رہی تھی... ہر بار کوئی نہ کوئی بہانہ بنا دیتی... ایک دن صبح سب برآمدے میں بیٹھے تھے کہ ایک ٹیکسی آ کر رکی اور زیبا کا چھوٹا بھائی اس پر سے اترا.. وہ بہت پریشان تھا.. اس نے بتایا کہ مشیر کی حالت بہت خراب ہے... وہ زیبا کو لینے آیا تھا باجی نے ازراہ ہمدردی پوچھ لیا..

"یہ آخر ایک دم مشیر کو کیا ہو گیا...؟"

زیبا کے چھوٹے بھائی ظہیر نے بتایا..

"دورے سے واپس آ رہے تھے کہ کسی کتے نے پیر میں کاٹ لیا.. دوا کی جانب سے غفلت کی.. اس کی وجہ سے زہر پورے جسم میں سرائت کر گیا ہے اور غشی کے دورے پڑ رہے ہیں.. سخت بخار میں مبتلا ہیں۔"

وصیف سکتہ میں تھے یہ سن رہے تھے اور سوچ رہے تھے کہ برے اعمال کی بری سزا ہوتی ہے..

زیبا مشیر کی حالت سن کر فوراً جانے پر آمادہ ہو گئی.. گاڑی کا وقت ہو رہا تھا لہٰذا اس نے عجلت سے ضروری سامان سمیٹا اور باقی چھوڑ کر روانہ ہو گئی... باجی مشیر کی حالت پر اظہار افسوس کر رہی تھیں سحر بھی متاثر سی تھی... کہ وصیف بول اٹھے..

"باجی... یہ غیبی سزا ہے جو مشیر کو مل رہی ہے۔ ہم لوگ بدنامی کے ڈر سے دونوں بار چپ ہو رہے تھے مگر خدا کی لاٹھی بے آواز ہے آخر مشیر کو اپنے کرتوت کی سزا مل گئی... اچھا ہو کہ وہ اب بھی اپنی حرکتوں سے توبہ کر لے.."

باجی حیران ہو کر پوچھ بیٹھیں..

"کیا مطلب ہے تمہارا... کیا اس دن کے واقعہ میں بھی مشیر کا ہاتھ تھا؟"

وصیف نے دیکھا سحر کی آنکھیں خوف اور حیرت سے معمول سے زیادہ پھٹی ہوئی تھیں... وہ انہیں کو دیکھ رہی تھی..

وصیف پر یقین لہجے میں..

"اور کیا... اس دن اتنی بڑی ہمت کرنے والا مشیر ہی تھا.. یہ اسی

کے دیئے ہوئے زخم ہیں... جن کی وجہ سے وہ بھگت رہا ہے.. حد کر دی اس نے کمینہ پن کی... اور صاحبزادی زیبا... جنھوں نے یہ مشہور کر رکھا تھا کہ وہ غزالہ کے فارم پر تھیں وہ یہیں ہوٹل میں اپنے بھائی کے ساتھ تو بڑا جہان اس قسم کی سازشیں کرنے میں مصروف تھیں.. اس نے مشیر کو ان حرکات پر اکسایا... اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ کتے کا کاٹا زخم خطرناک ہو سکتا ہے مشیر کو یہاں ہاسپٹل میں بھرتی ہونے سے روکا. کیونکہ اس میں ان کی پول کھل جانے کا ڈر تھا.."

باجی نے حیرت سے سوال کیا..

"تم کو یہ سب کیسے معلوم ہوا بھیا.. ؟"

وصیف نے بے زاری سے جواب دیا..

"میجر سہا کے سامنے ہی مشیر ڈاکٹر کے پاس گیا تھا... ڈاکٹر نے اسے ہاسپٹل میں بھرتی ہونے کو کہا.. میجر اسے پہچانتا تو نہ تھا لیکن سارا واقعہ سننے کے بعد اسے شک ہوا کہ وہ وہی آدمی ہو گا... اس نے مجھے جو حلیہ اس آدمی کا بتایا... وہ ہو بہو مشیر کا تھا.. میں اپنے شبہ کی تصدیق کرنے میجر کے ساتھ ہاسپٹل پہونچا... لیکن ڈاکٹر سے پتہ چلا کہ وہ صرف دوا لگوا کر واپس ہو گیا. ہاسپٹل میں داخل ہونے پر راضی نہ ہوا تھا.."

سحر نے پہلی بار زبان کھولی..

"مشیر صاحب اور باجی زیبا نے آخر خواہ مخواہ مجھ سے دشمنی کیوں باندھ لی ہے.. میں نے ان کا کیا بگاڑا ہے آخر... ؟"

وصیف زیر لب مسکرا کر..

"بچھو کی بلا وجہ ڈنک مارنے کی عادت ہوتی ہے.. بس اسی فطرت

کے کچھ لوگ بھی ہوتے ہیں.. جن کو بلا وجہ ہی دوسروں کو تکلیف پہونچا کر خوشی ہوتی ہے.. اسی فطرت کے یہ میاں مشیر اور زیبا ہیں.. خیر خس کم جہاں پاک... چھوڑو اس ذکر کو... پرسوں کالج کھل رہے ہیں اب تم کو طے کرنا ہے کہ ہوسٹل میں رہو گی یا گھر پر... صبح داخلہ کرانے بھی چلنا ہے..."

KB

باجی نے اعتراض کیا۔

"گھر ہوتے ہوئے ہوسٹل میں رہنے کا کیا تک ہے آخر..؟"

سحر سنجیدگی سے۔

"باجی ہوسٹل میں رہنے کا تو میرا دل بھی نہیں چاہ رہا۔"

وصیف نے دخل اندازی کی۔

"سحر تمہارا ہوسٹل میں رہنا مناسب ہے... اول تو پڑھائی اچھی ہوگی دوسرے ہر روز کا آنا جانا میں مناسب نہیں سمجھتا.. کیونکہ ان حالات میں میں نہ تو ڈرائیور پر بھروسہ کر سکتا ہوں اور نہ کسی اور پر.. لیکن ہر ہفتہ میں تم کو خود لایا اور پہونچایا کروں گا... یقیناً باجی تمہاری کمی محسوس کریں گی لیکن کیا کیا جائے... مجبوری ہے..."

یہ کہتے ہوئے انھوں نے سحر پر نظر ڈالی... جیسے کہہ رہے ہوں کہ میں یہ سب بہانے تم کو اپنے سے دور کرنے کو کر رہا ہوں.. کیونکہ تم میرے دل کے نہاں خانوں میں روز بروز اپنا تسلط جماتی چلی جا رہی ہو.. ان کی ان گہری گہری نظروں کی تاب نہ لا کر سحر نے نگاہیں جھکا لیں۔ اس کا دل دھڑ دھڑ کرا اٹھا تھا... لیکن اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ بیرسٹر صاحب کی نظروں میں کون سا انجانا پیغام تھا... جس کی وجہ سے اس کے دل

کی یہ حالت ہوئی.. اس کے جسم میں جھنجھناہٹ پیدا ہوئی..؟ اس گھر سے اسے دل لگاؤ پیدا ہو چکا تھا اور اب یہاں سے جانے کی خبر سن کر دل میں عجیب سی کھٹک پیدا ہو گئی.. اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی بہت عزیز شے اس سے جدا ہو رہی ہو..

اس رات سحر بہت کم سو سکی... کالج کا بھوت اس کے دماغ پر مسلط رہا.. صبح جب وہ تیار ہو کر نیچے اتری تو وصیف اس کو دیکھتے ہی بول پڑے..

"تم تیار ہو نا...؟ مگر... بڑی سوگوار لگ رہی ہو.. بات کیا ہے؟ کیا کالج جانا اچھا نہیں لگ رہا..؟"

سحر سادگی سے

"ایسی تو کوئی بات نہیں... بس ہوسٹل کے نام سے کچھ وحشت سی ہو رہی ہے... لیکن بہتری بھی اسی میں ہے کہ وہیں رہا جائے.."

وصیف غور سے اس معصومیت کے مرقع کو دیکھتے ہوئے بے خیالی میں

"تمھاری کمی ہم سب کو بہت محسوس ہوگی... اچھا آؤ چلیں... فارم بھرنے اور فیس وغیرہ جمع کرنے میں کافی وقت لگے گا.."

کالج میں داخلہ کرانے کے بعد وصیف سحر کو لے کر خالہ جان کے پاس جا پہونچے خالہ جان سحر کو دیکھ کر کھل اٹھیں.. اور اس کی خوب خاطر مدارات کی.. وہیں زیبا کا ذکر چھڑ گیا.. وصیف نے زیبا اور ان کے بھائی صاحب کے کارنامے خالہ جان کو سنا دیئے جب کو سن کر وہ حیران رہ گئیں اور بولیں..

تعجب ہے کہ ان سب حالات کو جانتے ہوئے بھی تم لوگ زیبا کی

مہمان داری کرتے رہے ... مجھے تو وہ لڑکی ہمیشہ ناپسند رہی ..

کچھ دیر بیٹھ کر وصیف اور سحر واپس آ گئے ... وہ پورا دن سحر نے اپنی تیاریوں میں کاٹا ... مگر اس کا دل بہت بے چین تھا .. عجیب سی خلش اور بے چینی دل میں لہریں لے رہی تھی .. ذہن میں نامعلوم سا لاوا پک رہا تھا .. مگر اس کا چہرہ پرسکون تھا ... وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کی اس خلش اور بے چینی کا علم کسی کو بھی ہو ... شرم و حجاب کے پردوں کے پیچھے وہ اپنے دل کی اس خلش کو چھپائے ہوئے تھی ... اس کے دل کا خرمن آہستہ آہستہ سلگ رہا تھا .. الجھن اور پریشانی کے باوجود وہ اپنی اس لذت آگیں خواہش کو سمجھ ہی نہ پائی تھی ... دیر تک اس کو غائب دیکھ کر باجی اس کے کمرے میں آ گئیں اور بولیں ...

"کیا سارا سامان لے جا رہی ہو سحر .. ؟

سحر سادگی سے ..

"نہیں تو باجی ... ایک سوٹ کیس کپڑوں کا چھوڑ رہی ہوں . تاکہ ہر ہفتہ کپڑے لانے لے جانے کی پریشانی سے بچوں .. آپ وہاں بہت یاد آئیں گی .."

باجی سنجیدگی سے ..

"تم تو وہاں لڑکیوں کے ساتھ بہل جاؤ گی ... میرا سوچو .. میں تو اکیلے میں پاگل ہو اٹھوں گی .."

سحر باجی کی اداسی محسوس کر کے بے چین ہو اٹھی اور بولی ..

"باجی ... آپ عاشو کو اپنے پاس بلا لیا کریئے گا .. اس کی حرکتیں اور باتیں بڑی دلچسپ ہوتی ہیں ... اس سے آپ کا دل بہلا رہے گا .."

باجی غور سے سحر کو دیکھتے ہوئے..

"ہاں کچھ تو کرنا ہی پڑے گا.. اچھا آؤ نیچے چلیں... ابھی تو تم موجود ہو پھر بھی گھر بھائیں بھائیں کرتا لگ رہا ہے..."

سحر کچھ نہ بولی.. وہ باجی کے ساتھ نیچے آ گئی.. مگر وہ بہت چپ چپ اور اداس تھی.. اس شام کھانے کی میز پر بھی سناٹا رہا.. سب چپ اپنے اپنے خیالات میں گم تھے.. رات سوتے میں بھی وہ الجھ الجھ کر چونکتی رہی..

کالج جانے کے دن بھی وہ معمول سے پہلے اٹھ گئی اور باہر نکل آئی.. آسمان بادلوں سے گھرا ہوا تھا. ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا فضا میں خوشبو بکھیر رہی تھی سحر ٹھنڈی اور ہری ہری گھاس پر ننگے پیر ٹہلنے میں بڑی فرحت محسوس کر رہی تھی.. اس کی ذہنی تکان دور ہو چکی تھی.. اس کے خشک بال ہوا میں اڑ اڑ کر پوری پیشانی پر بکھرے ہوئے تھے.. گلابی رنگ کے نائٹ سوٹ میں وہ بہت نکھری نکھری لگ رہی تھی..

باہر سے ٹہل کر آتے ہوئے وصیف کی نظر اس پر پڑی وہ ٹھٹھک کر اسے دیکھتے رہ گئے.. سحر کے گلابی گلابی ہونٹ اس کے کپڑوں کے ہم رنگ تھے.. جس میں سے سفید دانتوں کی قطار جھانکتی ہوئی بڑی بھلی لگ رہی تھی... مگر اس کی چمکدار سیاہ آنکھیں بہت اداس تھیں.. سحر نے وصیف کو آتے دیکھ کر پوچھ لیا..

"بہت سویرے ٹہلنے نکل جاتے ہیں آپ...؟ رات بھی دیر تک کمرے کی لائٹ جلتی رہتی ہے.. مطلب یہ کہ دیر تک جاگتے ہیں.."

وصیف مسحور سے لہجے میں بولے..

"میں رات کو گیارہ بجے بستر پر لیٹتا ہوں اور صبح چار بجے اٹھ جاتا ہوں۔"

سحر تعجب سے۔۔

"کتنا کم سوتے ہیں آپ... اتنی جلدی آنکھ کیسے کھل جاتی ہے؟

مجھے تو اگر کوئی نہ جگائے تو میں دن بھر سوتی رہوں۔۔"

وصیف سحر کی معصومیت پر مسکرا کر۔۔

"مجھ میں اور تم میں بہت فرق ہے سحر۔۔"

سحر حیرانی سے۔۔

"فرق۔۔؟ کیسا فرق...؟"

وصیف بڑے دھیان سے سحر کو دیکھتے ہوئے۔۔

"تم بچی ہو ابھی۔۔ تم کو نیند کا متوالا ہونا ہی چاہیئے۔۔

لیکن میں... میں بوڑھا ہوں۔۔ لہٰذا مجھے نیند کم آتی ہے"

وصیف کی بات سن کر سحر کھلکھلا کر ہنس پڑی اور ہنستی چلی گئی۔۔

وصیف حیران ہو کر۔۔

"ارے... یہ ہنسی کیسی۔۔؟

سحر شوخی سے۔۔

"آپ کی باتوں پر ہنس رہی ہوں۔۔ اپنے کو آپ نے بہت بزرگ سمجھ رکھا ہے...؟"

وصیف سنجیدگی سے۔۔

"کیا میں بزرگ نہیں ہوں۔۔؟"

سحر مسکرا کر۔

"ہونھ... بزرگ کہاں سے ہو گئے...؟ بزرگ آپ ہی جیسے ہوتے ہیں؟" یہ کہتے ہوئے وہ پھر ہنس پڑی... وسیف اسے دیکھتے رہ گئے۔ اس کی نظروں میں وصیف نے اپنے لئے ستائش دیکھ لی تھی.. ان کا دل پہلو میں دھڑک اٹھا۔ لیکن انھوں نے اپنے احساسات پر پردہ ڈال دیا.. اور سحر کو لئے اندر چلے آئے... ناشتہ کے بعد وہ سحر کو کالج کے ہوسٹل پہونچانے گئے.. راستے میں وہ خاموش اور خیالات میں گم تھے..

(۱۴)

وقت گذرتا گیا... سحر ہر ہفتہ اور کبھی پندرھویں دن وصیف کے ساتھ گھر آتی... باجی اس دن خاص اہتمام کرتیں.. اور بڑی خاطر مدارات کرتیں... بیماری کے دوران سحر کی ہمدردی اور خدمت نے ان کا دل موہ لیا تھا... وہ سحر کو بے حد پسند کرنے لگی تھیں اور محبت بھی کرتی تھیں... صورت پر تو وہ پہلے ہی دن سے فدا تھیں مگر زیبا کی لگائی بجھائی سے وہ کچھ دن سحر سے کنارہ کش رہیں.. زیبا کی چالاکیوں کا پول کھلتے ہی وہ اپنے غلط رویہ پر پشیمان سی رہیں اور اس کا اظہار اکثر و بیشتر کرتی رہتی تھیں زیبا کے چلے جانے پر وہ مطمئن ہو گئی تھیں.... مگر زیبا کا سامان ابھی تک پڑا تھا.. اس لئے انھیں خدشہ تھا کہ کبھی نہ کبھی وہ ضرور نازل ہو گی... اس کے خطوط آتے رہتے جس سے پتہ چلا تھا کہ مشیر سخت بیمار رہا.. اس کی ٹانگ کے زخم اس حد تک بگڑ گئے کہ ڈاکٹروں کو اس کی ایک ٹانگ کاٹنی پڑی... وہ ابھی تک ہاسپٹل میں مقیم لیتے

کرتوت کی سزا بھگت رہا تھا.. وصیف زیبا کا سامان بھجوانا چاہتے تھے مگر موقع ہی نہ ملا...

سحر جب گھر آتی تو بڑی خوش خوش چہکتی پھرتی.. ہفتہ بھر کی پوری رپورٹ باجی کو دیتی... وصیف خاموشی سے سب سنتے رہتے.. وہ بظاہر سحر کی جانب سے بے نیاز سے رہتے مگر وہ سحر کی ایک ایک بات سنتے... سحر وصیف کے اس بدلے ہوئے رویہ کو بری طرح محسوس کر رہی تھی.. مگر وجہ پوچھنے کی اس میں ہمت نہ تھی... کیونکہ کالج جانے کے بعد سے وصیف سے باتیں کرنے میں اسے بھی ہچکچاہٹ سی ہونے لگی تھی.. پہلے کی طرح بے تکلفی سے وصیف سے باتیں نہ کر پاتی... ان سے نظریں ملتے ہی اس کی پلکیں جھک جاتیں اور عجیب لذت آگیں احساس میں ڈوب کر وہ شرا جاتی اسے لگتا جیسے اس کے دل میں کوئی چور ہو... اسے ڈر لگتا کہ کہیں اس چور کو اس کے دل کے نہاں خانوں میں سے وصیف دیکھ نہ لیں..

چھٹی کے دن سحر کے ماموں ممانی بھی اکثر آجاتے.. وہ سحر کی بڑی فکر رکھتے تھے.. ماموں کے چار لڑکے تھے... جن کی شادیاں اپنے خاندان کی لڑکیوں سے کی تھیں اور وہ سب پر حاوی تھیں.. انھوں نے ماموں کو بھی اپنے شکنجہ میں کس رکھا تھا... اور ان کے خاندان والوں سے بالکل علیحدہ کر دیا تھا.. حتیٰ کہ سحر کے ماں باپ کی موت کے بعد بھی میاں کو اجازت نہ دی تھی کہ وہ اپنی یتیم دلیسیر بھانجی سے مل سکیں.. لیکن ا . سحر کی محبت ان کے دل میں بہت زور پکڑ گئی تھی.. وہ جب سے وصیف کے گھر آ ئی تھی ان کے دل میں کھلبلی مچی ہوئی تھی... وہ ہر طریقے سے اس کا دل اپنے ہاتھ میں لینے کی فکر میں رہتی تھیں.. ان کی آنکھ سحر کی دولت پر تھی.. وہ چھپتا

رہی تھیں کہ کیوں انھوں نے اپنے چھوٹے لڑکے کی شادی اتنی جلدی کروالی ورنہ سحر سے شادی کرنے کی صورت میں ساری دولت کی وہی حقدار بنتیں پھر بھی انھوں نے اپنی چھوٹی بہن کو پٹی پڑھائی ... کہ سحر سے ان کے لڑکے عارف کی شادی ہو جانی چاہئیے ... سحر کو اپنے گھر بلا کر انھیں اور ان کے لڑکے عارف کو دکھا بھی دیا .. عارف نے سحر کو بہت پسند کیا .. اس کی ماں بھی اسے دیکھتے ہی لوٹ پوٹ ہوگئیں کیونکہ سحر سونے کی چڑیا تھی .. عارف ملٹری کنٹریکٹر تھا .. صورت شکل کا بھی برا نہ تھا پیسہ کمانے کا ڈھنگ بھی خوب جانتا تھا .. سحر کی موانی جب کبھی سحر سے ملنے آتیں عارف ہمیشہ ان کے ساتھ ہوتا ... عارف کی یہ کوشش رہتی کہ وہ سحر سے گھل مل کر بات کرے وصیف یہ سب خاموشی سے دیکھتے رہتے مگر وہ کر بھی کیا سکتے تھے وہ خوب سمجھ رہے تھے کہ سحر کو دام میں لانے کی کوشش کی جا رہی ہے ... اگر وہ عارف سے متاثر ہو گئی تو ... ؟ اس سے آگے وہ سوچ ہی نہ سکتے اور اپنا سر ناگواری سے جھٹک دیتے ..

ایک سنیچر کی صبح وصیف کو سحر کا فون ملا ... اس نے بتایا کہ وہ ٹیسٹ کی وجہ سے اس چھٹی میں گھر نہ آ سکے گی ... پھر بھی وصیف اس سے ملنے پہونچ گئے ... راستے میں ان کی نظر عارف کی گاڑی پر پڑی .. مگر وہ اپنی گاڑی تیزی سے نکال لے گئے ... وصیف کی خبر پا کر سحر ملاقاتی کمرے میں انتہائی بے پناہ سادگی سے داخل ہوئی .. اس نے دیکھا وصیف کسی گہری سوچوں میں مستغرق بیٹھے تھے ... مضمحل سے .. وہ دبے قدموں سے ان کے قریب پہونچ گئی اور کان کے .... قریب تیز سرگوشیا میں بولی

"بیرسٹر صاحب..!"

وصیف چونک پڑے... پھر مضمحل سی مسکراہٹ ان کے وجیہہ چہرے پر بکھر گئی.. انھوں نے غور کیا وہی معصوم اور مکر و فریب سے بے نیاز لہجہ اور شوخ سی مسکراہٹ ہونٹوں پر بکھیرے سحر شوخی سے اسے دیکھ رہی تھی..

وہ جلدی سے بولے..

"تم نے تو مجھے ڈرا ہی دیا تھا سحر.. ٹھیک تو ہو تم...؟ تم نے فون کر دیا تھا.. مگر چونکہ میں تم کو لینے آنے کو تیار ہو چکا تھا لہذا ملنے کی غرض سے آگیا.. ڈسٹرب تو نہیں ہوئیں"؟

سحر وصیف کو بڑی محویت سے دیکھتے ہوئے۔

"جی نہیں... یہ اسٹڈی ٹائم تو ہے نہیں... آپ کی... طبیعت تو ٹھیک ہے نا...؟ کیسے ہو رہے ہیں...؟"

سحر کے لہجے کی پریشانی وصیف سے چھپی نہ رہی وہ مسکرا دیئے۔

"مجھے کیا ہوا ہے سحر... بالکل ٹھیک ٹھاک ہوں.. باجی بھی اچھی ہیں تمھارا فون سُن کر افسردہ سی ہو گئی تھیں ... دراصل وہ بہت بے چینی سے ہفتہ کاٹتی ہیں.."

سحر سنجیدگی سے..

"مگر مجھے تو آپ کی صحت ٹھیک نہیں لگ رہی ہے... بیرسٹر صاحب آپ کچھ چھپا رہے ہیں... آپ کو ضرور کوئی تکلیف یا پریشانی ہے.. آپ نے ڈاکٹر کو تو دکھایا یا نہ ہوگا.. ٹھہریئے میں چل کر خود آپ کو ڈاکٹر کو دکھاؤنگی ورنہ آپ ٹال جائیں گے.."

وصیف مسکرا کر..

"یہ کیا بچپنا ہے سحر... میں بالکل ٹھیک ہوں.. تمہارا ٹیسٹ ہے تم اطمینان سے پڑھو.. ان فکروں میں کہاں پڑ گئیں..؟"

سحر ضد کرتے ہوئے۔

"نہیں.. میرا ٹیسٹ ایسا ضروری نہیں... اگر میں نہ گئی تو آپ ڈاکٹر کو نہ دکھائیں گے..؟"

وصیف یقین دلاتے ہوئے شوخی سے..

"اچھا... اچھا گھبراؤ نہیں... میں ڈاکٹر کو ضرور دکھاؤں گا... اور اگر اس نے کوئی بیماری نہ بھی بتائی تب بھی زبردستی دوا پیوں گا.. بس اب تو تم خوش ہونا.. تم ڈاکٹر انعام کو فون کرکے پوچھ لینا تاکہ تمہاری تسلی ہو جائے... اچھا چلنا چاہیئے اب..."

سحر سنجیدگی سے...

"ایک بات تو رہ ہی گئی.. ملنے والوں کی لسٹ میں آپ نے ماموں میاں اور عارف کا نام کیوں لکھا دیا..؟"

وصیف چونکتے ہوئے..

ماموں کے اصرار پر میں نے پرنسپل کو فون کرکے ان کا نام بتادیا تھا تو کیا عارف یہاں تم سے ملنے آئے تھے...؟

سحر بیزاری سے...

"جی ہاں... آپ کے آنے سے کچھ دیر پہلے چوکیدار ان کے نام کی سلپ میرے پاس لایا تھا.. مجھے دیکھ کر بڑا تاؤ آیا اور میں نے صفائی سے ملنے سے انکار کر دیا... بھلا وہ کس سلسلے میں یہاں تشریف لائے، جان نہ پہچان چلے آرہے ہیں منہ اٹھائے..."

وصیف سحر کو غور سے دیکھتے ہوئے بول پڑے..

"جان پہچان کیسے نہیں... جب تم ماموں کے گھر گئی تھیں تب ملاقات ہوئی ہوگی... پھر وہ برابر ماموں کے ساتھ آتے تو رہتے ہیں..؟"

سحر معصومیت سے..

"ماموں کے گھر ملاقات ضرور ہوئی تھی.. اپنی امی کے ساتھ آکر میرے سامنے ایسے بیٹھے جیسے چوتھی کے دولھا ہوں... ان کے اس طرح بیٹھنے پر ساری بھابھیاں ہنس رہی تھیں.. اپنے گھر میں جب بھی آئے تو ایسے ملے مجھ سے جیسے بڑے بے تکلف ہوں... مجھے ان کی یہ بے تکلفی قطعی پسند نہیں.. انہیں دیکھ کر غصہ ہی آتا ہے..!"

وصیف سحر کو دیکھتے ہوئے..

"اچھا تو یہ تمھارے گھر بھی جایا کرتے تھے..... تب تو پرانی ملاقات ہے!"

سحر جھنجھلا کر..

"اپنے گھر سے میری مراد آپ کا گھر ہے... کیا آپ کا گھر میرا گھر نہیں ہے؟

یا میں نے غلط کہا...؟"

سحر روہانسی سی ہوگئی تھی...

وصیف جلدی سے۔

"نہیں بھئی... میرا اور تمھارا گھر ایک تو نہیں.. مجھے تو دلی مسرت ہے کہ تم اسے اپنا گھر سمجھتی ہو...!"

وہ جوش اور خوشی میں بولتے چلے گئے... سحر نہ جانے کیوں ایک دم

سراسیمہ سی ہو گئی.. اور خدا حافظ کہتی کمرے سے نکل گئی.. وصیف کا منہ کھلا رہ گیا... وہ سوچتے رہ گئے... کیا میں نے کوئی غلط بات کہہ دی.. کہیں سحر میرے متعلق کوئی غلط بات نہ سوچ لے.. اپنے جذبات پر قابو نہ رکھنے پر وہ دل کو نفریں کرتے نکر مندے اٹھ گئے..

وصیف گھر پہونچے تو سحر کے ماموں مامی پہلے سے موجود تھے.. وصیف کو دیکھتے ہی مامی پوچھ بیٹھیں ۔

"کیوں میاں.. آج سحر نہیں آئی...؟"

وصیف ٹائی کی گرہ ڈھیلی کرتے ہوئے..

سحر کا ٹیسٹ ہے اس لئے صبح ہی فون پر آنے سے منع کر دیا تھا..

مامی چپ رہ گئیں.. وہ لوگ ادھر ادھر کی گفتگو میں مصروف تھے اس دوران وصیف کپڑے بدل کر آ بیٹھے.. مامی پھر وصیف سے مخاطب ہوئیں

"تمھارے پھوپھا نے اپنی جائداد میں تم کو کیں حصہ دیا ہے۔؟

وصیف کے بولنے سے پہلے ہی باجی بولیں..

"ہاں پھوپھا جان نے الہ آباد والی کوٹھی اور کپڑے کی مل صبا کے نام کی ہے اور مجھے آم اور سنتروں کا باغ اور اپنا ڈیری فارم دیا ہے... ہم لوگوں نے تو کبھی ایسا سوچا بھی نہ تھا.. کہ وہ اپنی دولت میں ہمیں حصہ دار بنائیں گے... مگر جہاں انھوں نے اپنے رشتہ داروں کو دیا وہاں پھوپھی کے رشتہ داروں کا بھی خیال رکھا.."

مامی منہ بنا کر ۔

"اپنے کون سے رشتے داروں کو دیا... خوشامد کر کے... تمہارے ماموں کی موجودگی میں ان کا دل وصیف میاں کو بنا گئے.. حالانکہ ماموں باپ

باجی پر وثوق لہجے میں..

"کیوں نہیں دیا.. اپنے دور دور کے رشتہ داروں کو دیا اور ہمیشہ ہی سب کی مدد کرتے رہے... انیس مخیر تھے جب ہی تو دولت میں اتنی ترقی ہوئی... رہا سحر کا معاملہ تو.. مامی معاف کیجئے گا۔ سحر کے ماں باپ کا حادثہ ہونے پر ماموں کا فرض تھا کہ اس کی دلجوئی کرتے... اس کے سر پر ہاتھ رکھتے تو پھوپھا جان بھی کچھ سمجھتے انہیں... مگر آپ لوگوں نے تو سحر سے بالکل قطع تعلق ہی کرلیا تھا... مجھے تو اب معلوم ہوا کہ سحر کے ماموں بھی ہیں... سحر خود بھی بتا رہی تھی کہ ماموں کو اس نے کبھی دیکھا ہی نہ تھا۔"

مامی کھسیا کر..

"ہاں حالات کچھ ایسے رہے کہ ہم لوگوں کا ملنا جلنا نہ ہو سکا... ورنہ بھلا خون کے رشتوں کو الگ کون کر سکتا ہے.. لاکھ وہ الگ رہی ہو مگر اب شادی بیاہ کے موقع پر تو ہم ہی لوگوں کو اس کا خیال کرنا ہے اور طے کرنا ہے کہ کہاں کی جائے.."

ان کی باتیں سن کر باجی خاموش رہیں... وحیدہ نے کان کھڑے کیے۔ مامی پھر بڑے اطمینان سے بولیں..

"عارف کو تو تم لوگوں نے دیکھا ہے.. اچھا پڑھا لکھا ہے.. صورت شکل کا بھی برا نہیں... سب سے بڑی چیز اس کی بزنس ہے.. خوب کما تا ہے... اس لئے میرا اور سحر کے ماموں کا خیال ہے کہ سحر کا رشتہ عارف سے مناسب رہے گا.. عارف گھر کا جانا بوجھا لڑکا ہے.. اور مجھے تو بے حد پسند ہے... اگر میری کوئی لڑکی ہوتی تو میں اسے عارف ہی سے بیاہ دیتی... ویسے بھی میں خاندان میں شادیوں کی حامی ہوں.. میں نے

اپنے چاروں لڑکوں کی شادیاں خاندان کی لڑکیوں سے کی ہیں اور سب کامیاب شادیاں ہیں... میری بہن یعنی عارف کی ماں چاہتی ہیں کہ منگنی کی رسم ادا کرلی جائے۔ تعلیم سے فارغ ہو کر شادی ہو جائے گی... وصیف میاں..! تمہارا اس بارے میں کیا خیال ہے...؟ ویسے ہم لوگ تو عارف کی ماں کی خواہش پر راضی ہیں..."

امی کی بات سن کر وصیف کا دل عجیب ناگوار انداز سے دھڑکنے لگا مگر اس کے اثرات ان کے چہرے پر نمایاں نہ ہو پائے.. وہ بڑی سنجیدگی سے پروقار انداز میں بولے..

"آپ بھی کیا باتیں کرتی ہیں.. سحر ابھی بچی ہے.. ابھی اس کی شادی بیاہ کا کیا تذکرہ...؟ پھر جب تک وہ بالغ نہ ہو جائے. ہم اس کے بارے میں کوئی فیصلہ کر ہی نہیں سکتے... ابھی اس پر کوئی فیصلہ لادا تو نہیں جا سکتا کیونکہ بالغ ہونے کے بعد وہ خود فیصلہ کرے گی کہ وہ عارف سے شادی کرے گی یا نہیں.."

امی حیرت اور غصہ سے وصیف کو دیکھتے ہوئے تیزی سے..

"یہ کیا بات ہوئی... شادی بیاہ کے معاملہ میں لڑکیوں کا بولنا کیا معنی ہمارے گھر میں تو کبھی ایسا ہوا نہیں کہ لڑکیاں شادی بیاہ کے معاملہ میں زبان کھولیں.."

وصیف سنجیدگی سے..

"مگر امی... آپ یہ کیوں نہیں سوچتیں کہ سحر کا معاملہ خاندان کی دوسری لڑکیوں سے مختلف ہے... ماں باپ کے نہ ہونے سے وہ اپنے کو اس رسم سے مبرّا سمجھے گی... اور اپنی مرضی مقدم خیال کرے گی.. دوسرے

وہ اتنی دولت کی مالک ہے کہ اس میں یہ احساس یقیناً پیدا ہوگیا ہو گا کہ وہ خود مختار رہ کر حالات کا اندازہ لگا کر اپنا جیون ساتھی چنے.. اور اس میں وہ حق بجانب بھی ہوگی.. اس لئے فی الحال اس موضوع کو چھیڑنا مناسب نہیں.. ورنہ ہو سکتا ہے کہ بچپن کی ضد میں وہ آپ کی رائے سے اختلاف کر بیٹھے... اس لئے میری رائے تو یہ ہے کہ عارف صاحب وقتاً فوقتاً اس سے ملتے رہیں... مگر اس پر اس کا اظہار نہ کریں.. کہ وہ کس مقصد سے مل رہے ہیں.. سحر ان کو پسند کرے.. پھر کوئی ڈر نہیں لیکن اس طرح ایک دم منگنی کا فیصلہ کرنے میں بات بگڑ جانے کا ڈر ہے..." ماموں نے پہلی بار زبان کھولی..

"وصیف میاں کی رائے صائب ہے بیگم... اس بارے میں جلد بازی کرنا... فی الحال میں بھی پسند نہیں کرتا.. جب وقت آئے گی تو دیکھا جائے گا۔"

مامی کچھ سوچ کر خاموش ہو رہیں.. باجی نے اس معاملہ میں دخل دینا مناسب نہ سمجھا... حالانکہ یہ موضوع انہیں اچھا نہ لگا تھا..

(۱۳)

سحر کے ماموں مامی کے جانے کے بعد وصیف بے چینی سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلے گئے.. ان کا ذہن الجھ رہا تھا.. وہ بہت تھکن محسوس کر رہے تھے... انہیں جو خدشہ مامی کے اظہار محبت پر پہلی بار ہوا تھا.. وہ سچ ہی نکلا... سحر کی دولت نے ان سب کی آنکھیں چوندھیا دی ہیں.. ابھی تک تو سحر عارف کی جانب متوجہ نہیں... مگر آئندہ کا حال خدا ہی

جانے... مامی کافی تیز طرار ہیں.. وہ اپنے داؤ... تو بیکار نہ جانے دیں گی مانا کہ عارف صاحب اچھا کماتے ہیں. پڑھے لکھے اور صورتاً اچھے ہیں مگر سحر کے لئے وہ موزوں نہیں... انہوں نے اپنا دل ٹٹولا.. کہیں اس میں ان کی اپنی غرض تو شامل نہیں.. نہیں.. وہ صدق دل سے سحر کی بھلائی چاہتے تھے.. وہ نہیں چاہتے تھے کہ کوئی بھی سحر کے لئے غلط انتخاب کرے.. وہ اپنی ذمہ داری پوری طرح سمجھانا اپنا فرض سمجھتے تھے.. جسے وہ ایمانداری سے نبھا رہے تھے۔

کرسی پر پڑے وہ خیالات کے تانے بانے میں الجھے رہے.. انھیں پتہ بھی نہ لگا کہ کب اندھیرا ہوا.. ان کے دل میں تو خاک اڑ رہی تھی.. اندھیرا چھا رہا تھا.. روشنی کی کوئی رمق تک دکھائی نہ دے رہی تھی. وہ نہ جانے کب تک ایسے ہی پڑے رہتے کہ کلی جلنے سے وہ چونک گئے باجی حیران سی کھڑی گہری گہری نظروں سے انھیں دیکھ رہی تھیں...

"کیا بات ہے بھیا.. طبیعت تو ٹھیک ہے نا.. بے وقت کیسے سو رہے ہو؟" وصیف نے آنکھیں کھول کر انگڑائی لیتے بات بنائی..

"جی.. بالکل ٹھیک ہوں.. یوں ہی بیٹھا بیٹھا اونگھ گیا تھا.."

باجی بڑے پیار سے بولیں..

"بھیا.. ابھی سحر کا فون آیا ہے.."

وصیف چونک کر بولے..

"کیوں...؟"

پھر اداسی سے مسکرا دیئے.. میں نے سحر سے ڈاکٹر کو دکھانے کا وعدہ کیا تھا.. ان کو یاد آ گیا تھا..

باجی غور سے وصیف کو دیکھتے ہوئے بولیں ..

"کہہ رہی تھی.. کہ بیرسٹر صاحب نے ڈاکٹر کو نہیں دکھایا.. اس نے یہ بھی کہا کہ باجی بیرسٹر صاحب بہت پژمردہ سے دکھائی دیئے۔ ان کو کوئی تکلیف ضرور ہے جسے وہ چھپا رہے ہیں .. بات کیا ہے بھیا.. ادھر میں بھی کئی دن سے تم کو فکرمند سا دیکھ رہی ہوں..؟"

وصیف نے ایک طویل قہقہہ لگایا اور بولے ..

آپ بھی اس پگلی کی باتوں میں آگئیں باجی...؟ آج میں اس سے ملنے گیا تھا.. ملاقاتی کمرے میں بیٹھا میں اپنے ایک کیس کے بارے میں غور کر رہا تھا کہ وہ آگئی اور آتے ہی پوچھا لیا کہ صحت ٹھیک نہیں لگ رہی ہے.. ڈاکٹر کو دکھایئے.. ورنہ میں چل کر دکھاؤں گی.. اس سے پیچھا چھڑانے کو مجھے اس سے وعدہ کرنا ہی پڑا.. اب بھلا بتایئے کہ میں اکیلے کمرے میں بیٹھا ہنستا مسکراتا ملتا تب بھی وہ مجھے پاگل ہی تو سمجھتی.. مجھے خاموش بیٹھا دیکھ کر یہ سوچ بیٹھی کہ طبیعت خراب ہے..؛

باجی مسکرا کر بولیں ..

"مجھے تمہارے جانے کا پتہ ہی نہ چلا ورنہ اس کے لئے آم اور املی کی چٹنی بھجوا دیتی۔ خیر اب بشیر کے ہاتھ بھیجوں گی.."

وصیف جلدی سے ..

"چٹنی مت بھیجئے اسے زوردار زکام ہے اور کھانسی آرہا ہے..." باجی مسکرا کر ..

"ایسی پرہیز کرنے والی وہ نہیں.. نہ جانے کتنے کچے آم دن بھر میں مالی سے تڑوا کر کھا جاتی ہوگی..."

رات کو نو بجے ڈاکٹر انعام کی گاڑی کمپاؤنڈ میں آ کر رکی... اور انعام پکارتے ہوئے وصیف کی لائبریری میں آ گئے... یہ وصیف کے بچپن کے دوست تھے... دونوں نے انگلینڈ میں زیادہ وقت ساتھ ہی گذارا تھا.. اس لئے ایک دوسرے کے نبض شناس بھی تھے.. انعام نے انگلینڈ میں شادی رچائی تھی.. اور ایک تندرست بچے کے باپ بن چکے تھے.. اس کے برخلاف وصیف مجرد زندگی گذار رہے تھے.. انعام ہر بار ملنے پر وصیف کو شادی کی یاددہانی ضرور کراتے مگر ہمیشہ وصیف انھیں جھڑک دیتے اور کہتے کہ شادی کا روگ اپنے بس کا نہیں.. کوئی بھی لڑکی مجھ جیسے اکھڑ اور خشک مزاج آدمی کے ساتھ خوش نہیں رہ سکتی.. اور اب تو بڑھاپا دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے.. اس لئے یہ موضوع زیر بحث آنا ہی بیکار ہے مگر انعام کے کان پر جوں نہ رینگتی.. ہر بار ملنے پر وہ اپنا مخصوص جملہ ضرور دہرا دیتے.. پھر وصیف کی کڑوی کسیلی باتیں سن کر خوش ہوتے۔

آج بھی یہی ہوا.. انعام جب اندر داخل ہوئے تو دیکھا وصیف فائلوں میں اور کتابوں کے بیچ گھرے ہوئے تھے.. انعام نے اندر داخل ہوتے ہی نعرہ لگایا..

" مبارک ہو بھئی.. آج تو میں تم کو خالص مبارکباد دینے اور منہ میٹھا کرنے آیا ہوں.. آواز دو جلدی سے شبراتن کو کہ گرم گرم حلوے اور انڈے، گاجر یا بیسن کا بھی حلوہ ہو وہ لیتا آئے... ہونہہ. گھور کیا رہے ہو اس طرح مجھے..؟

وصیف برا سا منہ بنا کر..

" دیکھ رہا ہوں کہ آج تم کیا چڑھا کر آئے ہو... حلوہ تو تب کہ

فنیس کے بدلے کسی نے تھرڈ کلاس پلا دیا ہے جو یوں الٹی سیدھی بکواس کئے جا رہے ہو...“

انعام آنکھیں نکالتے ہوئے غرا کر..

”یعنی آپ کا خیال ہے کہ میں بکواس کر رہا ہوں گر یار... مجھے تم زیادہ عرصہ بدھو نہ بنا سکو گے اب.. تم تو چھپے رستم نکلے.. بہت ہم پر آنکھیں لال پیلی کرتے تھے.. اب خود تم نے یہ کیا رنگ... پیار رکھا ہے؟“

وصیف نے الجھ کر..

”ارے بندۂ خدا کچھ تو بکو کہ مقصد کیا ہے تمہارا اس سب بکواس سے

انعام سر ہلا کر شرارت سے..

”جی ہاں.. اب تم فرماؤ گے کہ یہ سب بکواس ہے.. مگر ہم تمہاری حرکتوں سے خوب واقف ہو چکے ہیں... بہت بڑھ بڑھ کر بولتے تھے ہم پر اعتراض جڑتے تھے.. مگر اب اپنا موقع آیا تو چیں بول گئے نا... اب پتہ چلا ہو گا کہ محبت کس شے کا نام ہے اور اس میں مبتلا ہوتے ہی پھر انعام ہی یاد آیا...“

وصیف جھنجھلاتے ہوئے..

”اب مار بیٹھوں گا میں تم کو انعام.. کبھی تو سنجیدگی کے جامے میں رہا کرو تمہاری خرافات نہیں... کرائے پہ چھچھورے پن کی باتیں کر دیں تیری کون حرکتیں... معلوم ہو چکی ہیں... ذرا میں بھی تو سنوں...

اتنی دیر میں سیکریں آ کے بتا ڈالیں ... ہمیرے پلے تو کچھ پڑا نہیں...“

انعام مسخرے پن سے..

سنجیدگی کا جامہ پہن کر تم کو کیا ملا یار... جو میں بھی سنجیدہ بن جاؤں اگر میں سنجیدہ ہوتا تو سوئیٹی میرے منہ پر بھی نہ تھوکتی.. تم کو معلوم ہے کہ اسے سنجیدگی قطعی پسند نہیں... ہاں تو یار.. یہ تو بتاؤ کہ بارہ اور بارہ چوبیس سال بعد یہ معصوم بچی تمھارے جال میں پھنسی کیسے... کون سی کل تمھاری اسے پسند آ گئی جو وہ تمھارے لئے یوں بے قرار ہے.. ضرور تم نے اس پر کوئی جادو کیا ہے آج شام کو اس نے بے حد گھبرائی آواز سے مجھے فون کیا اور اس طرح تمھاری طبیعت کی خرابی کی اطلاع دی کہ میرا ہارٹ فیل ہوتے ہوتے بچا.. میں گھبرا گیا اور سوچ رہا تھا کہ یقیناً تم کو کوئی عظیم بیماری ہوگی جب ہی تو سحر یوں بے چینی سے کہہ رہی ہے مگر تم کو دیکھ کر معلوم ہوا کہ مبارک بیماری کا شکار ہو تم.. جب ہی سحر پر ایسی بدحواسی سوار تھی کہ تم اسے کمزور اور بیمار دکھائی دیئے.. ارے صاحب محبت کے روگ میں ایسا ہی ہوتا ہے کہ ہاتھی جیسا محبوب بھی اکثر سوکھا سلائی نظر آتا ہے.. کیوں ٹھیک کہا نا؟"

وصیف غصہ سے سرخ ہو کر..

"شٹ اپ... انعام تم جو جی چاہے بکتے رہو مگر یہ سحر والا مذاق خطرناک ہے.. اگر اس کے کان میں اس بے ہودگی کی بھنک بھی پڑ گئی تو میری ساری عظمت خاک میں مل جائے گی.. میں نے خواب میں بھی ایسا نہیں سوچا.. جو بکواس تم کر رہے ہو..."

انعام گول گول منہ بنا کر شانے اچکاتے ہوئے..

"تم نے نہ سوچا ہو مگر محترمہ سحر تو تمھارے تیر نظر کا نشانہ بن چکیں ان کی حالت کا اندازہ میں نے ان کی آواز سن کر لگا لیا.. اور اب تمھیں دیکھ کر

کہ بے چاری پتھر ہیں جو نمک لگانے کی فکر میں ہیں۔۔ تم اوپری دل سے خواہ کچھ بھی کہو مگر دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ تم جیسے پتھر دل پر بھی اس معصوم کا جادو پوری طرح چل گیا ہے میں تمھارے رگ وریشہ سے خوب واقف ہوں اور جانتا ہوں کہ تم اس کا اعتراف حشر تلک کسی کے سامنے نہ کروگے میں یہ کہے بغیر نہ رہ سکوں گا کہ تمھارے معیار کے مطابق ہے وہ ہر لحاظ سے موزوں۔۔ لہٰذا ہماری مانو تو اس کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔۔۔ ورنہ پچھتاؤ گے ایسی فرشتہ صفت اور معصوم لڑکی تم جیسے خرانٹ کو کبھی نہ ملے گی۔۔"

وصیعت غصہ سے کہنا کہ۔۔

"انعام مذاق چھوڑو۔۔۔ یہ میری برداشت سے باہر ہے۔۔ بھلے آدمی اس قسم کا تذکرہ کسی کے سامنے کبھی نہ کرنا ورنہ وہ یہ سوچے گا کہ میرا دانت اس کی دولت پر ہے۔۔ یہ بھی غور کیا تم نے کہ اس کے چچا نے کچھ سوچ کر ہی یہ ذمہ داری مجھے سونپی ہے ورنہ اس کے اور بھی تو رشتہ دار تھے۔۔ ان کو اس کا ولی کیوں نہ بنا گئے۔۔؟ پھر سب سے بڑی بات سحر کی ہے۔۔ وہ مجھے اپنا بزرگ مانتی ہے۔۔۔ اگر وہ ایسی بات سن پائے تو اپنے دل میں مجھے کتنا ذلیل سمجھے گی۔۔۔ میری ساری عزت خاک میں مل جائے گی۔۔"

انعام مسکرا کر۔

"بس بس مولانا۔۔۔ یہ پارسائی زیادہ نہ بگھارو۔۔ دل میں کچھ اور منھ پر کچھ یہ اپنے کو پسند نہیں۔۔ ارے میاں اس لئے چچا نے تم کو اس کا ولی اسی مقصد سے بنایا۔۔ تم ان کو پسند تھے۔۔ ان کی نظر ہمیشہ تمھاری خوبیوں پر رہی۔۔۔ اور سحر کے لئے تم سے بہتر لڑکا ان کو کوئی بھی نظر نہ آیا۔۔ جو صحیح معنوں میں سحر کا سرپرست بن سکتا۔۔ انھوں نے اپنی وصیت میں یہ تو کہیں

نہیں لکھا ہے کہ تم اس سے شادی نہیں کر سکتے .. یا اگر شادی کر لی تو سحر کو ان کی دولت نہ ملے گی .. ہے کہیں پر یہ لکھا ہوا جو تم یوں بوکھلا رہے ہو .. ؟
بھئی میں تو سچی بات کہوں گا کہ سحر نوے فیصدی تم کو پسند کرتی ہے .پھر اس میں کیا اعتراض ہے تم کو ...؟ سچ کہو پسند کرتی ہے یا نہیں ..؟"

وصیف جھلا کر منہ بناتے ہوئے ۔

"پسند کرتی بھی ہے تو اس کا مطلب یہ تو نہیں ... پھر وہ ابھی کچی ہے اس میں اتنی عقل کہاں کہ اپنا اچھا برا سمجھ سکے ..:"

انعام طنز سے

"جی ہاں .. عقل بٹتے وقت تو صرف آپ ہی خدا تعالیٰ کے پاس تھے لہٰذا سب کے حصے کی عقل آپ ہی کو مل گئی .. اجی بھائی صاحب .. آپ عورتوں کی نفسیات سے واقف نہیں .. اسے میں ہی خوب سمجھتا ہوں .. آپ دیکھئے کہ دنیا کی کوئی طاقت سحر کو آپ سے علیحدہ نہیں کر سکتی ..:"

وصیف انعام کے کہنے کے انداز پر مسکرا دیئے .. پھر شوخی سے بولے ..

"آپ تو اس وثوق سے فرما رہے ہیں گویا بہت بڑے جوتشی یا ماہر نفسیات ہوں .."

انعام اکڑ کر ..

"جناب تجربہ ہے اپنا اپنا .. فون پر سحر کی آواز کی لرزش اور پھر ساتھ ہی یہ التجا کہ بیرسٹر صاحب کا پوری طرح چیک اپ ہونا چاہیئے ڈھیل نہ دیجئے گا .. وہ بہت لاپرواہ ہیں اپنی جانب سے .. یار بتاؤ یہ سب کیا ہے .. ؟ تم تو ہو بدھو ... ان معاملات کو کیا سمجھو .. ایسے معاملات میں مجھ سے مشورہ لیا کرو .. سمجھ گئے نا ... ؟"

اسی وقت باجی کے آجانے سے موضوع بدل گیا.. انعام بڑی دیر تک ٹھہرا رہا.. وصیف اور باجی اس کی باتوں اور حرکتوں پر قہقہے لگاتے رہے دس کا گجر سنتے ہی وہ اٹھتا ہوا بولا۔

"باپ رے باتوں میں دھیان ہی نہ رہا اور دس بج گئے... سویٹی آج گھر میں گھسنے نہ دے گی.."

باجی مسکرا کر۔

"کیوں.. گھومنے پھرنے پر پابندی لگاتی ہے کیا؟"

انعام پینٹ کی کریز درست کرتے ہوئے..

"نہیں باجی.. وہ کئی دن سے آپ کے پاس آنے کا مجھ سے کہہ رہی تھیں مگر مجھے موقع ہی نہ ملا.. اب اس وقت اس نے ڈسپنسری فون کر کے پتہ لگا لیا ہوگا کہ میں یہاں ہوں. بس غصہ چڑھا ہوگا.."

باجی کہہ اٹھیں..

"تو پھر کل لاؤ نا اسے بھی.."

انعام فرد معنی انداز سے..

کل تو نہیں.. اب اتوار کو آئیں گے ہم لوگ اس دن سحر بھی ہوگی. کیوں بھئی اس دن وہ گھر آئیں گی نا؟"

یہ کہتے ہوئے وہ وصیف کو دیکھ کر ایک آنکھ دبا کر شوخی سے مسکرایا... مگر وصیف اسے غصہ سے گھور رہے تھے۔ وہ وصیف کے غصہ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے منہ چڑھا کر باہر نکل گیا..

پھر وہاں سے ہانک لگائی..

"باجی... خدا حافظ.."

(۱۴)

سحر ہوسٹل میں اپنے کمرے میں لیٹی مطالعہ میں غرق تھی کہ لڑکیوں کی بھیڑ شور و غل کرتی اس کے کمرے میں گھس آئی.. سحر اچھل کر بیٹھ گئی.. اور حیرت سے ان سب کو دیکھنے لگی.. ان سب نے شگوفہ کو گھیر رکھا تھا اور اس کا مذاق بنا رہی تھی بے چاری شگوفہ شرم سے سرخ ہوئی جا رہی تھی.. وہ ہوسٹل کی سب سے سیدھی لڑکی تھی اور کم سخن بھی.. پہلی بار ہوسٹل میں قدم رکھا تھا اسی لئے سب سے جھینپتی تھی۔ بھانت بھانت کی بولیاں سن کر سحر بول پڑی..

"قصہ کیا ہے آخر.. کیوں بے چاری سیدھی سادی لڑکی کو تنگ کر رکھا ہے تم لوگوں نے؟"

لبنیٰ شرارت سے بل کھا کر۔

تم کو کیا معلوم.. اس سیدھی سادی شگوفہ نے تو غضب ڈھا رکھا ہے.. نواب قمر مجنوں بنے گھوم رہے ہیں ان بی شگوفہ کے پیچھے معلوم بھی ہے سحر آج نواب قمر نے دو ٹوکرے آم اور ایک ٹوکرہ لیچی کا ان بیگم صاحب کی خدمت میں بھیجا ہے.. ان کو بوا لے کر آئی تھیں.. ہم نے راستے ہی میں ساری معلومات کر ڈالیں.. ورنہ یہ گھنی لڑکی ہمیں کچھ نہ بتاتی.. بوا نے یہ بھی بتایا کہ نواب قمر سے شگوفہ کی منگنی ہو چکی ہے اور عنقریب شادی بھی ہونے والی ہے.. لیکن ابھی تو بے چارے نواب تحفے تحائف ہی بھیج کر اپنا دل ٹھنڈا کر رہے ہیں..:

سحر ناصحانہ انداز سے..

"تو یہ ہلڑ مچانے کی کیا بات ہے.. نواب قمر نے پھل شگوفہ کے ساتھ ساتھ ہم سب کے لئے بھی بھیجے ہیں.. مگر تم لوگ شگوفہ کا شکریہ ادا کرنے کے بجائے بے چاری کا ناک میں دم کئے ہو.."

اسی وقت رضیہ چلائی..

"ارے ہاں دوستو ایک نئی اور چٹ پٹی خبر سنو میں، تو بتانا ہی بھول گئی تھی..."

لڑکیوں کے جھنڈ نے شگوفہ کو چھوڑا اور سب رضیہ کی جانب متوجہ ہو گئیں..

رضیہ آنکھیں نچا کر..

"شگوفہ کی ہمدرد سحر کی منگنی بھی جلد ہونے والی ہے.."

"کس سے...؟"

سب لڑکیاں بے تابی سے چلا اٹھیں..

رضیہ ہنس کر بولی..

"گھبرا کیوں رہی ہو جی... ہیں ایک صاحب.. میرے بھائی کے دوست بلڈنگ کنٹریکٹر... ان ہی سے سحر کی منگنی ہونے والی ہے.."

سحر آنکھیں پھاڑے متعجب سی یہ سنتی رہی.. اسے رضیہ کی یہ بات ذرا بھی اچھی نہ لگی تھی.. وہ بگڑ کر غصہ سے بولی..

"کیا بکواس ہے رضیہ.. میں تمھارا یہ مذاق برداشت نہیں کرسکتی۔" یہ کہتے ہوئے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا.. سحر کے اس طرح بگڑ اٹھنے پر لڑکیاں خاموش رہ گئیں... رضیہ کھسیانی سی بولی..

"قسم سے سحر... میں جھوٹ نہیں کہہ رہی.. اس اتوار کو عارف صاحب

میرے گھر آئے تھے۔۔ اور بھائی جان کو یہ خبر میرے سامنے سنائی۔۔ ورنہ مجھے کیا پڑی تھی جو میں جھوٹ بولتی۔۔"

صبیحہ مسکرا کر بولی۔۔

"اس پیپر کو عارف نام کے کوئی حضرت تم سے ملنا بھی تو چاہتے تھے۔ سحر یقیناً وہ وہی حضرت ہوں گے۔۔"

پھر سب لڑکیوں کی زبان چل پڑی۔۔

سحر غصہ سے سرخ ہو کر۔۔

"بیکار خوش ہو رہی ہو تم لوگ۔۔ اس خبر میں ذرا بھی اصلیت نہیں۔۔ ہونہہ۔۔"

اس کا چہرہ غصہ سے تمتما رہا تھا۔۔ لیکن وہ اپنے کو پر سکون ظاہر کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔ اس کے خشک رویہ کو دیکھتے ہوئے لڑکیوں کو اور کچھ کہنے کی ہمت نہ ہوئی۔۔۔ دھیرے دھیرے وہ سب کمرے سے نکل گئیں۔ سحر سوچ میں گم تھی۔۔ اس کے سوچوں کا دائرہ وسیع ہوتا جا رہا تھا۔۔ اسے عارف کے تصور سے کراہت محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ اس کی نگاہوں میں عارف کی پہلی ملاقات گھوم اور عارف کے شرمانے کا مطلب سمجھ میں آگیا۔۔ ماموں میاں اور مامی کی نیت اسی لئے زور کر رہی ہے۔۔ وہ جتنا سوچتی گئی اتنے ہی عقدے کھلتے گئے۔۔ پہلے تو یہ ماموں مامی پرسان حال نہ ہوئے تھے۔۔ مگر اب۔۔؟ چچا جان کی دی دولت نے ان کے دل میں میری محبت ابھر دی ہے۔۔۔ کا مطلب یہ کہ انھیں مجھ سے محبت نہیں بلکہ مجھے ملی دولت سے پیار ہے۔۔ ان کو اگر ابھی معلوم ہو جائے کہ میں اس دولت سے کنارہ کش ہو گئی یا وہ میرے پاس نہیں رہی۔۔ تو ان کی یہ محبت، پانی کے بلبلے کی طرح بیٹھ جائے گی۔۔۔

خیالات کے انہی گرداب میں وہ اچھل ڈوب رہی تھی کہ اس کی روم میٹ ریحانہ کمرے میں آگئی اور بولی ..

"سحر .. میں تمھارا کھانا اٹھا لائی ہوں .. بات کیا ہے .. تم کھانے کیوں نہیں گئیں ... ؟"

ریحانہ بہت سلجھی طبیعت کی لڑکی تھی .. عمر میں وہ سحر سے خاصی بڑی تھی .. وہ بی۔ اے فائنل کی طالبہ تھی .. وہ سحر کا بہت خیال کرتی تھی .. اسے سحر بہت پسند تھی .. سحر بھی ریحانہ کے خلوص اور محبت کی قدر کرتی اور اس سے ایک بڑی بہن جیسا برتاؤ کرتی تھی .. سحر سے جواب نہ پاکر ریحانہ قریب آگئی اور شانے سے پکڑ کر اسے اٹھاتے ہوئے بولی ۔

"قصہ کیا ہے آخر .. جو تم یوں اوندھی پڑی ہو .. ؟ اٹھو جلدی سے"

ریحانہ کے اصرار پر سحر نے سارا واقعہ اس کے گوش گذار کردیا ..

ریحانہ ہنستے ہوئے ..

KB

"ارے اتنی سی بات کا یہ اثر لیا تم نے .. ؟ بالکل بھولی ہو .. ارے اس میں مشکل کیا ہے .. جا کر اس بات کی تصدیق اپنے بیرسٹر صاحب سے کر لینا ... کہ انھوں نے بنا تمھاری مرضی کے یہ فیصلہ کیوں کرلیا .. "

سحر جلدی سے ..

"نہیں ریحانہ باجی .. یہ سب عارف کی بکواس ہے ... بیرسٹر صاحب ایسے نادان نہیں کہ اس قسم کے فیصلے کریں .. یہ سب عارف کی ماں اور مامی کی اسکیم ہوگی جس کا چرچا عارف کرتے پھر رہے ہیں ۔ "

ریحانہ زیرلب مسکرا کر ..

"ہاں تمھاری مامی نے سوچا ہوگا کہ اتنی مالدار سحر کیوں نہ میرے بھانجے

کے حصے میں آئے.. سحر تم کو یہ بات بیرسٹر صاحب سے صاف کر لینی چاہیے ورنہ اس کے نتائج خطرناک بھی ہو سکتے ہیں۔"

سحر معصومیت سے آنکھیں پھاڑ کر..

"مگر... میں.. بیرسٹر صاحب سے یہ بات نہ کر سکوں گی۔ ریحانہ باجی میں خاموشی سے حالات کا جائزہ لیتی رہوں گی... اگر یہ بات مجھ سے بلا پوچھے آگے بڑھائی گئی تو اس وقت صفائی سے انکار کر دوں گی.. اور کہہ دوں گی کہ کسی کو کوئی حق نہیں کہ بلا مجھ سے پوچھے ایسی اسکیم بنائے۔"

ریحانہ ناصحانہ انداز سے۔

"سحر تم یہ کیوں بھولتی ہو کہ تمھارے ماموں مامی کے سامنے بیرسٹر صاحب بول بھی نہ سکیں گے.. خواہ انھیں ماموں مامی کی اسکیم سے اختلاف ہی کیوں نہ ہو..."

سحر پرجوش لہجے میں..

"یہ خوب کہا آپ نے... بیرسٹر صاحب میرے ولی ہیں.. لیکن ماموں مامی وہ کون ہوتے ہیں میرے معاملات میں ٹانگ اڑانے والے.. خیر اگر اس معاملہ میں کچھ سچائی ہوئی یا اس نے طول پکڑا تو میں صاف انکار کر دوں گی.. اور مامی سے کہہ دوں گی کہ وہ میرے معاملہ میں دخل نہ دیں..."

ریحانہ مسکرا کر..

"خوب... بیرسٹر صاحب سے پوچھتے آخر تم کو شرم کیوں آتی ہے؟ پگلی ہو تم تو.. آخر بیرسٹر صاحب سے شرم کیسی.. جب تم مامی سے بات کرنے کی ہمت رکھتی ہو تو پھر بیرسٹر صاحب سے پوچھنے میں کیا

قباحت ہے؟"

سحر معصومیت سے ..

"ریحانہ باجی .. پہلے تو میں ان سے ہر طرح کی باتیں کر لیا کرتی تھی .. مگر اب .. خدا جانے مجھے کیا ہوتا جا رہا ہے .. وہ جہاں نظر پڑے اور میرا دل دھڑ دھڑ ہوا .. ہاتھ پیر ٹھنڈے سے ہونے لگتے ہیں .. اور میں ڈر کے مارے ان سے نظر ملا کر بات ہی نہیں کر پاتی .. عجیب سا [illegible] جسم میں دوڑنے لگتی ہے ..."

ریحانہ شرارت سے ہنس کر ..

"اوہ .. تو یہ بات ہے سحر ... ضرور تم بیرسٹر صاحب سے محبت کرنے لگی ہو ..."

سحر حیران ہو کر معصومیت سے ریحانہ کو دیکھتے ہوئے ..

"محبت .. محبت تو میں ان سے پہلے دن سے کر رہی ہوں .. پہلے ہی وہ مجھے بہت اچھے لگے تھے .. مگر اس وقت تو یہ بات نہ تھی میں ان سے بالکل نہ ڈرتی تھی .. لیکن اب تو ان سے ڈر سا لگتا ہے .. ان پر نظر پڑتے ہی میری عجیب کیفیت ہو جاتی ہے۔

ریحانہ دلچسپی سے ..

"اچھا یہ تو بتاؤ کہ ان کا رویہ تمہارے ساتھ کیسا ہے .. پیار سے بولتے ہیں نا؟ یا لاپرواہ رہتے ہیں؟"

سحر کچھ سوچ کر ..

"پہلے تو وہ مجھ سے بڑی دلچسپی لیتے تھے .. بہت خوش ہو کر بولتے تھے .. مگر اب بالکل نہیں بولتے .. بالکل لاپرواہ رہتے ہیں .. یہاں سے

لے جاتے ہیں.. مگر بالکل غیروں کی طرح .. بس واجبی واجبی بات کرتے ہیں جب تک وہاں رہتی ہوں ان کی صورت دکھائی نہیں دیتی.. اپنے کمرے میں بند رہتے ہیں... سامنے آتے بھی ہیں تو چپ چاپ فکرمند سے... ایسا لگتا ہے جیسے ان کے اندر ایک نامعلوم سی جھجک بڑھ رہی ہو.. میرا خیال ہے کہ کسی نے میرے خلاف ان کے کان بھرے ہیں.. اسی لئے وہ مجھ سے الگ تھلگ رہتے ہیں..''

ریحانہ سحر کی باتیں غور سے سنتے ہوئے سر ہلا کر۔

''ہوں... اس کا مطلب یہ ہوا کہ دونوں طرف ہے آگ، برابر لگی ہوئی.. سحر بیرسٹر کے دل میں بھی یقیناً تمہاری محبت جڑ پکڑ چکی ہے.. ان کی خاموشی اور تم سے کترانا اس بات کا بین ثبوت ہے.. تم بہت خوش قسمت ہو کیونکہ بیرسٹر صاحب بے حد پروقار اور قابل قدر انسان معلوم ہوتے ہیں''

سحر شرماتے ہوئے..

''ریحانہ باجی.. یہ کیسی باتیں کرنے لگیں آپ...؟''

اس کا لہجہ جذبات سے بوجھل تھا.. اسے ایک دم ایسا لگا جیسے بیرسٹر کی محبت کا شعلہ اس کے دل میں اچانک بھڑک اٹھا ہو.. وہ بے اختیار شرما کر گلگوں ہو گئی..

ریحانہ نے اس کی یہ کیفیت دیکھی تو زیر لب مسکرا کر بولی..

''اچھا سحر اٹھو کر کھانا کھاؤ اور اپنا دھیان پڑھائی پر دو.. تم ابھی بچہ ہو.. ایسی باتوں پر دماغ کھپانا مناسب نہیں.. جو ہوگا بہتر ہی ہوگا یہ کہتے ہوئے وہ بستر پر لیٹ گئی اور کتاب کھول لی..

اس کے بعد ریحانہ اور سحر میں اس موضوع پر بات نہ ہوئی.. سحر ہر

ہفتہ گھر جاتی رہتی ۔۔ اکثر ماموں مامی سے بھی ملاقات ہوئی اور عارف سے بھی ۔۔ لیکن اس نے عارف کو کبھی لفٹ نہ دی ۔۔ عارف کو دیکھتے ہی اس کے چہرے پر ناگواری اور بےزاری کی شکنیں پھیل جاتیں ۔۔ وہ اس جگہ سے ٹل جاتی ۔۔ عارف کی اڑائی بات اس کے دل میں کھٹکتی رہتی ۔۔ مامی کا بے پناہ پیار اسے بناوٹی لگتا ۔۔ اسے ان لوگوں سے الجھن ہونے لگتی تھی

دسہرہ دیوالی کی چھٹیاں قریب تھیں ۔۔ امی بڑے پیار سے سحر سے بولیں ۔۔ "بیٹی ان چھٹیوں میں تم گھر آؤ ۔۔ تمھارے سب بھائی بھابھیوں نے بڑے اصرار سے مجھے تاکید کر دی تھی کہ تم سے وہاں پہونچنے کا کہہ دوں ۔ عارف بھی جا رہا تھا اس کی ماں بہنیں بھی جمع ہوں گی ۔۔ کب سے چھٹی ہے تمھاری ۔۔ میں کسی کو لینے بھیج دوں ۔۔"

مامی کی بات سن کر سحر سلگ اٹھی اور لاپروائی سے بولی ۔۔

چند دن کی چھٹیاں ہوں گی ۔۔۔ میں ہوسٹل ہی میں ٹھہروں گی اور وہیں رک کر پڑھائی کروں گی ۔۔ مجھے بہت سے ادھورے کام ان چھٹیوں میں نپٹانا ہیں ۔۔ لہٰذا کہیں جانے کا سوال ہی نہیں اٹھتا ۔"

سحر کے اس رکھائی سے جواب دینے پر مامی چپ رہ گئیں ۔۔ ان کے چہرے پر ناگواری کے اثرات پھیل گئے ۔۔ سحر جب وصیف کے ساتھ ہوسٹل جانے کو تیار ہوئی تو مامی بھی اٹھ کھڑی ہوئیں اور بولیں ۔۔

"بھیا ۔۔ مجھے ذرا عارف کے گھر تک چھوڑتے جانا ۔۔"

وہ گاڑی میں پہلے ہی جم گئیں ۔۔ عارف کے یہاں مامی کو چھوڑ کر وصیہ نے خاموشی سے گاڑی آگے بڑھالی ۔۔ وہ ذور خیالوں کے جزیرے میں گھوم رہے تھے ۔۔ سحر ان کو بغور دیکھتے ہوئے بولی ۔۔

ہسنیچر سے چھٹیاں ہو رہی ہیں۔ مجھے لینے آنا نہ بھولئے گا۔"
وصیف چونک کر سحر کی طرف مڑے۔۔
"مگر۔۔۔ مگر تم تو ان چھٹیوں میں ہوسٹل میں رہ کر پڑھائی کرو گی۔۔
ابھی تم نے اپنی امی سے یہی کہا تھا نا۔۔۔؟"
سحر مسکراتے ہوئے۔۔
"وہ تو امی کے گھر نہ جانے کا بہانہ تھا۔۔ وہ اتنے اصرار سے بلا رہی تھیں۔۔ لہٰذا کوئی بہانہ تو بنانا ہی تھا۔۔ وہاں جا کر مجھے کرنا کیا ہے۔۔ اچھا تو سنیچر کو میں تیار رہوں گی جلدی سے آئیے گا۔۔"
وصیف بے سدھ سے اسے دیکھتے رہ گئے۔۔

(۱۵)

سنیچر کے دن پنچ ٹائم پر وصیف سحر کے کالج جا پہونچے ان کی کار گیٹ میں سے ہوتی ہوئی اندر داخل ہوئی تھی کہ انھوں نے سحر کو دیکھ لیا وہ اپنی مختصر سامانیوں کے ساتھ کھڑی ان کا انتظار کر رہی تھی اس کے ہاتھ میں چھوٹا سا سوٹ کیس تھا۔۔۔ وصیف کو دیکھتے ہی اس کے ہونٹوں پر بڑی دلنشین مسکراہٹ پھیل گئی۔۔ اس نے اپنا چھوٹا سا ہاتھ پیشانی پر سلام کے لئے رکھ لیا پھر وصیف کے برابر بیٹھتی ہوئی بولی۔۔
"میں تو بہت دیر سے آپ کا انتظار کر رہی تھی۔۔ اب تو میرا دل گھبرانے لگا تھا کہ کہیں آپ بھول نہ گئے ہوں۔۔"
وصیف سنجیدگی سے۔۔

ایک ضروری کام کی وجہ سے دیر ہو گئی ... مجھے خود فکر تھی کہ تم انتظار کر رہی ہوگی .. آج زیبا صاحبہ پھر نازل ہو گئی ہیں .."
سحر چونکتے ہوئے ...
"اچھا .. سامان لینے آئی ہوں گی ...؟ ماموں میاں تو پھر نہیں آئے؟"
وصیف ونڈ اسکرین پر نظر جمائے ہوئے ..
"نہیں .. وہ نہیں آئے .. مگر ان کے نمائندے صاحب یعنی میاں عارف دو بار آ چکے ہیں .. باجی سے مل کر گئے تاکید کر گئے ہیں کہ سحر اگر آئیں تو ان کو خبر کر دی جائے .. تاکہ وہ ساتھ لے کر کسی شادی میں جائیں .."
سحر تنک کر غصہ سے بولی ..
"جی .. انھوں نے حکم دیا اور فوراً تعمیل کر دوں گی میں .."
وصیف غور سے سحر کو دیکھتے ہوئے ..
"قصہ کیا ہے آخر .. بہت بیزار معلوم ہوتی ہو ان لوگوں سے ..؟"
سحر سنجیدگی سے ..
"آپ نہیں سمجھ سکتے .. بے حد مطلبی قسم کے لوگ ہیں یہ سب ... انہیں میری چاہت نہیں .. بلکہ چچا جان کی دی ہوئی دولت سے پیار ہے انہیں اسی کے پیچھے دوڑ رہے ہیں .. ورنہ اس سے قبل ان لوگوں نے مجھے کبھی بھولے سے بھی نہ پوچھا تھا .. مجھے تو چڑھ ہے ان لوگوں سے"
وصیف سحر کی سمجھداری کی باتوں پر حیرت زدہ سے اسے دیکھتے رہ گئے .. ادھر سحر نے در پردہ وصیف کو سنا دیا کہ وہ عارف کو پسند نہیں کرتی ....
وصیف نے اطمینان کی طویل سانس لی اور گاڑی کی رفتار بڑھا دی ..

[illegible] سنگم

گھر پر خلافِ معمول زیبا [illegible] کا استقبال [illegible] سے کیا.. اس نے بڑے خلوص سے [illegible] پڑھائی کے بارے میں دیر تک پوچھتی رہی.. اسی دوران عاشو بھی آکر بیٹھ [illegible].. اس کی آنکھوں میں آنسو تیر رہے تھے... سحر پیار سے پوچھ بیٹھی..

"کیا بات ہے عاشی.. تم اداس کیوں ہو...؟"

عاشو منہ بسور کر..

"آنٹی.. آپ نے جو گڑیا دی تھی نا.. اسے کل ٹامی اٹھا لے گیا... اور اس کی ایک ٹانگ پھاڑ ڈالی.. بے چاری گڑیا.. ایک ٹانگ کی رہ گئی.. میں نے ڈیڈی کو بتایا تو وہ بولے کہ لنگڑی گڑیا کو بوا کو دے دو.. وہ پال لیں گی.."

یہ کہتے ہوئے عاشو پھوٹ پھوٹ کر سسک پڑی.. سحر پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی..

"مت رو عاشو.. میں تم کو اس سے اچھی گڑیا لا دوں گی... اب تو خوش ہو نا...؟"

عاشو یہ سنتے ہی معصومیت سے مسکرا دی.. حالانکہ اس کے گالوں پر آنسوؤں کے قطرے بکھرے ہوئے تھے.. عاشو کی اس بھیگی بھیگی معصوم مسکراہٹ کو دیکھ کر سب ہنس پڑے.. باجی بولیں..

"سچ مچ یہ لڑکی بے حد معصوم ہے.. اس کی وجہ سے میرا دل بہت بہلتا ہے ادھر تم لوگوں کی غیر موجودگی میں یہ دن بھر میرے پاس رہتی تھی.. اور بڑی اچھی باتیں کرتی رہتی تھی.."

اسی وقت سحر نے اپنا سوٹ کیس کھولکر ایک بڑا سا چاکلیٹ کا ڈبہ نکالا..

اور عاشو کو پکڑا دیا..

عاشو بڑے پیار سے انداز سے شکریہ ادا کرتے ہوئے بولی..

"آنٹی.. میں روز ایک چاکلیٹ کھایا کروں گی.. ڈیڈی کو بھی دوں گی اس میں سے..کیوں آنٹی بچے زیادہ میٹھا نہیں کھاتے نا..؟"

سحر مسکرا کر..

"ہاں ایک دم زیادہ میٹھا نہیں کھاتے.. تم روز وہ چاکلیٹ کھالیا کرنا سمجھ گئی نا...؟"

عاشو نے بڑی سعادت مندی سے سر ہلایا۔ اور ڈبہ دبائے خوشی خوشی گھر کی راہ لی.. اسی وقت کھانے کی اطلاع ملی..

وصیف باجی سے مخاطب ہو گئے۔

"باجی.. بہت دیر ہو گئی آج.. دو بج رہے ہوں گے" آپ کا تو بھوک سے برا حال ہو گا...؟"

باجی بول پڑیں..

"نہیں بھیا.. بارہ بجے ہم لوگوں نے تو ناشتہ کرلیا تھا.. احمد حسن تحصیلدار کی بیگم آئی تھیں.. پرسوں ان کی لڑکی کی شادی ہے..

انھوں نے شادی کے لئے ہم سب کو بڑے خلوص سے بلایا ہے.. ان کے یہاں سب پرانی رسمیں ہوتی ہیں.. سحر.. تم چل کر اس شادی میں شرکت ضرور کرنا.. وہ زیبا کو بھی بلا کر گئی ہیں.."

سحر خوش ہو کر..

"باجی میں نے تو اب تک کوئی شادی دیکھی ہی نہیں.. میں ضرور چلوں گی.. مگر سنا شادیوں میں تو لوگ بہت بھاری لباس اور زیورات پہن کر

جاتے ہیں ...“

زیبا مداخلت کرتے ہوئے۔

”ہاں.. تم بھی خوب بھاری کپڑے اور زیورات پہن کر چلنا..“

سحر سادگی سے...

بھاری کپڑے پہننا کیا ضروری ہیں .. ؟ ہمارے پاس تو ایسے بھڑکدار کپڑے ہیں نہیں...“

باجی بول اٹھیں..

”ہیں کیسے نہیں.. جو ہیں وہ پہن لینا..“

سحر معصومیت سے پوچھ بیٹھی..

”تو کیا شادیوں میں بھاری کپڑوں اور زیورات کا مقابلہ ہوتا ہے باجی ... ؟“

زیبا مسکرا کر..

”اور کیا ہر ایک یہی سوچتا ہے کہ اچھا سے اچھا زیور اور کپڑے پہن کر پہونچے .. تم چل کر تو دیکھنا .. بڑا مزہ آئے گا..“

یہ لوگ وہیں بیٹھی باتوں میں مصروف رہیں .. البتہ وصیف اپنے کمرے میں چلے گئے ...

دوسرے دن وصیف شام کو دیر سے پلٹے .. ان کے ساتھ ہی بشیر ایک بڑا ساڈبہ لئے ہوئے اندر آیا.. وصیف نے چاروں طرف دیکھا اور باجی کے کمرے میں چلے گئے.. اور بولے..

”باجی ... کل شادی میں جانا ہے .. اس لئے میں سحر کے لئے ایک ساڑی لایا ہوں .. اس کے پاس غالباً کوئی اچھی ساڑی نہ ہوگی..“

باجی نے زیرِ لب مسکرا کر ڈبہ کھولا.. اندر بہت بھاری سی زرکار ساڑی رکھی تھی جس کا رنگ ہلکا آسمانی تھا..

باجی اسے الٹ پلٹ کر دیکھتے ہوئے..

"بہت خوبصورت ساڑی ہے.. اس کا مطلب یہ ہوا کہ تم کو زنانہ کپڑے خریدنے کا ڈھنگ بھی ہے اور ساتھ کا یہ بلاؤز تو اور بھی غضب ڈھا رہا ہے ویسے میں نے بھی سحر کے لئے دو جوڑے تیار کرا کے رکھے تھے.. کہ کبھی کسی شادی بیاہ میں جانا ہو تو کام آئیں گے.."

انھوں نے اٹھ کر اپنا وارڈروب کھولا.. وصیف نے دیکھا اس میں دو جھلملاتے ہوئے کارچوبی جوڑے لٹک رہے تھے ایک شربتی رنگ کا اور ایک کا رنگ گہرا سرمئی تھا.. وصیف کو یہ کپڑے بہت پسند آئے.. وہ بولے۔

"آپ نے مجھے بتایا بھی نہیں ورنہ میں یہ ساڑی کیوں خریدتا.."

باجی نے کہا..

"خرید لائے تو اچھا کیا.. کام ہی آجائے گی.. میں نے غرارے کے جوڑے اس لئے بنوائے کہ سحر کو یہ لباس پسند ہے.."

وصیف نے اپنے کمرے میں جاتے دیکھا کہ زیبا بہت ہنس ہنس کر سحر سے کچھ باتیں کر رہی تھی.. وصیف کو زیبا کے اس بدلے ہوئے رویہ پر اچنبھا سا تھا.. وہ سوچنے لگے.. کیا منیر کے واقعے سے زیبا نے سبق لیا اور ڈر گئی ہے۔ اس بار تو اس کا انداز بالکل ہی بدلا ہوا ہے ایک دم اتنا زبردست تغیر.. یہ حیرت انگیز بات ہے.. کہیں یہ بھی تو کوئی فریب نہیں..؟

دوسری شام جب وہ کورٹ سے پلٹے تو باجی سامنے ہی تھیں... وہ شادی میں جانے کو تیار تھیں.. وصیف کو دیکھتے ہی بولیں..

"ناشتہ دیر سے تیار ہے.. ہم لوگوں کو جلدی جانا ہے.. میں چاہتی ہوں کہ بارات آنے سے پہلے پہونچ جائیں..اس لئے جلدی سے ناشتہ کرلو تم بعد میں آتے رہنا.."

انھوں نے زیبا اور سحر کو بھی آواز دی.. زیبا فوراً ہی آگئی اس نے گہرے فیروزی رنگ کی ساڑی اور اسی رنگ کے موتیوں کا چمکدار زیور پہن رکھا تھا.. میک اپ بھی بہت گہرا اور باقاعدگی سے کیا ہوا تھا.. وصیف نے اچٹتی نظر اس پر ڈالی.. پھر پلیٹ سے کباب اٹھا کر چبانے لگے.. باجی نے زیبا سے چائے انڈیلنے کو کہا پھر بولیں..

"یہ سحر کہاں رہ گئی آخر...؟"

انھوں نے پھر سحر کو آواز دی.. اسی وقت سحر دکھائی دی.. سرمئی رنگ کے کارچوبی لباس میں وہ کوئی شہزادی لگ رہی تھی.. اس کے گھونگھریالے بال ڈھیلی سی چوٹی میں مقید تھے.. لیکن سرکش لٹیں صاف شفاف پیشانی پر لہرا رہی تھیں.. وصیف اسے دیکھتے ہی رہ گئے مصنوعی آرائیشات سے قطعی پاک، صاف ستھری سی.. وہ دل ہی دل میں اس کی خوبصورتی کو سراہ اٹھے.. سحر کی نگاہیں وصیف کی ان والہانہ نگاہوں کے تصادم سے جھک گئیں.. ایک کلی کی سی رَو اس کے رگ و پے میں سما گئی.. وہ بے اختیار شرما کر گلگوں ہوگئی.. وصیف کا چہرہ خجالت اور شرمندگی سے بھیگ سا گیا.. سحر میرے متعلق دل میں کیا سوچے گی.. خلش آمیز طریقہ پر ان کا دل دھڑک اٹھا.. پھر وہ لاپروائی سے مسکرا کر بول اٹھے.. "بڑے ٹھاٹ ہیں سحر.. پہلی بار شادی میں جا رہی ہو اسی لئے شاید زیادہ ہی اشتیاق ہے..."

باجی نے سحر کے بولنے سے پہلے ہی گہری نظروں سے سحر کو دیکھتے ہوئے کہا..

"ارے تم نے زیور تو پہنا ہی نہیں ..."

سحر کسمساتے ہوئے ..

باجی .. بس یہی زیور کافی ہے .. مجھے تو اس لباس میں بھی الجھن ہو رہی ہے

باجی غور سے سحر کو دیکھتے ہوئے ..

"تمہارا یہ ہار دیکھوں تو ... بہت خوبصورت ہے ..."

سحر نے ہار اتار کر باجی کو دیتے ہوئے کہا ..

"یہ امی کا ہار ہے باجی ... اور مجھے بھی بے حد پسند ہے .. امی کی طرف یہی ایک نشانی ہے میرے پاس .."

یہ کہتے ہوئے اس کی آنکھوں میں نمی سی تیر گئی .. اور آواز رندھ گئی ..

باجی موضوع بدلنے کو جلدی سے بولیں ..

"چلو بھئی جلدی سے ... ورنہ اگر بارات آگئی تو سب رسمیں دیکھنے سے محروم رہ جاؤں گی .."

وہ سحر اور زیبا کو لئے ہوئے کمرے سے نکل گئیں .. وصیف وہیں بیٹھے انہیں جاتے دیکھتے رہ گئے .. اس کے چہرے پر تفکر کے کرب ناک سائے پھیلے ہوئے تھے ... آخر اس محبت کا انجام کیا ہوگا .. ؟ ان کا دل سرگوشیاں کر رہا تھا .. اور دل ڈوبتا ہوا محسوس ہو رہا تھا ..

شادی کا گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا .. رنگ برنگے ملبوسات لہرا رہے تھے .. ہر ایک کا چہرہ شادمانی سے چمک رہا تھا .. سحر نے ہر چیز اور ہر بات کو اچنبھے سے دیکھا .. اس کو ساری باتیں نئی نئی لگ رہی تھیں .. وہ باجی سے ہر بات کرید کرید کر پوچھ رہی تھی ... احمد حسن کی بیوی کے کہنے پر وہ زیبا کے ساتھ دلہن کے کمرے میں بھی گئی .. جہاں لڑکیوں کا ایک غول بیابانی جمع تھا اور پوتق

مچی تھی .. دو اجنبی لڑکیوں کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر ہنگامہ تھوڑا سکون پذیر ہوا.. سحر نے دیکھا دولہن خاصی اچھی شکل کی تھی.. حالانکہ اس کے چہرے پر بال بکھرے ہوئے تھے ..اور آنکھیں متورم تھیں جیسے وہ اس ہنگامہ کے باوجود تمام وقت روتی رہتی ہو۔

اسی وقت بارات کی آمد کا شور مچا اور بھگدڑ سی مچ گئی.. ساری عورتیں اور لڑکیاں بارات دیکھنے بالکنی کی طرف جھپٹیں.. سحر جلدی سے جا کر باجی کے پاس بیٹھ گئی... زیبا بارات دیکھنے میں مصروف تھی.. اسی وقت ایک عورت نے آکر باجی سے سرگوشی کی۔

سنا بہن.. دولہا ادھیڑ عمر کا ہے .. یہ اس کی دوسری شادی ہے پہلی بیوی سے چار بچے ہیں.؟

سحر کو یہ سن کر عجیب سا لگا۔ چار بچوں کا باپ ہو کر اتنی کمسن لڑکی سے شادی کر رہا ہے ..آخر کیوں..؟

اس کے شوق پر اوس پڑ چکی تھی.. طرح طرح کی رسمیں ہوتی رہیں مگر وہ اکتائی سی بیٹھی رہی .. اپنے خیالوں میں گم.. اچانک دولہا کے اندر آنے کا ہلڑ مچا.. سحر نے دیکھا دولہا اندر آرہا تھا.. کھچڑی داڑھی والا ادھیڑ عمر کا.. انسان تھا وہ.. ہاتھ میں میلی سی پان کی ڈبیہ اور بٹوہ ہلاتا ہوا وہ آکر بیچ میں بچھی چوکی پر بیٹھ گیا.. ..اس کے منہ میں پان بھرا ہوا تھا اور نظریں ساری عورتوں کا جائزہ لے رہی تھیں.. سحر کو اسے دیکھتے ہی گھن آگئی... اس نے سوچا...

اگر اس لڑکی کی جگہ میں ہوتی تو...؟ کیا میں ایسے آدمی کو قبول کر لیتی ..؟ بے چاری معصوم لڑکی پر یہ ظلم کیوں..؟

سحر کا دل اس لڑکی کے لئے ہمدردی اور درد سے بھر گیا.. اس کی آنکھیں نم ہوگئیں.. وہ اکتائی سی بیٹھی رہی.. اسی وقت زیبا نے سرگوشی کی..

"کیوں سحر.. تمھارا سارا جوش و خروش ختم ہوگیا.. بہت اکتا رہی ہو؟"

سحر نے زیبا کو دیکھا.. اسی وقت باجی بولیں..

"گھبراؤ نہیں.. بس گھر چل رہے ہیں.."

گھر پہونچ کر بھی سحر کا موڈ بگڑا ہی رہا.. گئی رات تک وہ جاگتی رہی اور اس بے جوڑ شادی کے بارے میں سوچتی رہی.. صبح نو بجے اس کی آنکھ کھلی غسل کر کے گیلے بال پونچھتی وہ دھوپ میں نکل آئی اس نے دیکھا باجی اور بیرسٹر صاحب سامنے برآمدے میں بیٹھے تھے.. زیبا اور عاشو لان پر گیند کھیل رہی تھیں۔ سحر باجی کے پاس چلی گئی وصیف نے سر اٹھا کر اسے دیکھا. نکھری نکھری سی سحر بالوں کو تولیہ میں لپیٹے سامنے ہی کرسی پر بیٹھ چکی تھی.. وصیف مسکرا کر پوچھ بیٹھے۔

"ہیلو.. کیسی رہی شادی...؟ تم تو شادی سے آکر ایسی سوئیں کہ گھر والے بھی نہ سوئے ہوں گے.."

سحر سادگی سے بولی..

"رات کو نیند بہت دیر میں آئی تھی.. اس لئے صبح آنکھ ہی نہ کھلی۔ صبح کی نماز بھی گئی.."

باجی بشیر کو آواز دیتی ہوئی اٹھ گئیں.. وصیف نے پوچھا..

"کہو شادی اچھی لگی.. کافی دلچسپی رہی ہوگی...؟"

سحر برا سا منھ بنا کر..

میں تو وہاں جا کر پچھتائی... بہت بے جوڑ قسم کی شادی تھی.. ایک

چھوٹی سی لڑکی کو اتنی بڑی عمر کے مرد کے پلے باندھ دیا گیا جس کے چار بچے پہلے ہی سے موجود ہیں.. یہ تو ظلم ہوا ایک طرح کا بے زبان لڑکی پر.. مجھے تو رات میں دیر تک اس بے چاری کا خیال آتا رہا.. اور غصہ بھی.. آخر ماں باپ نے ان بزرگوار میں کیا خوبی دیکھی ہوگی.. (باجی کو آتا دیکھ کر) کیوں باجی.. آپ نے بھی غور کیا.. کہ دولہا میاں کیسی ندیدی نظروں سے آکر بیویوں کو گھور رہے تھے.. پان چبا رہے تھے اور چونا چاٹتے جا رہے تھے.. مجھے تو غصہ ہی آ رہا تھا اور دل چاہ رہا تھا کہ اس آدمی کا کان پکڑ کر باہر کر دوں..“

وصیف مسکراتے ہوئے..

”تم کتنی جذباتی ہو سحر.. اتنا حساس ہونا بھی ٹھیک نہیں... مفت میں اپنی نیند خراب کی..؟“

باجی سنجیدگی سے بولیں..

”ہاں ٹھیک ہی تو کہہ رہی ہے سحر.. احمد حسن نے لڑکی کی قسمت پھوڑ دی.. ادھیڑ عمر کا آدمی اور چار چار بچے.. بے چاری لڑکی کو گھن چکر بنا کر رکھ دے گا.. صورت ہی سے بلا کا چالاک لگ رہا تھا.. تم نے بھی تو دیکھا ہوگا“..

وصیف سر ہلا کر..

”نہیں... میں نہیں گیا تھا..“

وہ گہری سوچ میں ڈوب گئے.. کرسی کا سہارا لئے وہ دور افق میں گھورتے ہوئے بالکل مست بیٹھے تھے.. باجی سحر سے باتوں مصروف تھیں کچھ دیر بعد سحر نے ان کی اس بے چینی کو تاڑا.. اور ہمت کر کے پوچھ بیٹھی۔

"بیرسٹر صاحب... ! چائے ٹھنڈی ہو گئی ہو گی۔"

رصیف نے چونک کر پیالی منہ سے لگا لی.. اور ایک سانس میں پی کر اپنے کمرے میں چلے گئے.. سحر نے باجی کی طرف دیکھا اور پھر بولیں..

"بیرسٹر صاحب کو کیا ہو گیا باجی...؟"

باجی لاپروائی سے..

"ہوا کچھ بھی نہیں.. اپنے کسی کیس میں الجھ گئے ہوں گے... یہ تو ان کی پرانی عادت ہے۔ بیٹھے ہی بیٹھے دنیا سے غافل ہو کر بس اپنے کیس کے بارے میں سوچتے رہ جاتے ہیں.."

تھوڑی دیر کے بعد سحر نے بھی اپنے کمرے کا رخ کیا.. باجی کی بات اسے کچھ جچی ہی نہ تھی.. وہ سوچ رہی تھی.. کہ بیرسٹر کی خاموشی کی وجہ ضرور کچھ اور تھی..

وہ بالوں پر برش پھیر رہی تھی کہ زیبا آ گئی.. اور بولی..

"میں باجی کے ساتھ بازار جا رہی ہوں.. تم چلو گی..؟"

سحر نے تو پہلے انکار کیا پھر اسے اپنا عاشو سے کیا وعدہ یاد آ گیا۔ پرس الماری سے نکال کر وہ زیبا کے ساتھ نیچے اتر آئی..

(۱۶)

دن کے کھانے پر بھی سناٹا ہی رہا.. باجی وغیرہ تھکی ہوئی تھیں.. رصیف نے بھی خاموشی سے کھانا کھایا.. اور کورٹ کی راہ لی... شام کو بھی وہ دیر سے آئے.. اور اپنے کمرے میں چلے گئے۔ اور کیس کی فائل

میں الجھ گئے۔ کیس بہت اہم اور پیچیدہ تھا.. وصیف کا دل مجرم کو قاتل ماننے پر تیار نہ تھا... وہ اسے بالکل بے گناہ لگتا تھا.. وصیف کو پکا یقین تھا کہ دشمنی کے سبب اس پر قتل کا الزام لگایا گیا ہے ... مجرم کی آنکھوں اور چہرے سے معصومیت ٹپکتی تھی.. وصیف ہر صورت سے اس کو بچا کر اصلی مجرم کا سراغ لگوانا چاہ رہا تھا.. وہ بہت پریشان اور جھلایا ہوا تھا کیونکہ ساری شہادتیں اور گواہیاں بے گناہ انسان کے خلاف تھیں.. اور دوسرے بیرسٹر بھی اس کے خیال سے متفق نہ تھے ... وصیف کے سر میں درد کی شدید ٹیسیں اٹھ رہی تھیں پھر بھی وہ فائلوں اور موٹی موٹی کتابوں کے بیچ گھرے ہوئے تھے اسی وقت دروازے پر دستک ہوئی۔ وصیف نے گھڑی پر نظر ڈالی گیارہ بج رہے تھے...

کون ہے اندر آجاؤ..

وصیف پر وقار آواز میں بول اٹھے..

زیبا کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر وہ حیران ہو گئے.. رات کے اس لمحے میں اس کا یہاں آنے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے... وہ سوچ رہے تھے پھر بے نیازی سے پوچھ بیٹھے..

"کیوں ... کیا بات ہے"؟

سحر گھر میں نہیں ہیں.. وہ کہیں باہر گئی ہیں..

پھولی سانسوں کے درمیان زیبا نے کہا..

وصیف کو زیبا کے کہنے کا یقین نہ آیا وہ بے اعتباری سے بولے..

"سحر باہر گئی ہے... اس وقت..؟"

زیبا وصیف کی گہری نظروں کی تاب نہ لا کر سنبھلتے ہوئے..

جی ہاں ... مجھے نیند نہیں آ رہی تھی .. تو سحر سے کوئی کتاب لینے اوپر پہنچی دیکھا تو اس کا کمرہ خالی تھا ... سب جگہ دیکھ ڈالا .. گھر میں تو اس کا کہیں پتہ ہے نہیں ... ہو سکتا ہے ... عاشو کے پاس ..

وصیف تیکھے لہجے میں زیبا کی بات کاٹ کر بھاری آواز میں بولے ..

"عاشو کے گھر ... کیسے معلوم ہوا کہ وہ عاشو کے پاس گئی ہے؟"

زیبا سکینت سے ..

"شام کو عاشو کہہ رہی تھی کہ آنٹی ہمارے گھر چلیئے .. آپ کو ڈیڈی نے بلایا ہے .. اسی اندازے کی بنا پر میں نے کہا .."

وصیف کا چہرہ تمتما اٹھا .. گاؤن کی پیٹی کستے ہوئے وہ تیزی سے کمرے سے نکل گئے ... اوپر زیبا کے کہنے کے مطابق سناٹا ہی تھا ... وہ دو .. دو سیڑھیاں پھلانگتے نیچے آ گئے .. ہر کمرہ میں جھانکا .. ان کے دماغ میں آندھیاں سی چل رہی تھیں .. کہیں سحر پھر زیبا کی سازش کا شکار تو نہیں ہو گئی ... وہ تیز قدموں سے باجی کے کمرہ میں گھسے .. باجی گڑبڑا کر بیٹھ گئیں اور استفسار کر بیٹھیں ..

وصیف سنجیدگی سے ..

"سحر کا پتہ نہیں .. وہ گھر میں نہیں ہے .."

بلا باجی کا جواب سنے وہ تیزی سے باہر نکل گئے .. اور باہر کا رخ کیا .. سامنے عاشو کے گھر کی لائٹ روشن تھی .. اس کا ڈرائنگ روم تیز روشنی سے چمک رہا تھا .. وصیف اوپر بڑھتے گئے .. پردہ ہٹا ہوا تھا .. سحر دروازے کے سامنے ہی کھڑی تھی ... وصیف کا سر چکرا گیا .. ان کے اعتماد کو شدید دھکا لگا .. تو کیا ڈاکٹر عبید .. نہیں انھوں نے سر کو جھٹک دیا .. اور قریب بڑھے تو انھوں نے دیکھا ڈاکٹر عبید مسکراتا ہوا سحر کو کچھ دے رہا تھا .. وصیف

کے دل میں شعلہ سا بھڑکا.. حسد کا... وہ غصہ سے پاگل ہو اٹھے.. ان کا پورا جسم کانپ اٹھا... چہرے پر شدید اذیت اور کرب کے آثار پھیل گئے اپنے آپ پر بمشکل قابو پاتے ہوئے وہ ڈرائنگ روم کے دروازے کے پاس جا کھڑے ہو گئے..

"سحر..."

وہ بھاری بھر کم آواز میں پکار اٹھے..

سحر چونک کر خوفزدہ انداز میں مڑی... اور سرگوشی میں بولی..

"آ... آپ..؟"

وسیف کے چہرے پر نظر پڑتے ہی سحر پوری جان سے کانپ گئی. اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں.. وہ وصیف کی جانب ایسے بڑھ آئی جیسے سوتے میں چل رہی ہو... وصیف نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا.. اور بلا کچھ بولے.. اسے اپنے ساتھ لیتے ہوئے تیز تیز چلتے ہوئے گھر کا رخ کیا.. انھوں نے سحر کے جسم کی لرزش کو پوری طرح محسوس کر لیا تھا.. شاید وہ اس لئے خوفزدہ ہے کہ اس کا راز فاش ہو گیا.. اس کی پاکیزگی کا بھرم ٹوٹ گیا.. ان کا دماغ چکرا گیا تھا اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو بیٹھا تھا.. غصہ سے ذہن میں لاوا سا پک رہا تھا.. آخر سحر ڈاکٹر عبید کے گھر کیوں گئی...؟ وہ سوچ سوچ کر کھنا رہے تھے مگر منھ سے کچھ نہ بولے... سحر نے بھی صفائی میں کچھ کہنا مناسب نہ سمجھا اور وصیف کے ساتھ چلی آئی. گیٹ پر پہونچ کر وصیف تحکمانہ انداز سے بولے

"اپنے کمرہ میں جاؤ اور آئندہ میری اجازت کے بغیر کہیں جانے کی ضرورت نہیں..."

سحر کے لئے وصیف کا یہ انداز بالکل نیا تھا.. برآمدے کی روشنی کے عکس

میں وہ ٹھٹھک کر وصیف کا چہرہ حیرانی سے دیکھتی رہ گئی۔ ان کا چہرہ اذیت سے بالکل سیاہ پڑچکا تھا۔ آنکھوں میں بے پناہ کرب اور غصے کے اثرات تھے وہ سوچ رہی تھی۔۔ بیرسٹر صاحب کی ناراضگی کا مقصد۔۔؟

میں نے کیا جرم کیا ہے آخر۔۔؟ اسی وقت اس کی نظر برآمدے میں کھڑی زیبا اور باجی پر پڑی۔۔ زیبا آگے بڑھ آئی۔۔ اور وصیف اور سحر کو دیکھتے ہوئے وہ بڑی معصومیت سے پوچھ بیٹھی۔۔

"یہ عاشو کے گھر ملیں نا۔۔؟"

باجی سحر زدہ سی بولیں۔۔

"بھیا۔۔ میں نے تم سے پہلے ہی دن کہا تھا کہ یہ ذمہ داری بہت کٹھن ہے۔۔ تم اپنا کام کروگے یا سحر کی نگرانی۔۔؟"

"با۔۔۔ جی۔۔"

سحر غصہ سے بپھر کر چلائی۔۔ اس کے لہجے میں بڑا کرب تھا۔۔ بے بسی تھی۔۔ اس کا چہرہ آنسوؤں سے گیلا ہو رہا تھا۔۔ ہونٹ بڑے کربناک انداز سے کپکپا رہے تھے۔۔ وہ بدقت بول سکی۔۔

کیا کہہ رہی ہیں آپ۔۔؟ آپ نے کچھ شبہ کرنے سے پہلے زیبا باجی سے تو پوچھا ہوتا کہ اصل واقعہ کیا ہے۔۔ میں کس لئے عاشو کے گھر گئی تھی۔۔"

زیبا تیوری چڑھا کر۔۔

"میں بھلا کیا جانوں۔۔ کہ۔۔ تم وہاں کیوں گئی تھیں۔۔ اور تمہارا مقصد کیا تھا اس وقت اس کے گھر جانے کا۔۔"

"کیا۔۔؟"

سحر کی آنکھیں پھیل گئیں۔۔۔ وہ آنسو بہانا بھی بھول گئی۔۔ اور غرائی۔

"اتنا.. سفید جھوٹ..."

اس کی آواز غصہ کی شدت سے گلے میں پھنس کر رہ گئی..

وصیف چند لمحے کھڑے اس کے چہرے کے بدلتے تغیرات کو گہری نظروں سے دیکھتے رہے پھر پر وقار انداز سے گویا ہوئے..

"سحر.. یاد رکھو.. اس قسم کی جذباتی حماقتیں زندگی کا ناسور بن جاتی ہیں.. جن پر زندگی بھر پچھتاوے کے علاوہ کچھ ہاتھ نہیں آتا.."

سحر جوش اور غصہ سے بپھر کر وصیف کی جانب مڑی اور تیز آواز میں بولی..

"کیسی جذباتی حماقتیں... ایسی باتوں سے مقصد کیا ہے آپ کا.." اس کی آواز کپکپا رہی تھی..

وصیف اپنے پر قابو پاتے ہوئے نرم لہجے میں۔

"یہی حماقت... جو تم نے اس وقت کی..."

سحر کا چہرہ سرخ انگارہ ہو گیا.. وہ کانپتی آواز میں بولی..

"میں نے کوئی حماقت نہیں کی... کتنے گندے خیالات ہیں آپ لوگوں کے۔ بس اس گھر میں ایک منٹ نہ رکوں گی جہاں جھوٹ، گندگی اور مکاری جنم لے رہی ہو.. میں اپنے گھر جاؤں گی..."

وصیف غصہ سے ڈپٹ کر..

"نہیں... اپنے کمرے میں جاؤ تم.. تم پر اس وقت دیوانگی کا دورہ پڑا ہے.. تم کو اچھے برے کی تمیز نہیں رہی.. مگر.. میں تم کو بھٹکنے نہ دوں گا اور اس جیتی جاگتی خودکشی کی اجازت نہ دوں گا... میں کہتا ہوں اپنے کمرے میں جاؤ..."

سحر ہیسٹریائی انداز سے چیخی ..

"نہیں .. نہیں .. نہیں .. آپ مجھ پر اس طرح حکم نہیں چلا سکتے .. آپ کو مجھے روکنے کا کوئی حق نہیں ... میں ایک منٹ بھی یہاں نہ رکوں گی۔ میں ابھی اپنے گھر جاؤں گی ... میں کسی کی بات نہ سنوں گی .. میں خودکشی کروں گی ضرور کروں گی ... دیکھوں کیسے روکتے ہیں آپ .. "

وہ غصہ سے ہانپ رہی تھی اس نے پاس کھڑی زیبا پر حقارت آمیز نظر ڈالی اور غرائی۔

"تم ... تم جھوٹی زیبی ... تمھاری چال اب میری سمجھ میں آگئی۔ تم مجھے ذلیل کرنا چاہتی تھیں ... اب تو تمھارا دل ٹھنڈا ہو گیا نا .. "

اس کے آنسو مسلسل بہے جا رہے تھے ... پھر اس نے ایک جست لگائی۔ اور گیٹ سے باہر بھاگی .. اور بھاگتی چلی گئی .. وصیف تیزی سے لپکے اور سڑک پر پہنچنے سے قبل انھوں نے سحر کو پکڑ لیا .. مگر وہ نازک سی لڑکی ان کے قابو میں نہ آ رہی تھی وصیف نے عاجز ہو کر اسے بازوؤں میں اٹھا لیا اور بھاری بھاری قدم رکھتے زینہ پر چڑھتے چلے گئے .. باجی اور زیبا حیران سی جگہ پر کھڑی دیکھتی رہ گئیں پھر انھوں نے اوپر دروازہ بند ہونے کی آواز سنی .. اور وصیف کو نیچے اترتے دیکھا ... ان کی پیشانی کی رگیں پھولی ہوئی تھیں ... ان لوگوں کی جانب دیکھے بنا وہ اپنے کمرے میں چلے گئے ... ان کے ذہن پر سوچوں کی یلغار تھی ... اوپر کمرے میں کافی دیر تک بھڑ بھڑاہٹ جاری رہی پھر خاموشی چھا گئی۔ شاید وہ تھک کر سو گئی ... وصیف نے کمرہ میں ٹہلتے ہوئے سوچا .. مجھے اس کا کمرہ مقفل کر دینا چاہیئے ... ہو سکتا ہے کہ وہ موقع پا کر نکل بھاگے .. انھوں نے الماری سے قفل نکالا ... اور کمرے سے باہر آ گئے .. سب طرف سناٹا تھا۔

باجی اور زیبا کے کمرے کی بتیاں بجھی ہوئی تھیں.. وہ آہستگی سے زینہ چڑھتے چلے گئے.. انھوں نے دروازے پر کان لگائے.. اندر مکمل خاموشی تھی.. انھوں نے دھیرے سے دروازہ کھولا.. اسی وقت ایک گلدان اس کے سر سے ٹکراتا ہوا باہر جا گرا.. وصیف نے جھجک کر سر پر ہاتھ پھیرا.. خون کے قطرے ان کی پیشانی سے بہتے ہوئے فرش پر گر رہے تھے.. وصیف نے سحر کو گھور کر دیکھا سحر کی خوبصورت آنکھوں میں غصہ، خوف اور پچھتاوے کے ڈورے تیرتے تھے۔

"مجھے معاف کر دیجئے.."

کپکپاتا ہوا جملہ بدقت اس کے ہونٹوں سے پھسل پڑا.. پھر وہ جھپٹ کر آگے بڑھ آئی.. تیزی سے اپنا دوپٹہ پھاڑا.. وصیف کو گھسیٹ کر مسہری پر بٹھا دیا.. اور خون صاف کر کے پٹی باندھ دی.. اس دوران اس کے آنسو مسلسل بہے جا رہے تھے.. وہ سسکیاں لے رہی تھی..

"اب کیوں رو رہی ہو.. غصہ ابھی ٹھنڈا نہیں ہوا..؟"

وصیف نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لے کر سامنے کرتے ہوئے پوچھا دونوں دیر تک ایک دوسرے کی آنکھوں میں جھانکتے رہے.. سحر کی صاف شفاف آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھیں.. وصیف نے دیکھا کہ اس کی خوبصورت متورم آنکھوں میں گہری سی تکلیف اور بوجھل اداسی تھی.. وصیف کو لگا جیسے اس سوگوار حالت میں اس کی معصومیت اور نکھر اٹھی ہو.. ان کا دل دھڑک اٹھا.. اور سحر کے لئے بے پناہ پیار ان کے دل میں انگڑائیاں لینے لگا.. سحر کا ہاتھ پکڑ کر مسہری پر لٹاتے ہوئے وہ بولے..

"سحر... اب تم سو جاؤ.. اور جو کچھ ہوا اسے بھول جاؤ.. اب صبح ملاقات ہوگی... شب بخیر..."

قفل ہاتھ میں لئے وہ دروازے کی طرف لمبے لمبے ڈگ بھرتے چلے گئے۔ اور باہر نکلتے ہوئے دروازہ مقفل کر دیا.. قفل میں چابی پھرنے کی آواز سحر نے صاف سنی تھی.. اوہ تو انھوں نے مجھے قید کر دیا یہ میری بے عزتی ہے.. انھیں مجھ پر اعتماد نہیں.. بھروسہ نہیں... سب نے مل کر میرے کیرکٹر پر کیچڑ اچھالا ہے.. کمال تو یہ ہے کہ بیرسٹر صاحب نے مجھ سے عاشو کے گھر جانے کی وجہ بھی نہ پوچھی... باجی نے بھی آنکھیں بدل لیں.. سب نے جانتے بوجھتے دنیا کی لگائی بجھائی پر یقین کر لیا.. مجھے صفائی کا موقع بھی نہ دیا.. اور ایک دم فیصلہ صادر کر دیا.. بیرسٹر صاحب کو بھی میرے کیریکٹر پر شبہ ہے.. خدا معلوم زیبا نے ان سے کیا لگائی بجھائی کی اور مجھ پر کیا الزام لگایا جو بیرسٹر صاحب ایکدم مجھ سے منحرف ہو گئے.. جب ہی انھوں نے مجھے یوں قید کیا ہے.. آخر ان لوگوں نے مجھے سمجھا کیا ہے وہ مجھے قیدی بنا کر یہاں نہیں رکھ سکتے... میں یہاں نہیں رہوں گی۔ نہیں رہوں گی.. وہ غصہ سے بڑبڑائی.. لیکن جاؤں گی کہاں..؟ اس کے ذہن پر سناٹے چہل قدمی کر رہے ہے.. میں کہاں جا سکتی ہوں وہ بار بار دل سے سوال کر رہی تھی.. اچانک اس کے تصور میں خالہ جان کا چہرہ ابھرا.. فی الحال رکنے کو ان کے گھر سے بہتر جگہ اور کوئی نہیں.. مایوسیوں کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں یہ خیال ایک کرن بن کر جگمگا اٹھا.. اس نے اپنے چھوٹے سے سوٹ کیس میں وہ سب سامان ڈالا جو ہوسٹل سے لائی تھی.. باقی چیزیں الماری میں منتقل کر دیں... اس کے ذہن پر ہتھوڑے سے پڑ رہے تھے.. آنکھیں جل رہی تھیں مگر اس نے بستر پر قدم بھی نہ رکھا.. کرسی پر سر ٹکائے صبح ہونے کا انتظار کرتی رہی..

صبح کی سفیدی آسمان پر نمایاں ہوتے ہی اس نے کھڑکی سے جھانک

کر نیچے دیکھا.. چھجے پر اترنا مشکل کام نہ تھا.. پھر چھجے پر سے چل کر باتھ روم کے پائپ کے سہارے پھسل کر نیچے اتر جانا اور بھی آسان تھا.. اس نے سوٹ کیس ڈوری میں باندھ کر چھجے پر لٹکا دیا.. پھر خود کھڑکی پر سے اٹھ کر چھجے پر کود گئی... اس کے بعد آہستگی سے پائپ کے ذریعہ نیچے پھسل کر نیچے آ گئی اس نے چاروں طرف دیکھا... پھر پچھلے گیٹ سے چوروں کی طرح نکلی. خوش قسمتی سے اسی وقت اسے ایک خالی ٹیکسی جاتی دکھائی دی.. اسے روک کر وہ اندر جا بیٹھی اور خالہ جان کا پتہ بتا دیا..

خالہ جان اتنے سویرے اسے تنہا اور پریشان حال آتے دیکھ کر ٹھٹکیں مگر انھوں نے سحر سے کچھ نہ پوچھا... وہ سمجھ گئیں کہ معاملہ کچھ گڑبڑ ضرور ہے وہ سحر سے بہت شفقت اور گرمجوشی سے پیش آئیں اور گھر کا حال پوچھتی رہیں.. انھوں نے اندازہ لگایا کہ وہاں کا تذکرہ کرتے ہوئے سحر کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا... انھوں نے سحر کو بڑی محبت سے ناشتہ کرایا اور پھر اس کو اپنے بیڈ روم میں لیجا کر سلا دیا.. سحر بستر پر لیٹتے ہی غافل ہو گئی. خالہ جان فکرمند تھیں آخر سحر پر کیا افتاد پڑی جو وہ اتنے سویرے گھر سے نکل آئی. وہ اسی کی زبانی سب حال جاننا چاہتی تھیں.. اس لیئے انھوں نے وصیعہ کو بھی فون نہ کیا... اور حسب معمول اپنے کام میں لگ گئیں.

صبح چائے کی میز پر باجی اور زیبا موجود تھیں.. لیکن دونوں گم صم سوچ میں ڈوبی ہوئی... باجی کو شک ہو رہا تھا... کہ کہیں یہ زیبا کی کسی سازش کی کڑی ہی تو نہ تھی... وہ اس کی باتوں پر یقین کر کے میں معصوم سحر کے خلاف زہر اگل بیٹھی... ادھر زیبا پریشان تھی... کہیں میرا بھانڈا نہ پھوٹ جائے... اس سے قبل ہی مجھے اپنا بستر بوریا باندھ لینا چاہیئے

اگر بات بن گئی اور سحر کا پتہ یہاں سے کٹ گیا تو اپنی چاندی ہے۔ معلوم تو ہوتا ہے کہ بیرسٹر کا اعتبار سحر پر سے اٹھ گیا۔۔ جب ہی انھوں نے سحر پر سختی کی۔۔۔ اسی وقت وصیف اندر آگئے۔۔۔ زیبا نے چونک کر دیکھا۔ وصیف کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔ پیشانی کی رگیں پھولی ہوئی تھیں ایسا لگتا تھا جیسے وہ تمام رات سو نہ سکے ہوں۔۔ باجی نے چائے بنا کر دی۔۔ اور ناشتہ سرکایا لیکن وہ سگار سلگاتے ہوئے بولے۔۔

ابھی تو میں باہر جا رہا ہوں۔۔ سحر کا ناشتہ تیار کرائیے میں آکر قفل کھولوں گا اور ناشتہ اس کے ساتھ ہی کروں گا۔۔"

باجی چونک کر حیرانی سے۔۔

"ہیں۔۔ تو کیا تم نے اسے مقفل کر رکھا ہے؟"

وصیف غصہ سے بے قابو ہوتے ہوئے۔

"جی۔۔۔ اگر میں اسے مقفل نہ کر دیتا تو وہ ضرور بھاگ جاتی۔۔ وہ بہت خوددار لڑکی ہے۔۔۔ اپنے اوپر لگائی ہوئی تہمت کو تو سن کر اس کی یہ حالت ہوئی۔۔ اب میں اس کا پتہ لگا کر ہی رہوں گا کہ اس الزام میں اصلیت کہاں تک ہے۔۔ اور کس نے اسے عاشو کے گھر بھیجا تھا۔۔۔ کیونکہ مجھے پکا یقین ہے کہ یہ بھی سحر کے خلاف ایک سازش تھی۔۔۔"

یہ کہتے وہ غصہ سے بھرے کمرے سے نکل گئے۔۔۔ زیبا گھبرائی سی دیکھتی رہ گئی۔۔ پھر باجی سے مخاطب ہوئی۔۔

"باجی۔۔۔ میں غزالہ کے گھر جا رہی ہوں۔۔۔ اس نے مجھے بلایا ہے۔۔" چکرائی سی اور سوچ میں گم باجی نے بلا کچھ غور کئے سر ہلا دیا۔

(۱۷)

وصیف جب ڈاکٹر عبید کے گھر پہونچا تو وہ اور عاشو ناشتہ کی میز پر بیٹھے تھے ۔۔ عبید نے وصیف کا خیر مقدم بڑی گرمجوشی سے کیا اور بولا ۔۔

آئیے بیرسٹر صاحب! چائے حاضر ہے ۔۔

عاشو بڑی معصومیت سے مسکراتی ہوئی بول اٹھی ۔

"انکل ۔۔ آپ ہماری آنٹی کو ساتھ کیوں نہیں لائے ۔۔ زیبا انٹی تو کل کہہ رہی تھیں کہ آنٹی تمھارے گھر ضرور جائیں گی ۔۔۔ پھر وہ کیوں نہیں آئیں ؟"

وصیف بے چینی سے عاشو سے پوچھ بیٹھے ۔۔

"کیوں بیٹی ۔۔ زیبا نے کیا کہا تھا تم سے ۔۔ ؟"

عاشو بڑوں کی طرح سمجھاتے ہوئے ۔۔

"انکل کل زیبا انٹی نے مجھے آنٹی کا ہار پہنا دیا تھا ۔۔ پھر مجھے گھر پہونچا گئیں ۔۔۔ وہ کہہ رہی تھیں کہ اب تمھاری سحر انٹی تم سے اپنا ہار لینے تمھارے گھر ضرور آئیں گی ۔۔ مگر انٹی تو اب تک نہیں آئیں ۔۔ بہت خراب ہیں آنٹی میں اب ان سے کبھی نہ بولوں گی ۔۔ ان کے پاس کبھی نہ جاؤں گی ۔۔ انکل آپ ان سے کہہ دیجئے گا کہ میں ان کی دی ہوئی گڑیا بھی نہیں لوں گی ۔۔"

وہ ہونٹ نکال کر بیٹھ گئی ۔

وصیف پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے ۔

"ارے بیٹی ۔۔ تم تو سچ مچ ناراض ہو گئیں ۔۔ میں ابھی تمھاری آنٹی کو لے کر آتا ہوں ۔۔ ہاں یہ تو بتاؤ زیبا نے وہ ہار تم کو دیا تھا ؟"

ڈاکٹر عبید چائے کی پیالی وصیف کو تھماتے ہوئے..

"جی.. کل شام کو یہ آپ کے گھر سے ایک قیمتی ہار پہن کر آگئی.. میں جب ڈسپنسری سے پلٹا تو وہ ہار میں نے اسے پہنے دیکھا اور اس سے پوچھ بیٹھا اس نے بھی سب بتایا.. میری سمجھ میں یہ بات نہ آئی.. میں نے وہ اتار کر اپنے پاس رکھ لیا.. سوچا تھا کہ صبح جا کر آپ کے گھر میں معلوم کروں گا قریب گیارہ بجے دستک سُن کر دروازہ کھولا تو ایک اجنبی لڑکی دکھائی دی۔ جو گھبرائی سی لاکٹ کے بارے میں پوچھ رہی تھی.. میں نے لا کر اسے وہ ہار پکڑایا ہی تھا کہ آپ آگئے... مس زیبا کا یہ مذاق میری سمجھ میں تو آیا نہیں اتنا قیمتی زیور بچی کے گلے میں ڈال دیا۔ فرض کیجئے وہ کھو جاتا تو...؟"

عاشو غور سے سنتے ہوئے بول اٹھی..

"ڈیڈی... زیبا انٹی بار بار مجھے سکھاتی تھیں کہ اپنی آنٹی کو اپنے گھر لے جاؤ.. مگر جب بھی میں نے آنٹی سے ضد کی تو انھوں نے کہہ دیا کہ وہ کسی کے گھر نہیں جاتیں.. بڑی بات ہوتی ہے تب ہی تو کل زیبا آنٹی نے مجھے ہار پہنایا تھا اور چپکے سے کہا تھا کہ اب تمھاری آنٹی اپنا ہار لینے تمھارے گھر جائیں گی.. کیونکہ ان کو اپنی ممی کے ہار سے بہت پیار ہے.. ڈیڈی آنٹی سحر کی ممی بھی خدا کے پاس چلی گئیں... اور میری ممی بھی.. کیوں ڈیڈی خدا سب کی ممی کو اپنے پاس کیوں بلا لیتا ہے؟"

ڈاکٹر کے جواب دینے سے پہلے ہی وصیف بول پڑے..

"تو یہ زیبا صاحبہ کی حماقت تھی.. عقل سے پیدل ہیں وہ محترمہ.. سیدھی سادھی سحر کو بیوقوف بنا کر آدھی رات کو آپ کے دروازے پر دوڑا دیا آپ تو شاید سحر سے پہلی بار ملے ہوں گے..؟

ڈاکٹر عبید سر ہلا کر

جی .. بالکل پہلی بار ملاقات ہوئی .. گر میں ان سے مرعوب ہو گیا .. کیونکہ انھوں نے جس وقار سے بات کی وہ ان کی کردار کی بلندی کی مترادف تھی .. کتنی پر وقار اور کم عمر صاحبزادی ہیں .. آپ کی کوئی عزیز ہیں؟ .. آپ کے گھر میں تو کبھی دکھائی نہیں دیں ... بس عاشو کی زبانی ہمیشہ آنٹی کے تذکرے سنتا رہا ... اور سوچتا رہا کہ وہ کوئی معمر خاتون ہوں گی .. عاشو کے لئے تو انھوں نے بہت کچھ کیا .. ہمیشہ ہی اپنی آنٹی سے تحفہ تحائف لاتی رہی اور تعریفوں کے راگ گاتی رہی .. "

وصیف سنجیدگی سے ..

میری قریبی عزیز ہے سحر .. اس کا قیام ہوسٹل میں رہتا ہے چھٹیاں گذارنے آجاتی ہے .. اچھا ڈاکٹر میں چلوں .. پھر ملاقات ہوگی .. "

انھوں نے ڈاکٹر عبید سے مصافحہ کیا اور رخصت ہو گئے .. وہ تیزی سے گھر کی جانب چل پڑے .. ایک ہی رات کی پریشانی میں انھیں دیکھ کر ایسا لگتا تھا جیسے زندگی کی لڑی میں سے ایک دم کئی نہینوں کے موتی ٹوٹ گئے ہوں .. ان کا ذہن بوجھل ہو رہا تھا .. وہ سوچ رہے تھے کہ زیبا نے پھر اپنا بھرپور وار کر ہی ڈالا .. مگر میرے دماغ کو کیا ہو گیا تھا اس وقت .. .. زیبا کو، اب برداشت کرنا کار بے دارد .. انھوں نے زیبا کو گھر سے کھڑے کھڑے نکالنے کا عہد کیا اور تیزی سے زینہ چڑھتے چلے گئے انھوں نے آہستگی سے قفل میں چابی پھرائی .. اور دروازہ کھولا .. ان کا دل دھک سے ہو گیا ... بستر خالی تھا .. کمرہ میں بے کراں سناٹا محسوس ہوا .. باتھ روم کا دروازہ کھلا ہوا تھا .. اور ڈریسنگ روم کا بھی .. سحر کا کہیں بھی پتہ نہ تھا

انھوں نے مسہری کے نیچے جھانکا... پردوں کے پیچھے دیکھا.. ان کا دل ناگوار انداز سے دھڑ دھڑ کر رہا تھا.. آخر سحر کہاں غائب ہو گئی.. کیا وہ کھڑکی سے کود گئی.. انھوں نے کھڑکی سے باہر جھانکا.. اتنی اونچی کھڑکی سے کود کر بھاگنا سحر جیسی لڑکی کے لئے کارے دارد... تو کیا زیبا نے اس کو باہر نکالا.. مگر کیسے..؟ چابی تو میرے پاس تھی.. اس کے علاوہ سحر اب مزید زیبا کی باتوں میں آنے والی نہیں... پھر آخر وہ کدھر غائب ہو گئی..؟ وہ تیزی سے نیچے اترے. ضرور اس میں کسی کا ہاتھ ہے.. ورنہ سحر کہاں جا سکتی ہے.. وہ بوکھلائے ہوئے سوچ رہے تھے.. انھوں نے دیکھا بشیر چائے کی ٹرے اٹھائے آ رہا تھا.. وہ پوچھ بیٹھے..

"سحر کو دیکھا ہے کہیں...؟ وہ گھر میں نہیں ہیں..."

بشیر حیران ہو کر۔

سحر بی بی گھر میں نہیں ہیں.. تو وہ ضرور سحر بی بی ہوں گی... صبح دودھ والا مجھ سے پوچھ رہا تھا کہ مس صاحب اتنے سویرے کہاں گئیں..؟ میں نے اس کا مذاق اڑایا.. کہ اس گھر سے کوئی مس صاحب کہیں نہیں گئیں تو وہ بڑے یقین سے بولا تھا کہ اسی گھر کی مس صاحب کو اس نے ٹیکسی میں جاتے دیکھا.. ضرور وہ سحر بی بی ہوں گی.. کیا وہ اسکول چلی گئیں...؟ بھیا. رات ہی کو زیبا بی بی ان سے کہیں جانے کا کہہ رہی تھیں.. مگر سحر بی بی جانے پر تیار نہ تھیں وہ اپنے بجائے مجھے بھیجنا چاہ رہی تھیں.. مگر زیبا بی بی انھیں دیر تک کچھ سمجھاتی رہیں.. پھر گھسیٹ کر گیٹ تک لے گئی تھیں.. زیبا بی بی کو خبر نہ تھی کہ میں کھڑکی سے سب دیکھ رہا ہوں.. میں سمجھا تھا کہ وہ لوگ گھومنے جا رہی ہوں گی مگر ذرا دیر بعد زیبا بی بی کو میں نے تیز تیز آتے دیکھا. بھیا کہیں

اسی وقت، تو زیبا بی بی نے ان کو کہیں نہیں، بھیج دیا تھا...؟

وصیف تلخی سے..

"نہیں.. وہ رات میں اپنے کمرے میں تھی.. صبح ہوتے ہوئے گئی ہے۔"

ان کو اپنا دماغ چکرایا ہوا الگ رہا تھا.. تو زیبا کا داؤں اس پر اور ہم سب پر چل گیا... سحر نے میرا ناقابل برداشت رویہ دیکھ کر ہی گھر چھوڑا ہے.. میں نے وجہ پوچھنے کے بجائے اس پر طنز کئے.. اس پر شک کیا.. سب جانتے ہوئے اس وقت میرے دماغ کو کیا ہوا تھا.. میں ایسا نادان کیوں بن گیا تھا.. میں نے اسے کچھ کہنے سننے کا موقع ہی نہ دیا.. اف کتنا ظلم توڑا ہے میں نے اس پر.. ان کو اپنی کنپٹیاں چٹختی ہوئی معلوم ہو رہی تھیں.. اپنے کیریکٹر پر اتنی بڑی تہمت وہ برداشت ہی نہ کر سکی... لیکن وہ آخر گئی کہاں ہوگی.. کہیں وہ ہوسٹل تو نہیں پہونچ گئی..؟ انھوں نے فون نمبر ملایا... دوسری جانب چوکیدار تھا.. اس سے نفی میں جواب سن کر وصیف دھم سے کرسی پر بیٹھ گئے..

باجی کو بشیر کی زبانی سب کچھ معلوم ہو چکا تھا.. وہ پریشان سی وصیف کے پاس آئیں.. ان کے بولنے سے پہلے وصیف گرجے..

"زیبا کہاں ہے.. یہ سارا گل اسی کا کھلایا ہوا ہے.. اس سے پوچھئے سحر کہاں گئی...؟"

باجی نے وصیف کے غصے کا یہ انداز پہلی بار دیکھا تھا.. وہ سہم سی گئیں اور بولیں..

"زیبا کہاں.. وہ تو غزالہ کے گھر گئی ہے.."

وصیف شبراتی کو سامنے دیکھ کر دہاڑے..

زیبا کا سب سامان لے جا کر میجر سعید کے گھر پھینک آؤ شبراتی... اور اس سے کہہ دینا کہ آئندہ اس گھر میں قدم نہ رکھے..."

وہ غصہ سے کانپ رہے تھے.. انھوں نے باجی کو ڈاکٹر عبید اور عاشو کا بتایا سارا قصہ سنا دیا.. باجی شرمندگی سے بولیں..

"زیبا نے یہ اس طرح سنایا.. کہ مجھے بھی غصہ آ گیا.. اور میں اس معصوم پر شک کر بیٹھی۔ خدا مجھے معاف کرے.. مگر.. وہ گئی کہاں ہو گی؟"

انھوں نے دیکھا وصیف بے حد پریشان بیٹھے ہاتھ سے کنپٹیاں دبا رہے تھے.. وہ بولیں۔

"گھبراؤ نہیں بھیا.. وہ کسی غلط جگہ کبھی نہیں جا سکتی.. ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے ماموں کے گھر چلی گئی ہو.."

وصیف پریشان لہجے میں..

"نہیں.. وہ وہاں کبھی نہ جا سکے گی اسے ان لوگوں سے چڑھ ہے.."

اچانک انھیں خیال آیا.. کہیں وہ خالہ جان کے پاس نہ چلی گئی ہو.. انھوں نے تیزی سے جا کر خالہ جان کا فون نمبر ملایا.. دوسری طرف خالہ جان ہی تھیں وہ بولیں..

"کیوں بھئی.. آج صبح ہی صبح ہماری یاد کیسے آ گئی...؟"

وصیف گھبرائے لہجے میں..

"خالہ جان! ایک بہت ضروری بات دریافت کرنا ہے آپ سے.."

خالہ جان بولیں..

"ضروری بات.. ضرور دریافت کرو.. ہچکچاہٹ کیسی...؟"

خالہ جان سے اس کی بے چینی چھپی نہ رہ گئی تھی.. وہ مسکرا کر اسے

گھسنے پر آمادہ تھیں۔"

ذہین ہکلائے ..

"خالہ جان .. آج ہماری ایک قیمتی چیز گم ہو گئی ہے .. میرا قیاس ہے کہ وہ آپ کے پاس پہونچ گئی ہے .. پہونچ گئی ہے نا ..؟ خدا کے لئے انکار نہ کیجئے میں بہت پریشان ہوں ..."

خالہ جان انجان بنتے ہوئے ..

"کیا کہہ رہے ہو تم .. میں سمجھی نہیں .."

ذہیب گھبرائے انداز سے ..

"خالہ جان .. آج سحر کہیں چلی گئی .. خدا کے لئے بتا دیجئے گا وہ آپ کے پاس پہونچ گئی ہے .. میں بہت پریشان ہوں .. پلیز بتا دیجئے کہ وہ آپ کے پاس پہونچ گئی نا ...؟"

خالہ جان سنجیدگی سے ..

"ہوں .. وہ آج صبح بہت پریشان حال آئی .. لگ رہا تھا کہ وہ تمام رات سو نہ سکی ہو .. لہذا آتے ہی میں نے اسے سلا دیا ہے .. تم لوگوں سے بہت بیزار لگ رہی ہے .. اب اس کے جاگنے پر اس سے سارا واقعہ سن کر اندازہ لگاؤں گی کہ کس وجہ سے وہ تم لوگوں سے بیزار ہو گی ویسے میں ضرور کہوں گی کہ سحر بہت معصوم اور پیاری لڑکی ہے .. ایک بات اور سنو .. جب تک میں نہ کہوں تم اس کے سامنے آنے کی ہمت نہ کرنا .. ورنہ حالات کے بگڑنے کے ذمہ دار تم خود ہو گے ..."

(۱۸)

سحر پانچ بجے تک بے خبر سوتی رہی.. جب اس کی آنکھ کھلی تو اس کی سمجھ میں نہ آرہا تھا. کہ وہ کہاں ہے.. اسی وقت اس نے خالہ جان کی آواز سنی.. وہ کہہ رہی تھی..

"سحر... اٹھ کر غسل کر ڈالو.. پھر ہم لوگ ناشتہ کریں گے.."

غسل کے بعد سحر کے ہوش و حواس ٹھکانے ہوئے.. ناشتہ کی میز لوازمات سے پر تھی..

سحر نے حیرت سے پوچھا..

"خالہ جان.. کیا کوئی مہمان آرہا ہے...؟"

خالہ جان محبت سے۔

"نہیں بیٹی.. بس ہم اور تم ہی ہیں.. آج میں نے بھی دن کا کھانا نہیں کھایا.. تمھارے جاگنے کے انتظار میں رہی.. اور کھانے کا وقت ہی نکل گیا.. اس لئے اس وقت ناشتہ تگڑا ہی ہونا چاہیئے.. تم تو دن بھر ہی سوتی رہیں!"

سحر نے بے چین ہوکر..

"جی ہاں.. رات ایک منٹ بھی نہیں سو ئی تھی.. آپ حیران ہوں گی کہ میں صبح ہی صبح ایک دم کیسے نازل ہوگئی.. ٹرین کا ٹائم مجھے معلوم نہ تھا اور گھر چھوڑنا اشد ضروری تھا.. لہذا آپ کے پاس آگئی.. اگر میں وہاں اور رک جاتی تو میرا دم گھٹ گیا ہوتا.."

سحر کی آواز رندھ گئی اور آنکھوں میں آنسو لہرا اٹھے..

خالہ جان بڑے پیار سے ..

"بیٹی پہلے تم ناشتہ کرلو . پھر مجھے بتانا کہ قصہ کیا ہوا .. ؟"

انھوں نے ناشتہ کی پلیٹیں سحر کی جانب بڑھائیں اور بڑی شفقت سے اصرار کر کے کھلاتی رہیں .. ناشتہ کے بعد سحر نے خالہ جان کو سارا قصہ بے کم و کاست سنا ڈالا ... پھر سسکیاں لیتی ہوئی بولی ..

"افسوس تو یہ ہے خالہ جان کہ بیرسٹر صاحب نے مجھ سے کچھ بھی نہ پوچھا۔ مجھے صفائی کا موقع تک نہ دیا اور جانتے بوجھتے زیبا کی بات پر یقین کر لیا انھوں نے مجھے کمرہ میں بند کر دیا تھا .. آپ .. ہی .. بتائیے کہ ایسے حالات میں میں نے رات کیسے گذاری ہوگی ... ؟ اسی لئے صبح ہوتے ہوئے میں کھڑکی سے کود کر نکل آئی .. آپ چپ کیوں ہیں .. کیا آپ کو میری بات کا یقین نہیں .. ؟

خالہ جان پیار سے سحر کو دیکھتے ہوئے ..

"نہیں بیٹی .. ایسی تو کوئی بات نہیں .. مجھے پورا یقین ہے کہ تم نے جو کہا ٹھیک کہا .. اور تم پر شرمناک تہمت لگائی گئی .. میں تو یہ سوچ رہی تھی کہ آخر اتنی بار دھوکہ کھانے کے بعد زیبا کی باتوں پر ان لوگوں کو یقین کیسے آگیا .؟ حالانکہ وصیف بنا ثبوت کسی کی بات پر یقین کرنے والوں میں نہیں .. وہ بہت سمجھدار ہے تمھاری گمشدگی سے وہ بے حد پریشان ہے .. صبح ہی اس کا فون آیا تھا کیونکہ اسے پورا یقین تھا کہ تم یہاں کے علاوہ کہیں اور جا ہی نہیں سکتیں بہر حال جو بھی ہوا بہت برا ہوا .."

سحر گھبرا کر ۔

"اچھا .. فون پر آپ نے بتا دیا کہ میں یہاں ہوں .. ؟ خالہ جان آپ کسی نوکر کو بھیج دیجئے .. میں گھر جانا چاہتی ہوں ... بیرسٹر صاحب کے یہاں آنے

سے پیشتر ہی میں یہاں سے روانہ ہونا چاہتی ہوں ..“

خالہ جان سمجھاتے ہوئے ..

یہ تم کیا سوچنے لگیں .. تم میری بیٹی ہو .. اطمینان سے رہو ..

وصیف کو میں نے پہلے ہی یہاں آنے سے منع کر دیا .. اگر تم وہاں نہیں جانا چاہتیں تو وہ تم کو مجبور کر کے نہیں لے جا سکتے۔ پھر تمھارا کالج کھلنے میں بھی تھوڑے دن رہ گئے ہیں کالج میں خود تم کو چل کر پہونچا دوں گی بس، اب تم خوش ہو ...؟“

سحر خاموش رہ گئی .. اور مزید کچھ نہ بول سکی .. خالہ جان نے پچ مچ اس سے ایسا ہی برتاؤ کیا جیسے وہ ان کی بیٹی ہی ہو .. سحر ان کی محبت پاکر مطمئن تھی .. اسے ایسا لگتا جیسے دکھوں کے گرداب سے نکل کر وہ سکھ کے ساحل پر پہونچ گئی ہو .. وصیف کی یاد اسے ہر گھڑی بے چین رکھتی مگر وہ حجاب کے پردوں میں اپنا پیار چھپائے ہوئے تھی .. اس دوران وصیف روز خالہ جان کے پاس آتے .. مگر سحر کو ان کو آنے کی کوئی اطلاع نہ ہوتی .. وہ یہی سمجھتی رہی کہ وصیف نے الٹے کر کبھی اس کی خبر نہ لی .. یہ خلش اس کے دل میں کانٹے کی طرح چبھتی رہی .. وصیف کے سرد رویہ سے اس کی خود داری مجروح ہوتی جا رہی تھی وہ اپنے آپ سے الجھتی رہتی .. بیرسٹر صاحب کو میرے کیرکٹر پر شبہ ہے اسی لئے انھیں میری کوئی پرواہ نہیں رہی .. اس خیال کے آتے ہی اس کے دل کو دھکا لگتا اور آنکھوں میں آنسو آجاتے .. وہ اداس ہو جاتی .. خالہ جان سے اپنی حالت پوشیدہ رکھنے کو وہ گھنٹوں کتاب لئے ایک ہی صفحہ سے چپکی رہتی مگر اسے کیا معلوم تھا کہ خالہ جان کو اس کے احساسات کا پورا اندازہ ہے .. اور دلی ہمدردی بھی .. کئی بار خالہ جان نے چاہا کہ کہ

کو ساتھ لے کر وصیف کے یہاں جائیں مگر سحر راضی نہ ہوئی.. وہ باجی اور سحر کا سامنا کرنے کی ہمت اپنے میں نہیں پا رہی تھی.. باجی الگ سحر سے ملنے کو تیار تھیں مگر وصیف نے انھیں سختی سے روک رکھا تھا..

کالج کھلنے میں ایک دن رہ گیا تھا.. سحر دل کی گھٹن سے گھبرا کر باہر برآمدے کی طرف سیڑھیوں پر جا بیٹھی.. مجبور.. کھوئی کھوئی سی.. وہ خلا میں گھور رہی جا رہی تھی.. اور خیالات کے دھارے پر بہہ رہی تھی.. کل کالج کھل رہا ہے مگر بیرسٹر صاحب نے مجھے پوچھا تک نہیں.. آخر میری ایسی کیا خطا تھی جو وہ اتنے ناراض ہیں... اسے وصیف پر گلدان پھینکنے کا خیال آ گیا.. اس نے جھرجھری لی.. اور سوچا..

"وہ تو نادانستگی میں مجھ سے وہ حرکت سرزد ہو گئی تھی جس کو کیا وہ معاف نہ کر سکتے تھے.. مگر انھیں تو زیبا کی جھوٹی باتوں کا یقین ہے.. وہ سمجھتے ہیں کہ میری دوستی ڈاکٹر عبید سے ہے.. حالانکہ میں نے پہلی بار ڈاکٹر کو دیکھا تھا. وہ بھی سرسری طریقہ پر... اگر اب دیکھوں تو پہچان بھی نہ پاؤں.. ہونہہ ریحانہ باجی فرما رہی تھیں کہ ضرور بیرسٹر صاحب کے دل میں تمہاری محبت کا جذبہ جاگ اٹھا ہے.. کیا محبت ہے کہ میں تو سلگ رہی ہوں اور... وہ ایسے لاپرواہ ہیں گویا کہیں میرا وجود ہی نہ ہو...

اس نے نہ جانے کس جذبہ کے تحت سر پھیرا.. وہ اچھل سی پڑی.. اسے لگا جیسے دل پر بجلی آ گری ہو.. اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی.. اس کی سوگوار نظریں بیرسٹر صاحب کی نظروں سے ملیں.. چند لمحے کو دونوں ملے بے خبر سے بڑی محویت سے ایک دوسرے کو تکتے رہ گئے..

"سحر..."

چند لمحوں کی محویت کے بعد وصیف نے بڑی اپنائیت اور افسردگی سے بھرے لہجے میں پکارا..

ان کے اس لہجے میں حد درجہ کی یگانگت تھی .. سحر چونک پڑی .. اس نے دیکھا وصیف کا چہرہ اترا ہوا تھا .. آنکھیں متورم .. ہونٹوں پر پپڑیاں جمی ہوئی .. جنھیں بار بار وہ اپنی زبان سے تر کر رہے تھے .. ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ عرصے سے بیمار ہوں .. سحر والہانہ شیفتگی سے وصیف کو تکے جا رہی تھی پھر وہ پوچھ بیٹھی ..

"آپ کی چوٹ کیسی ہے .. ؟"

اس کا لہجہ جذبات سے بوجھل تھا .. اس کے ذہن کے تاریک گوشوں سے ایک اداس مسکراہٹ دبے پاؤں اس کے ہونٹوں پر آ گئی .. ساتھ ہی اس کا چہرہ پرسکون دکھائی دینے لگا ..

"کون سی چوٹ .. ؟ .. اوہ اپنی لگائی چوٹ کے بارے میں پوچھ رہی ہو .. ؟ وہ تو مستقل چیز ہے .. اس کا درد تو شاید ہمیشہ جگر کے لگا تا رہے گا .. "

وصیف جذبات انگیز لہجے میں معنی خیز انداز سے کہہ گئے ..

سحر معصومیت سے ..

"مگر .. وہ چوٹ تو ایسی شدید نہ تھی جو مستقل روگ بن جائے .. معمولی سی کھرونچ لگا تھا .. مجھے بڑا افسوس ہے کہ مجھ سے ایسی حرکت سرزد ہو گئی .. جس سے آپ کو ابھی تک تکلیف ہے ۔

فرط جذبات سے اس کا گلا رندھ گیا اور جیسے دل کا خون آنسو بن کر آنکھوں کی راہ سے بہہ نکلا ..

وصیف بے چین ہو کر..

"ارے اس میں رونے کی کیا بات ہے سحر... اچھا بھئی اب میں اس درد کو برداشت کروں گا اور تم سے کبھی شکایت نہ کروں گا.. اب تو خوش ہونا..؟ میرے غلط رویے پر جو میں نے تمہارے ساتھ برتا مجھے معاف نہ کرو گی..؟"

وہ التجا آمیز نظروں سے سحر کو تکتے رہ گئے..

سحر ان کی نظروں کی تاب نہ لاکر آنسو پونچھتے ہوئے سنجیدگی سے..

"اس میں غلطی میری بھی تو تھی.. لہذا مجھے سزا ملی.. مگر یہ آپ آج ادھر کیسے بھول پڑے...؟"

وصیف سنجیدگی سے..

"آج.. سحر.. میں تو ہر روز آتا رہا ہوں.. مگر اپنی شرمندگی اور تمہاری خفگی کے ڈر سے ملنے کی جرأت نہ کر سکا.. آج تم کو سامنے بیٹھا دیکھ کر دل نہ مانا.. اور میں آہستگی سے بڑھتا تم تک آگیا..

سحر حیرانی سے..

"اوہ.. آپ روز آتے تھے.. لیکن مجھے خبر تک نہ ہوئی... میں یہی سوچ سوچ کر کڑھتی رہی.. کہ آپ کو میری پرواہ تک نہیں.. میں نے یہاں آنے کے بعد ہر وقت آپ کو یاد کیا ہے.."

وصیف کے جذبات سے بھرے چہرے پر خوشی ناچ اٹھی.. وہ مسکرا کر بولے...

"سحر.. تم سوچ رہی ہو گی کہ میں نے تم پر شک کیا.. مگر تمہارا خیال ہے میں نے تم کو خوب سمجھ لیا ہے.. تم.. تم پر شک و شبہ سے بالاتر ہو.. میں نے تم کو مقفل کیا تھا.. صرف اس لئے کہ مجھے معلوم تھا کہ اپنی خود داری

ہونے اور اپنے کیریکٹر پر لگائی تہمت کو برداشت نہ کرنے پر تم ضرور کوئی سخت قدم اٹھالوگی.. اور آخر وہی ہوا جس کا مجھے ڈر تھا.. مجھے زیبا کی بات کا کوئی یقین نہ تھا. غصہ تو صرف اس پر آیا تھا کہ تم اس کے کہنے پر کیوں چلیں تم نے حالات سے مجھے آگاہ کیوں نہ کیا..؟"

وصیف بول رہے تھے.. اور سحر کی نظریں ان کے چہرے پر رینگ رہی تھیں ایسے لگ رہا تھا جیسے اس نے اپنی منزل پالی ہو.. اسی وقت خالہ جان آگئیں۔ وصیف اور سحر کو یکجا دیکھ کر وہ مسکراتی ہوئی بولیں..

"اچھا.. تو آج تم دونوں مل لئے.. کہو سحر نے تم کو معاف کر دیا...؟"

وصیف نے مسکرا کر سر ہلا دیا.. پھر ادھر ادھر کی باتیں کر کے وصیف رخصت ہوگئے.. وہ جب گھر پہونچے تو سحر کے ماموں مامی اور عارف اسے ڈرائنگ روم میں بیٹھے دکھائی دیئے... وصیف کو دیکھتے ہی ماموں بول پڑے

"وصیف میاں... ہم لوگ کالج سے ہو کر آ رہے ہیں.. معلوم ہوا کہ سحر ہوسٹل میں نہیں ہے.. چھٹی ہوتے ہی چلی گئی تھی.. یہاں بھی نہیں ہے۔"

وصیف لاپروائی سے سگار سلگاتے ہوئے..

"ہوسٹل ہی میں ہوگی.. جائے گی کہاں.. چوکیدار نے آپ سے بہانہ بنا دیا ہوگا وہ آپ کو پہچانتا نہ ہوگا.."

عارف بے چینی سے بول پڑا..

"مگر بیرسٹر صاحب.. ہم نے تو بہت بری خبر سنی تھی سحر کے بارے میں.. اسی لئے ہم لوگ گھبرا کر آئے ہیں.."

وصیف چونکتے ہوئے..

"کیسی بری خبر..؟ ہم بھی تو سنیں.."

ماموں غور سے وسیف کو دیکھتے ہوئے۔

"ہاں بھیا۔ ہمیں معلوم ہوا کہ سحر تمھارے گھر سے کہیں غائب ہو گئی۔ اسی کی تصدیق کرنے ہم آئے ہیں"

وسیف قہقہہ لگا کر۔

"بھئی خوب مذاق رہا یہ بھی۔ کس نے ایسا بے ہودہ مذاق آپ لوگوں سے کر ڈالا۔۔۔"

عارف چبھتی نظروں سے وسیف کو دیکھتے ہوئے۔۔

"ہمیں سے کسی کا گمنام خط گیا تھا۔ کہ سحر کسی سے ملنے گئیں واپسی پر آپ نے سخت برتاؤ کیا۔۔ اس پر وہ گھر سے غائب ہو گئیں۔"

وسیف سنجیدگی سے ماموں سے پوچھ بیٹھے۔۔

"اور ایسے لغو خط پر آپ لوگ یقین کر بیٹھے۔۔ ابھی تو مجھے ایک ضروری میٹنگ میں شرکت کرنی ہے۔۔ کل شام کو چار بجے آئیے تو میں آپ کو سحر سے ملوانے لے چلوں گا۔۔ تاکہ آپ لوگوں کو یقین آ جائے کہ وہ خبر کہاں تک صحیح تھی۔"

ان لوگوں کے جانے کے بعد وسیف نے باجی کو سارا واقعہ سنا دیا کہ کس طرح اس کی اور سحر کی ملاقات ہوئی۔۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ سحر ہم لوگوں سے ناراض نہیں ہے۔۔ باجی بولیں۔۔

"سحر کی ماموں نے آتے ہی سحر کے بارے میں استفسار کیا تھا۔۔ میں نے بھی ان کو یہی بتایا کہ وہ ہوسٹل میں ہو گی۔۔ شکر ہے کہ تم نے بھی یہی کہا۔۔ میں تو ڈر رہی تھی کہ کہیں تم کچھ اور نہ کہہ دو۔۔ ان لوگوں کو خبر کرنے والی بھی یقیناً زیبا ہو گی، وہ کمینی لڑکی بری طرح ہاتھ دھو کر سحر کے پیچھے پڑ گئی ہے۔۔

وصیف اٹھتے ہوئے..

"میں ذرا سحر کو فون پر بتا دوں.."

یہ کہتے وہ ڈرائنگ روم سے نکل گئے.. پھر سحر کو فون کر کے ماموں وغیرہ کے آنے اور ان کی کھوج کے بارے میں بتا دیا.. اور یہ بھی کہ کل شام کو اپنے شک کی تصدیق کرنے ہوسٹل پہونچیں گے..

دوسرے دن وصیف جب کورٹ سے پلٹے تو ماموں مامی اور عارف ہوسٹل جانے کو ان کا انتظار کر رہے تھے.. وصیف ان لوگوں کے ساتھ ہوسٹل پہونچے.. اطلاع دینے پر سحر آئی.. نکھری نکھری مسکراہٹ ہونٹوں پر لیے اس نے سب کو سلام کیا.. مگر عارف کی جانب مخاطب بھی نہ ہوئی..

وصیف پوچھ بیٹھے.

کہو.. پڑھائی کیسی چل رہی ہے سحر..؟"

سحر مسکرا کر..

ٹھیک چل رہی ہے.. اتنے دن بہت سکون رہا.. کل سے پھر وہی ہنگامہ شروع ہو جائے گا.. آپ نے تو اتنے دن الٹ کر خبر تک نہ لی. کیا آپ لوگ ناراض ہیں مجھ سے"؟

اس نے در پردہ شکایت کی..

وصیف سنجیدگی سے..

"خفگی کیسی.. بس اس خیال سے نہ آئے کہ تم ڈسٹرب نہ ہو.."

مامی غور سے ان لوگوں کی گفتگو سنتی رہیں..

کل ہم لوگ یہاں آئے تھے.. مگر چوکیدار نے بتایا کہ تم ہوسٹل میں نہیں ہو..."

سحر سادگی سے بولی..

"چوکیداروں کو اس معاملے میں بڑے سخت احکامات ملے ہوئے ہیں.. لہٰذا ممی کو پہچانتا نہیں.. انھیں باہر ہی سے رخصت کر دیتا ہے.. آپ لوگ کیسے آگئے..؟"

مامی منہ بنا کر..

"بس تم ہی سے ملنے آگئے تھے.."

وہ سحر سے ادھر ادھر کی باتیں کرتی رہیں تھوڑی دیر بعد سحر وصیف سے مخاطب ہوئی..

"یزدانی انکل کا خط آیا ہے.. آپ کے لئے کچھ خاص باتیں لکھی ہیں۔"

وصیف چونک کر..

"خاص.. کیا لکھا ہے تم نے تو پڑھا ہوگا..؟"

سحر ٹالنے کے انداز سے۔

"جی ہاں پڑھا تو ہے.. مگر سب کے سامنے بتانے والی نہیں.. انکل کی کچھ پرائیویٹ باتیں ہیں.. میں آپ کو خط پوسٹ کر دوں گی.. اتنی دور جا کر لانا تو مشکل ہی ہے.."

مامی برا سا منہ بنا کر..

"اگر ایسی ہی کوئی پرائیویٹ باتیں ہیں... تو ہم لوگ گاڑی میں جا کر بیٹھتے ہیں تم وصیف میاں کو بتا دو.."

یہ کہتے ہوئے وہ اٹھ گئیں.. پھر ماموں اور شارف بھی ان کے ساتھ کمرے سے نکل گئے.. وصیف سحر کی جانب متوجہ ہوگئے.. جو دروازے تک ان لوگوں کو پہنچا کر واپس آگئی تھی.. وہ وصیف کے سامنے سنجیدگی سے بیٹھتی ہوئی بولی

یزدانی انکل نے کچھ نہیں کہا.. مجھے آپ کو یہ بتانا تھا کہ عارف انتہائی چھچھورے انسان ہیں .. دوسروں کے معاملات میں .. زبردستی دخیل ہونے کے مریض بھی ہیں .. ماموں میاں کے تو بالکل مصاحب ہو کر رہ گئے ہیں .. آپ ماموں میاں کو منع کر دیجئے کہ میں ان کا آنا قطعی نہیں پسند کرتی .. ورنہ میں ماموں میاں سے ملنا بھی بند کر دوں گی ..“

وصیف سحر کے برا ماننے کر اس طرح کہنے پر مسکرا کر۔

”ان کے آنے میں برائی کیا ہے.. خاموش ہی تو بیٹھے رہتے ہیں .. یہ تو سوچو کہ میں انھیں کیسے منع کر سکتا ہوں :“

سحر غصہ سے ..

”جی ہاں خاموش بیٹھے الوؤں کی طرح آنکھیں پھرا پھرا کر گھورا کرتے ہیں ۔ انتہائی بے ہودہ انسان ہیں .. آج میری ٹوہ میں صبح آٹھ بجے سے ہوٹل پر بیٹھے تھے .. وہ تو خالہ جان کی کاریں پڑی رہے لگے ہونے کی وجہ سے ان کو میرے آنے کا پتہ نہیں چل پایا .. بعد میں یہاں کے چپراسی نے بتایا کہ کوئی صاحب آپ کی فکر میں صبح آٹھ بجے سے ہوٹل پر بیٹھے ہیں .. چپراسی سے میرے بارے میں پوچھا رشوت کی لالچ دی .. مگر وہ بہت سنجیدہ اور ایماندار آدمی ہے اس نے انھیں کچھ بتایا نہیں .. اگر آپ نے انھیں منع نہ کیا تو مجبوراً مجھے انھیں سختی سے پھٹکارنا پڑے گا ..“

وصیف چڑانے کی غرض سے بولے ..

”ہاں .. تم خود انھیں منع کر سکتی ہو .. مگر میں ایسی بات کہنے کی ہمت نہیں کر سکتا .. اور نہ یہ مناسب ہے .. وہ نہ جانے کیا سوچنے لگیں .. اچھا تو میں چلوں .. وہ لوگ انتظار کر رہے ہوں گے .. اب تم گزری باتیں بھول کر پڑھائی

ہیں دل لگاؤں اور ہاں سحر کو لینے آؤں...؟"

سحر معصومیت سے..

"ایسا کیوں پوچھ رہے ہیں.. کیا آنے کا ارادہ نہیں ہے..؟"

وسیم نے دیکھا سحر کی سرمگیں آنکھوں میں خلوص کی چمک تھی ان کا دل دھڑک اٹھا.. اور ہونٹ خشک ہو چلے وہ دل سنبھالتے ہوئے بولے..

"پوچھا اس لیے تھا.. کہ کہیں میں لینے آؤں اور تم انکار کر دو.. تو.. تو شاید میں اسے برداشت نہ کر سکوں.."

یہ کہتے وہ باہر نکل گئے.. سحر چند لمحے ادھر ہی دیکھتی رہ گئی.. جدھر وسیم گئے تھے.. اسی وقت ریحانہ کی آواز سحر کے کان میں آئی..

"ہوں.. تو صاحبزادی بالکل ہی ہوش و حواس کھو بیٹھیں.. یہی حال بیرسٹر کا لگ رہا ہے.. ابھی آئیں اور پیچھے وہ بھاگتے آئے.. کس پیار سے بات کر رہے تھے.. میں نے ان کی آنکھوں میں پیار کے دیپ جلتے دیکھے ہیں تم کتنی خوش قسمت ہو سحر..."

سحر معصومیت سے..

"باجی ریحانہ.. بیرسٹر صاحب ماموں جان کے ساتھ آئے تھے.. میں اس بار تو خالہ جان کے پاس سے آرہی ہوں.."

ریحانہ شوخی سے.

"اوہ.. تب ہی دید کی پیاس اور بڑھ گئی بے چارے کی.. ماموں کے بہانے ہی آپہونچے.. مگر ماموں کے ساتھ کون بدھو تھے..؟"

سحر مسکراتے ہوئے -

اس کا مطلب یہ کہ آپ نے سب کو دیکھا اور باتیں سنیں.. یہ وہی حضرت

ہیں جن کے لئے اس دن میں نے آپ سے بات کی تھی ؟"
ریحانہ آنکھیں پھاڑ کر ..
"اچھا یہی حضرت تھے .. جن کے لئے حامد بتا رہا تھا کہ صبح سے ہوٹل پر بیٹھے تھے .. ان کے لئے تمہارے بیرسٹر کس معصومیت سے فرما رہے تھے کہ ان کے آنے میں برائی کیا ہے .. ؟ خبردار جو تم نے اس بدھو کو منہ لگایا یہ بیرسٹر صاحب کا غلام لگ رہا تھا بالکل .."
سحر مسکرا کر ..
قصہ کیا ہے آخر .. بیرسٹر صاحب کے بڑے گن گا رہی ہیں آپ ؟"
ریحانہ آنکھیں نچا کر ..
گن گانے کے قابل ہی ہیں وہ خدائے تعالیٰ نے یہ جوڑی شاید اپنے ہاتھ سے بنائی ہے ..
یہ کہتے ہوئے وہ شرارت سے مسکرا دی ..
سحر نے معصومیت سے سوال کیا ..
"کیسی جوڑی ... ؟"
ریحانہ قہقہہ لگا کر ..
"بدھو ہو تم تو ... ارے تمہاری اور بیرسٹر صاحب کی جوڑی .."
سحر شرم سے سرخ ہوتے ہوئے ..
"اللہ باجی کتنی خراب باتیں کرتی ہیں آپ ... اگر بیرسٹر صاحب سن پائیں تو کیا سوچیں ... ؟"
ریحانہ آنکھیں نکالتے ہوئے ..
"سوچیں گے کیا .. ؟ ان کے تو دل کی کلی کھل جائے .. ابھی تو غالباً وہ تم کو

بچہ سوچتے رہے ہیں.. اسی لئے اپنے پر بزرگی طاری کر رکھی ہے.. اور اس کے پردے میں اپنا راز چھپائے ہوئے ہیں.."

سحر کو بیرسٹر صاحب کا معنی خیز جملہ یاد آگیا..

"اپنی لگائی چوٹ کے بارے میں پوچھ رہی ہو.. وہ تو مستقل چیز ہے۔ اس کا درد تو ہمیشہ ہرا بھرا لگا تار رہے گا:"

پھر ان کی محبت سے پُر نگاہیں.. ان کا جذبات سے بھرا لہجہ.. سب ہی تو ان کی محبت کی غمازی کرتے ہیں... وہ خیالات میں کھوسی گئی ریحانہ نے ٹھوکہ دیا..

"بہت سوچ چکیں.. بیرسٹر کا خیال چھوڑ کر پڑھائی میں دل لگاؤ. کیا تم بیرسٹر کی دی ہدایت بھول گئیں.."

سحر جھینپ گئی.. پھر ریحانہ کے ساتھ ہوسٹل کی راہ لی..

(۱۹)

وقت گذرتا رہا. امتحانات قریب آتے جا رہے تھے اس لئے سحر سب کچھ بھول کر پڑھائی میں مگن تھی.. وہ سب کچھ بھول چکی تھی۔ کئی چھٹیاں گذر چکی تھیں مگر وہ گھر نہ گئی.. نہ بیرسٹر آئے.. ایک دن صبح ہی صبح شگفتہ اس کے کمرے میں آگئی باتیں کرتے کرتے وہ بولی..

سحر.. اس اتوار کو میں گھر گئی تھی نا تو رضیہ کے یہاں بھی چلی گئی۔ وہاں ان کے بھائی کے ایک دوست متعارف ہیں.. وہ رضیہ سے تمہاری خیریت پوچھنے لگے۔ رضیہ نے کہا۔

"مطلب کیا ہے آپ کا سحر کی خیریت پوچھنے سے..؟"

تو بولے..

"آپ کو شاید پتہ نہیں سحر مجھ سے منسوب ہیں.."

اس پر رضیہ چڑھ کر بولی..

"خواہ مخواہ ہی.. آپ کا تذکرہ سنتے ہی تو سحر چراغ پا ہو جاتی ہے.."

تو فرمایا..

"دراصل یہ بات ابھی سحر کو معلوم نہیں.. بیرسٹر صاحب سے تذکرہ کر دیا گیا ہے۔ وہ راضی ہیں.. چھٹیوں میں منگنی کی رسم ہوگی.."

"مجھے تو ان کی یہ بات ذرا بھی اچھی نہ لگی.. وہ عجیب بے وقوف اور چرکٹے سے لگے.. پورے وقت ڈینگیں ہی مارتے رہے.. کیا سچ مچ تمہاری شادی ان سے طے ہے..؟"

سحر نے کچھ جواب نہ دیا.. ریحانہ نے دیکھا اس کا چہرہ سرخ انگارہ ہو رہا تھا... ریحانہ بول پڑی..

"بکواس کرتا ہے وہ.. صورت دیکھی نہیں اور دعویٰ بڑھ بڑھ کر کر رہا ہے..."

پھر موضوع بدل دیا..

شگفتہ کے جانے کے بعد بھی سحر کچھ نہ بولی.. مگر اس کے دل میں غصہ کا بھیانک طوفان موجیں لے رہا تھا.. اس نے ذرا دیر بعد جا کر وصیف کو فون کیا اور انھیں فوراً آنے کو کہا.. اس کی آواز کی پریشانی وصیف سے چھپی نہ رہی.. پرنسپل سے اجازت لے کر وصیف اسی وقت ہوسٹل آ دھمکے سحر اس کی آمد کی خبر پا کر تقریباً دوڑتی ہوئی آئی۔ وصیف اس کو دیکھتے ہی بولے۔

"میں تم کو لینے آیا ہوں.. میں نے پرنسپل سے اجازت لے لی ہے.."

سحر حیران ہو کر..

"اس وقت.. ابھی تو میرے کلاسز لگیں گے.."

وصیف مسکرا کر۔

"گھبراؤ نہیں... تھوڑی دیر میں واپس آجانا.. کار میں آجاؤ.."

سحر کے بیٹھتے ہی انھوں نے کار اسٹارٹ کر دی.. پھر سامنے دیکھتے ہوئے پوچھ بیٹھے..

"کیا قصہ ہے بیان کر چلو.. فون پر تمھاری آواز سن کر میں تو گھبرا گیا تھا۔"

سحر ہچکچاتے ہوئے..

"جی... وہ.. وہ میں نے ایک بات سنی تھی.. اس کی تصدیق کرنے آپ کو بلایا تھا.."

وصیف اشتیاق سے..

"کون سی ایسی بات سن لی تم نے جو اتنی پریشان ہو گئیں..؟"

سحر غصہ سے سرخ ہوتے ہوئے..

"میں نے آپ کو پہلے بھی بتایا تھا.. کہ عارف اچھا آدمی نہیں.. دیکھئے میرا قیاس کتنا صحیح نکلا.. وہ بہت نامعقول آدمی ہے ساتھ ہی بد تمیز بھی..اس نے سب جگہ اڑا رکھا ہے کہ اس کی منگنی ہو رہی ہے.."

وصیف کنکھیوں سے سحر کو دیکھتے ہوئے چھیڑنے کی غرض سے..

"منگنی ہونے والی ہوگی تب ہی تو اس نے اڑایا.. پھر تم اتنی کیوں ہو رہی ہو آخر.. اس میں بھلا ایسی کیا بات ہو گئی جو تم نے اسے اتنے بہت سے خطابات دے ڈالے...؟"

سحر وصیف کو گھور کر غصہ سے..

"مگر اس نے میرا نام کیوں لیا...؟"

وصیف اس کے غصے سے لطف اندوز ہوتے ہوئے..

"ہیں.. تمھارا نام لیا.. کہ تم نے اس کی منگنی کرا دی.. یہی نا...؟"

سحر روہانسی ہو کر..

"جی نہیں.. وہ اڑاتا پھر رہا ہے کہ سحر سے میری منگنی ہو رہی ہے.."

وصیف منھ سکھا کر بھولے پن سے..

"اوہ.. تو ایسا کہو نا.. تم تو بات کو گھما پھرا کر کہہ رہی ہو.. جانتی ہو کہ اپنی عقل موٹی ہے.. بات ذرا مشکل سے سمجھ میں آتی ہے.."

سحر جھنجھلا کر..

"جی مجھے خوب معلوم ہے.. کہ آپ کی عقل کتنی موٹی ہے.. مگر آپ یہ بتائیے کہ ان کی ہمت کیسے ہوئی.. ایسی بات اڑانے کی.. کہیں آپ نے تو انھیں کوئی امید نہیں دلا دی..؟"

وصیف سنجیدگی سے..

"عارف کی یہ حرکت تو اچھی نہیں.. غالباً تمھارے ماموں وغیرہ کا ایسا خیال ہوگا جب ہی تو عارف نے ایسی بات اڑانے کی ہمت کی.. رہا میں.. تو مجھے کیا حق ہے کہ کسی کو امید دلاؤں.."

سحر غصہ سے..

"اس بات پر تو آپ دستبردار ہو گئے.. اور اس دن جب میں گھر جانے کی ضد کر رہی تھی.. تب تو خوب حق کے ساتھ آپ نے روکا تھا.."

وصیف مسکرا کر..

" وہ بات دوسری تھی.. اس وقت میں تم کو غلط بات کہنے پر روک رہا تھا۔ لیکن یہ معاملہ... سحرا عارف میں برائی کیا ہے آخر.. ؟ اچھا لڑکا ہے.. خوب کماتا ہے.. پھر تمہارے خاندان والے اس بات کے دل وجان سے متمنی ہیں.. تم اچھی طرح سوچ لو.. خاندان کا معاملہ ہے جلدی تو ہے نہیں.. مزہ میں زندگی کٹے گی.."

سحر جھلائے لہجے میں روہانسی ہو کر..

" مجھے کچھ نہیں سوچنا.. مجھے عارف سے چڑھ ہے.. اور ہمیشہ رہے گی.. میرا فیصلہ اٹل ہے.. اس میں کسی ترمیم کی گنجائش نہیں.. مجھے آپ پر بہت بھروسہ تھا.. مگر آپ نے میری ساری امیدوں پر پانی پھیر دیا آپ اسکول واپس چلئے.."

اس کے آنسو بہہ نکلے..

وصیف گھبرا کر.

" بھئی سحر رونے کی شرط نہیں.. اور پھر میں نے کیا کہہ دیا.. مجھے تو کچھ یاد نہیں "

سحر بگڑ کر آنسو بھری نظروں سے وصیف کو دیکھتے ہوئے..

" ابھی آپ نے یہ نہیں کہا کہ مجھے کیا حق ہے کہ کسی کو امید دلاؤں.. اس کا مطلب یہ ہوا.. کہ.. میں.. میں...

اس کے الفاظ ہچکیوں میں ڈوب گئے.

وصیف کا دل دھڑک اٹھا.. وہ بے چینی سے بولے..

" ارے تم گھبراتی کیوں ہو سحر.. مجھے تم پر پورا حق ہے.. پتہ نہیں میں کس بے خیالی میں یہ جملہ کہہ گیا.. آنسو پونچھو تم.. تم کو عارف پسند نہیں.. اس لئے مجال نہیں کہ وہ ایسا کرنے کا سوچیں بھی.. تم بھی ہو.. پڑھنے میں دل لگاؤ یہ زیادہ ضروری ہے.. یوں کتے بھونکتے ہی رہتے ہیں.. اس پر کون دھیان

دیتا ہے ..

سحر نے وصیف کو غور سے دیکھا اور مسکرا دی .. وصیف کو اس کی یہ بھیگی بھیگی مسکراہٹ بڑی بھلی لگی .. انھوں نے گاڑی کا رخ کالج کی جانب پھیر دیا۔

(۴۰)

امتحانات شروع ہو چکے تھے .. اس دوران وصیف کی سحر سے ملاقات نہ ہوئی تھی .. بس وہ فون پر پرچے کے بارے میں پوچھ لیا کرتے تھے .. ان کا دل بار بار سحر سے ملنے کو تڑپا مگر انھوں نے دل کی اس خواہش کو دبا دیا .. جس دن سحر کا آخری پرچہ تھا .. باجی نے کھانے میں بڑا اہتمام کیا .. وہ بہت خوش تھیں .. وصیف بھی کورٹ نہ گئے .. دس بجنے میں پانچ منٹ تھے کہ وہ تیار ہو کر سحر کو لانے کے لئے نکلے .. اسی وقت عارف کی گاڑی گیٹ میں داخل ہوئی .. گاڑی میں ماموں مامی بھی تھے .. وصیف کا موڈ بگڑ گیا .. معمولی علیک سلیک کے بعد ماموں نے زبان کھولی۔

"آج عارف میاں نے بتایا کہ سحر کا امتحان ختم ہو رہا ہے لہٰذا ہم لوگوں نے سوچا کہ چل کر سحر کو لے آئیں .. اسی ہفتہ میں سحر کی بہن کی شادی ہے اس سلسلے میں سارے خاندان والوں کا جماؤ ہوگا .. لہٰذا سحر کا دل وہاں خوب لگے گا اور امتحان کی بوریت بھی رفع ہو جائے گی .. کس وقت تک آئے گی وہ؟"

وصیف بے زاری سے ..

"مجھے کچھ پتہ نہیں .. بارہ بجے فون کرے گا .. اگر امتحان سے فرصت مل گئی ہوگی تو آج بھی آ جائے گی۔"

ماموں نے سوال کیا..

"تم تو کورٹ جا رہے ہو گے.. کیوں نہ عارف کو اسے لینے بھیج دیں..؟"

وصیف سنجیدگی سے بات بناتے ہوئے..

عارف صاحب کے ساتھ وہاں کی پرنسپل آنے کی اجازت نہ دیں گی.. اس لئے ان کا جانا ٹھیک نہیں.. میں فون پر معلوم کر لوں گا.. پتہ نہیں امتحان ختم بھی ہوئے یا ابھی کوئی پرچہ باقی ہے.."

عارف بڑے وثوق سے..

"امتحان آج ختم ہو گئے.. میرے ایک دوست کی بہن سحر کے ساتھ پڑھتی ہے اسی سے پتہ چلا تھا کہ آج ان لوگوں کا آخری پرچہ ہے.."

وصیف نے عارف کو دیکھتے ہوئے کہا..

اس کا مطلب ہوا کہ آپ کو پوری معلومات ہیں.. میں تو تقریباً ایک ماہ سے سحر سے مل نہیں سکا.. اسی دوست سے غالباً آپ نے فرمایا ہو گا کہ سحر آپکی منگیتر ہے.. اس کی بہن نے سارے کالج میں یہ خبر مشہور کر دی.. جس کو سن کر سحر بیحد ناراض تھی.. فون پر اس نے مجھے بتایا.. وہ بے حد غصہ میں تھی.. کہہ رہی تھی کہ عارف نے یہ بات کہنے کی ہمت کیسے کی.. میں اپنی مرضی کی مختار ہوں.. کسی کو ایسی بات کرنے کا کوئی حق نہیں.."

باجی بات کاٹ کر..

"ارے بچہ ہے وہ.. ناسمجھی میں ایسا کہہ گئی ہو گی.."

وصیف صفائی سے..

وہ ایسی ناسمجھ نہیں کہ اس پر زبردستی کے فیصلے لادے جاسکیں.. میں نے پہلے بھی آپ سے عرض کیا تھا.. کہ جلد بازی کی ضرورت نہیں ورنہ ہو سکتا ہے

کہ سحر اس معاملے میں چڑھ جائے ..اور انکار کر دے .. دیکھئے وہی ہوا ..
عارف صاحب کی جلد بازی اور بے بنیاد بات اڑا دینے پر وہ بھڑک اٹھی ہے
مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ اپنی ضد پر اڑی نہ رہے ..اس نے یہ بھی بتایا کہ عارف
صاحب اس کے کالج کے چکر لگاتے رہتے ہیں .. ملنے کے لئے پرچے بھیجتے ہیں..
اسے بدنام کرنے پر تلے ہیں .. یہ بات مناسب نہیں ..اس دن سحر بے حد غصہ
میں یہ سب سنا رہی تھی.. سحر کو آپ لوگ نا سمجھ سمجھتے ہیں.. مگر میرا خیال ہے کہ
وہ اپنی عمر سے زیادہ سمجھ دار خوددار اور زود رنج لڑکی ہے ..ساتھ ہی ضدی
بھی ..کم از کم میں نے تو اتنے دن کے مشاہدے کے بعد یہی اندازہ لگایا ..ویسے
جو آپ سمجھیں ...

اموں عارف سے ..

"یہ حرکت تو تمھاری ٹھیک نہ تھی .. بھلا کیا ضرورت ہے تم کو سارے
میں یہ خبر پھیلانے کی ...تم کالج اس سے ملنے کیوں پہونچتے ہو وہ لڑکی جس میں
ذرا بھی عقل ہے ایسی حرکتوں کو ناپسند کرے گی .."

امی تیکھی نظروں سے اموں کو دیکھتے ہوئے ..

"کیا غلط بات کی عارف نے جو آپ لوگ یوں مجبور رہے ہیں.. کالج جانے
میں کیا برائی ہو گئی ...؟ رہی نسبت کی بات تو وہ بھی غلط نہ تھی ..اگر اس نے
اپنے دوست کو بتا دیا تو کچھ ہرج نہیں .. سحر ایسی ہوا تو ہے نہیں کہ اس کے ڈر
سے منھ سے آواز ہی نہ نکالی جائے .."

عارف تسکینیت سے ۔

"خالہ جان ۔ کالج تو میں ایک بار ہی اکیلا آپ کے کہنے سے گیا تھا.. ورنہ اور جب
بھی گیا خالو جان کے ساتھ ہی گیا.."

وصیف تلخی سے بولے

"سحر کو ہوا سمجھنے کا سوال نہیں امی... سوال ہے سحر کی مرضی کا.. اس کی مرضی معلوم کئے بغیر اس قسم کی خبریں پھیلانا عقلمندی تو نہیں"

امی غصہ سے جھنجھلا کر۔

"یہ کیا بات ہوئی.. ہم کو حق ہے کہ جو فیصلہ بہتر سمجھیں وہ کریں.. اسے سحر کو ماننا ہوگا۔ یہ خوب رہی کہ شادی بیاہ کے معاملات میں لڑکی اپنی مرضی چلائے ہمارے یہاں اس کا رواج نہیں.. جو بزرگ طے کریں اسے لڑکی کو سر جھکا کر ماننا ہے.."

وصیف غصہ ضبط کرتے ہوئے سرد لہجے میں..

"مگر سحر ان لڑکیوں میں نہیں جو بھیڑ بکریوں کی طرح خاموشی سے دوسروں کے فیصلوں پر سر جھکا دے.. لہذا اس معاملے میں سوچ سمجھ کر کام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ بعد میں پچھتانا نہ پڑے.."

امی بگڑتے ہوئے..

"تو گویا تم ہمیں چیلنج کر رہے ہو کہ سحر ہمارا حکم نہ مانے گی؟"

باجی جو اتنی دیر سے یہ گفتگو سُن کر کھول رہی تھیں بول اٹھیں۔

"چیلنج کی کیا بات ہے امی.. آپ بے کار ہی ناراض ہو رہی ہیں۔ وصیف تو ایک مناسب بات کہہ رہے ہیں اور سحر کی کہی بات آپ کو بتائی ہے۔ اس پر آپ کا یوں بگڑنا مناسب نہیں.. جب تک سحر بالغ نہیں ہو جاتی آپ شادی کی بات کرنے کا واقعی کوئی حق نہیں رکھتی ہیں.. بالغ ہونے پر سحر عارف سے شادی کرے یا کسی اور سے.. یہ اس کی مرضی پر منحصر ہوگا.. اس لئے بات کو طول دینے سے فائدہ کیا..؟"

مامی غصہ سے ہانپتے ہوئے۔
میں خوب سمجھ گئی ہوں کہ عارف سے شادی کی بات چھیڑنے پر تم لوگوں کا یہ اعتراض کیا معنی رکھتا ہے۔؟"
باجی ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے..
"مطلب تو ہم بھی خوب سمجھ گئے ہیں.. کہ سحر سے اتنی محبت ظاہر کرنے اور شادی کی بات چھیڑنے میں کیا راز چھپا ہوا ہے.."
وصیف ناگواری سے۔
"باجی.. آپ خاموش ہی رہیے.. (پھر ماموں سے) آپ اگر سحر کو لے جانا چاہتے ہیں تو کالج چلے جائیے.. امتحان ختم ہوگیا ہو تو آپ اسے لے جاسکتے ہیں.."
یہ کہتے ہوئے وہ تیز تیز قدم رکھتے باہر نکل گئے.. گیرج سے گاڑی نکالی اور نکلتے چلے گئے.. باجی بھی باورچی کو ہدایت دینے اٹھ گئیں..
مامی ماموں اور عارف کچھ دیر سرگوشیاں کرتے رہے پھر سب چلنے کو تیار ہوگئے..
وصیف ایک بجے پلٹے.. انھیں امید تھی کہ ماموں مامی وغیرہ موجود ملیں گے لیکن سناٹا پاکر وہ چپ چاپ اپنے کمرے میں چلے گئے.. اور کرسی پر بیٹھ کر خیالات کے دھارے پر بہہ نکلے.. وہ غصہ سے کھول رہے تھے.. ان کے دماغ میں مامی کی حماقت آمیز گفتگو ٹکرا رہی تھی.. مس سحر پر یہ ظلم نہ ہونے دوں گا.. پھوپھا جان نے مجھے اس کا دلی چنا ہے..
وہ میری مرضی کے خلاف سحر پر اپنی مرضی نہ ٹھوپ سکیں گے.. پھر سحر تو ان لوگوں سے کتنی نفرت کرتی ہے.. سحر کی یاد آتے ہی ان کے ہونٹوں پر

مسکراہٹ دبے پاؤں رینگ آئی.. وہ سحر کے خیال میں گم ہو کر گردوپیش سے بے خبر ہو گئے.. باجی کی آواز سے وہ چونکے اور اس طرح کھڑے ہو گئے جیسے باجی نے انہیں کوئی چوری کرتے پکڑ لیا ہو.. باجی کہہ رہی تھیں۔

"تم کب آ گئے.. مجھے پتہ ہی نہ چلا.. میں انتظار کر رہی تھی وہ تو ابھی بشیر نے بتایا کہ تم کمرے میں موجود ہو..

وصیف سنجیدگی سے..

مجھے آئے ذرا دیر ہوئی ہو گی.. دیکھئے ابھی کپڑے بھی نہیں بدلے..

وہ باجی سے پوچھ بیٹھے..

وہ لوگ کب گئے؟"

باجی منہ بنا کر۔

تمہارے جانے کے تھوڑی دیر بعد ہی چلے گئے تھے۔ عجیب عورت ہے خوامخواہ ہی تم سے الجھ پڑی۔ بڑی سحر کی حقدار بنی ہیں میرا تو آج ارادہ تھا کہ پوری طرح ان کا مزاج پرسی کر دوں مگر تم نے مجھے بولنے ہی نہ دیا.. اب تو وہ سے کالج پہنچ چکے ہوں گے..؟

وصیف سنجیدگی سے..

سحر کا فون نہ آنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اسے اپنے ساتھ لے گئے ہوں گے۔"

باجی ان لوگوں سے الجھنے سے فائدہ کیا. سحر اپنا اچھا برا خود ہی سوچ سکتی ہے.. ہم لوگوں کو برا بننے سے کوئی فائدہ نہ ہو گا.. اچھا میں کپڑے بدل لوں..

باجی فکرمندی سے اٹھ گئیں.. وصیف بستر پر جا لیٹے ان کے دل میں بار بار یہ سوال اٹھ رہا تھا.. سحر مجھے بتائے بغیر چلی گئی.. پتہ نہیں ان لوگوں نے سحر کو

حالات کن انداز میں سنائے ہوں گے.. ہو سکتا ہے اس کو برا لگا ہو کہ اس کی مامی سے سخت کلامی کر بیٹھا.. میں، جو اس کے لئے غیر ہوں.. وہ سب اس کے رشتہ دار ٹھہرے. اس کا اپنا خون ہیں.. میرے مقابلے میں وہ لوگ اس کے زیادہ بہی خواہ ہو سکتے ہیں.. آخر مامی نے کیا سوچ کر اس وقت طنز کیا تھا..؟ کہیں میرے دل کے چور کا پتہ تو انھیں نہیں لگ گیا.. ضرور ایسا ہی ہے ورنہ وہ ایسی بات کیوں کہتیں.. سحر کے سامنے وہ ایسی بات نہ کہہ دیں.. ورنہ میں تو کہیں کا بھی نہ رہوں گا.. اور سحر سے نظریں بھی نہ ملا سکوں گا.. میں اس سے محبت ضرور کرتا ہوں لیکن یہ گوارا نہ کروں گا کہ میرے اس راز سے وہ باخبر ہو سکے.. اور مجھے ذلیل سمجھے.. میرے دل میں بھول کر بھی یہ خیال نہیں آیا کہ اس نوخیز کلی سے محبت کا طلب گار بنوں.. میری پاک محبت اپنی جگہ ہے اور فرض اپنی جگہ.. میں اپنا فرض نبھانے کی پوری کوشش کروں گا.. اسی ادھیڑ بن میں وصیف کو وقت کا پتہ بھی نہ چلا..

(۲۱)

شام کو وصیف باہر لان پر بیٹھے تھے۔ ان کے چہرے پر اداسی تھی.. دل کی بے کلی بڑھتی جا رہی تھی.. سینے میں ایک بھٹی سی سلگ رہی تھی۔ آرزوئیں کے ناکام سائے ان پر چھائے ہوئے تھے.. دل ڈوبتا ہوا لگ رہا تھا.. انھیں ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے ان کی جمع کی ہوئی دولت کو اچانک کسی نے لوٹ لیا ہو...“

اسی وقت گیٹ میں ایک کار داخل ہوئی.. وصیف کے خیالات

کا تسلسل ٹوٹ گیا.. انھوں نے دیکھا کار میں آنے والا انعام تھا.. اس کو دیکھتے ہی اداس تبسم وصیف کے ہونٹوں پر بکھر گیا..

انعام ان کو پرکھتی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا..

"کیوں یار.. آج دن بھر کس سلسلے میں رو رو کر ندی نالے بہا دیئے۔ کچھ ہم بھی تو سنیں..؟"

وصیف مسکرا کر..

"تم جب ہی آتے ہو ایک نیا شوشہ چھوڑتے ہوئے.. کبھی کوئی ڈھنگ کی بات تو کیا کرو.."

انعام آنکھیں نکالتے ہوئے..

"یعنی غلط کہا میں نے.. اسی بات پر قسم کھاؤ تو.. کہ تمھارا دل رو تے نہیں کٹا.. مجھ سے اڑتے ہو.. یہ نہیں جانتے کہ بندہ اڑتی چڑیا کو پہچانتا ہے.."

وصیف خوش دلی سے ہنس کر۔

"وہ تو خیر تم پہچانتے ہی ہوگے.. پیدائشی چڑیمار جو ٹھہرے.. بیچاری بھابھی.. ایسے جڑ ابھی کون..؟ چڑیمار.."

انعام سنجیدگی سے..

"خیر۔ میں چڑیمار ہی سہی۔ مگر تم بات اڑا نہیں سکتے.. تم کو بتانا ہوگا کہ تم پہ کیا افتاد آ پڑی ہے جو کورٹ سے بھاگ کر دن بھر بلوں منھ لپیٹے پڑے رہے..؟"

وصیف مسکرا کر..

"اچھا.. تو آپ آج کورٹ جا پہونچے تھے.. میں وہاں نہیں ملا لہٰذا

آپ نے گڑھ لیا ایک افسانہ ..."

انعام خفا ہو کر۔

"جی بجا فرمایا.. افسانہ گڑھ لیا۔ مگر یہ آپ کا افسردہ چہرہ آنکھوں میں سرخ ڈورے.. اور انداز مجنونانہ بھی تو اس بات کے گواہ ہیں کہ جناب دن بھر ڈھونڈتے رہے.."

وصیف جھلا کر..

"بیوقوف ہو تم تو.. آج طبیعت ٹھیک نہیں.. اس لئے دن بھر گھر پڑا رہا"

اسی وقت باجی کے آ جانے سے موضوع بدل گیا.. ادھر ادھر کی باتیں ہوتی رہیں اچانک انعام پوچھ بیٹھا..

"باجی.. سحر کے امتحانات کب ختم ہو رہے ہیں.. عرصے سے ملاقات ہی نہ ہوئی.."

باجی سنجیدگی سے بولیں..

"سحر کا آج آخری پرچہ تھا.."

انعام حیران ہو کر..

"ارے تو وہ اب ہوسٹل میں کیا کر رہی ہیں.. آئیں کیوں نہیں.. ؟"

باجی انعام کے چونکنے کے انداز پر مسکرا دیں پھر بولیں..

"آج صبح سحر کے ماموں ہی آ گئے تھے.. وہ سحر کو لینے آئے تھے.. ان ہی کے ساتھ چلی گئی ہوگی.."

انعام معنی خیز انداز سے وصیف کو دیکھتے ہوئے..

"اوہ... یہ تو برا ہوا.. آپ نے سحر کو روکا کیوں نہیں.. بھلا ان کو وہاں جانے کی کیا ضرورت تھی ؟"

باجی بولیں ۔

"میں کیوں روکتی ...؟ وہ لوگ زیادہ حقدار ہیں .. ان کے مقابلے میں ہم کون ہیں .. سحر نے جانا مناسب سمجھا ہوگا .. جب ہی تو گئیں .."

انعام تیزی سے ..

"واہ باجی .. یہ خوب کہی آپ نے .. ماموں اور ان کی بیگم کہاں سے حقدار پیدا ہو گئے .. زیادہ حق تو سحر پر آپ لوگوں کا ہے .. سحر نے جانے سے قبل اجازت لی تھی آپ لوگوں سے ..؟"

وصیف جھنجھلا کر سگار کیس کھولتے ہوئے ..

اجازت کی کیا ضرورت تھی ..؟ وہ کسی غیر جگہ تو جا نہیں رہی تھی .. ان لوگوں نے چلنے کو کہا ہوگا .. اور وہ چلی گئی .."

انعام وصیف کو گھورتے ہوئے ..

"خوب .. اجازت کی ضرورت کیسے نہیں تھی .. تم اس کے ولی ہو .. تمہاری مرضی کے بغیر سحر کو کہیں جانا ہی نہیں چاہیئے .."

انعام نے دیکھا وصیف کے چہرے پر زخمی سی مسکراہٹ تھی .. وہ بے معنی نظروں سے کہیں دور دیکھ رہے تھے .. ان کے سینے کا زیر و بم اس بات کا شاہد تھا کہ وہ ہیجانی دور سے گذر رہے تھے .. انعام کو ان کی بے چارگی پر ترس آ گیا موضوع بدلتے ہوئے بولا ..

"باجی .. اب تو طبیعت اس یکسانیت سے اکتا گئی ہے .. اس میں کچھ تو تبدیلی ہونی چاہیئے .. میرا مطلب یہ کہ .. کہ کچھ نیا پن .. ہو نئے نئے لوگ ہوں .. نئے موضوع ہوں .. اور .. اور"

باجی اس کا مطلب سمجھ کر مسکراتی ہوئی بولیں ۔

"کیا نیا پن چاہیئے تم کو.. کیا ہم پرانے لوگوں سے گھبرا گئے.." انعام مسکرا کر۔
"نہیں باجی.. میرا مطلب یہ نہیں.. مگر اس گھر میں میری آنکھیں ایک اور ہی ہستی کی متلاشی ہیں.. مگر پتہ نہیں آپ کیوں ادھر توجہ نہیں دے رہی ہیں.. آخر آپ کب تک تنہا اس گھر بار کے بوجھ کو اپنے ناتواں دوش پر سنبھالے پھریں گی.. آپ کا دل اس تنہائی سے گھبراتا نہیں ہے..؟"
وصیف نے چونک کر انعام کو گھورا.. مگر انعام اپنی دھن میں، پھر بولا..
"اس گھر میں میں وہ ہستی دیکھنا چاہتا ہوں جو ہمارے وصیف کی زندگی میں رنگینیاں بھر دے.. جو ان کی سونی زندگی میں بہار بن کر چھا جائے.. اور جو مجھے آتا دیکھ کر پھول کی طرح کھل اٹھے پھر گرم گرم چائے اور مزیدار ناشتے کی میز سجا دے.."
وصیف مسکرا کر..
"اتنی بڑی تمہید باندھنے اور بکواس کی دردسری فرمانے کی کیا ضرورت تھی یار صاف کیوں نہ کہہ دیا کہ چائے پینا چاہتے ہو.. تم سوچ رہے ہوگے کہ اتنی دیر ہو گئی ہے شاید باجی چائے بنوانا بھول گئیں.. لہٰذا گھوم پھر کر اپنے مطلب پر آ گئے.."
باجی ہنستے ہوئے..
"چائے بنوانا بھولی نہیں۔ خانساماں ناشتہ بنا رہا ہے.. اس لئے چائے میں دیر ہو گئی.. انعام.. تم وصیف کو تیار کر دو.. میں فوراً نئی ہستی.. کا بندوبست کرتی ہوں..؟"
انعام بچوں کی طرح خوش ہوتے ہوئے اچھل کر..
"قسم خدا کی باجی.. کتنی عظیم ہیں آپ.. وصیف کو راضی کرنے کا ذمہ میرا۔

ساتھ ہی لڑکی بھی میری پسند کی ہو گی.. اس کا انتخاب بھی میں ہی کروں گا."

وصیف غصہ سے جھلاتے ہوئے..

"پھر تم نے وہی بھیرویں الاپنا شروع کر دی.. جب سے مجھے پڑھنے

انوام ڈھٹائی سے.

"اب پڑھنے وڑھنے سے کام نہیں چلے گا یار.. اب تم کو شادی کرنا ہے

اور ضرور کرنا ہے.. وہ دن گئے جب ہم آپ کی مرضی پہ سر جھکا دیا کرتے

تھے.. اب قطعی تمھاری نہ چلے گی.."

اسی وقت بشیر نے ناشتہ لگنے کی اطلاع دی.. انعام اس تیزی سے

اٹھا کہ باجی اور وصیف اس کی اس عجلت پر مسکرائے بغیر نہ رہ سکے..

(۲۲)

اس واقعہ کو تین دن گزر گئے.. وصیف کے لئے سحر کا یوں بلا اطلاع

چلا جانا بہت تکلیف دہ ثابت ہوا تھا.. ان کے احساسات مجروح ہو چکے

تھے.. ان کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے ان کی روح جسم سے جدا ہو چکی ہو...

ان کو اپنا وجود بیکار لگ رہا تھا.. اب ان کو احساس ہو رہا تھا کہ سحر کی

محبت میں وہ اس مقام تک جا پہونچے ہیں.. جہاں سے ایک انچ ہٹنا بھی

ان کے لئے ناممکن تھا.. سحر کی محبت ان کی نس نس میں سرایت کر چکی تھی.. وہ

ان کے دل کی دھڑکن بن چکی تھی.. سخت کوشش کے باوجود وہ اس کی محبت

کو اپنے دل سے نہ نکال سکے تھے.. سحر پہ پہلی نظر پڑتے ہی وہ اپنے ہوش و

حواس کھو بیٹھے تھے.. تین دن سے وہ کورٹ بھی نہ جا سکے تھے.. طبیعت

کی خرابی کا بہانہ کئے بستر پر پڑے رہتے!.. ذہنی کشمکش نے ان کو پیچ مچ بیمار بنا دیا تھا.. مایوسیوں کے سمندر میں وہ تنکے کی طرح بہے جا رہے تھے.. اور کنارے کا کہیں پتہ تک نہ تھا.. وہ بارہا دل کو فوریٰن کرتے کہ وہ ایسے بیخود اور بے قابو کیوں ہو رہے ہیں.. انھوں نے ایسی انہونی بات کیوں کی۔ کس جذبے کے تحت کی.. وہ دل کی الجھنوں کو سلجھانا چاہتے تھے مگر انھیں ایسا لگتا کہ جیسے ان کا دل کوئی چٹکیوں سے مسل رہا ہو.. اپنی محبت کی ناکامی پر ان کا دل بلبلا اٹھتا.. پھر وہ سوچتے..

سحر کی پاک محبت کا جذبہ تو کوئی مجھ سے نہ چھین سکے گا.. میرا دل سحر کی محبت سے جگمگا رہا ہے.. پھر مجھے کیا غم ہے آخر..؟ کیا سحر کو حاصل کر لینا ہی محبت کی معراج ہے..؟ نہیں اپنی یک طرفہ محبت کا خیال آتے ہی ان کے خون میں ایک کربناک ارتعاش سا اٹھا.. زندگی ہمیشہ ہی بے رنگ و بو گزرتی آئی ہے.. لیکن اب سحر کی محبت اس اندھیرے دل میں قوس کی سی روشنی بکھیرتی رہے گی.. انھوں نے محسوس کیا کہ جیسے انھوں نے زندگی کا مقصد پا لیا ہو.. ان کا دل مطمئن ہو چکا تھا.. انھوں نے اٹھ کر غسل کیا.. ٹھنڈا پانی پڑنے سے دماغ کو فرحت سی محسوس ہوئی.. تیار ہو کر وہ کار میں جا بیٹھے.. بلا مقصد ان کی کار سڑکیں ناپتی رہی.. پھر نہ جانے کس جذبے کے تحت وہ کالج جا پہونچے.. سوچوں میں گم.. سگار منہ میں لگا ہوا تصور میں سحر کا لرزتا پیکر لئے.. معصومیت سے لبریز سیاہ بڑی بڑی آنکھیں جن پر دراز پلکیں اپنا سایہ کئے تھیں.. گاڑی میونسپل کے آفس کے سامنے روک کر اسی میں بے سدھ سے بیٹھے رہ گئے.. کچھ طالبات سامنے برآمدے میں کھڑی کچھ تبصرہ کر رہی تھیں شاید امتحان کا پرچہ اسی وقت ختم ہوا تھا۔

اسی وقت چوکیدار تیز تیز چلتا ہوا آیا.. اور سلام کرتا ہوا بول پڑا..

"سحر بی بی کو لینے آئے ہیں آپ.. ان کو خبر کردوں...؟"

وصیف خیالات سے چونک کر حیرت سے چوکیدار کو دیکھتے ہوئے.. اول

سحر بی بی..؟ وہ تو پرسوں چلی گئی ہوں گی..؟

چوکیدار جلدی سے بولا..

"کہاں.. صاحب.. وہ تو ہوسٹل میں موجود ہیں.. آج صبح ہی تو انھوں نے مجھ سے دھوبی کے یہاں سے کپڑے منگوائے ہیں..."

وصیف کا دل ایک دم شدت سے دھڑک اٹھا.. ان کو روحانی مسرت ہوئی.. وہ مسرت سے پر لہجے میں بول پڑے..

"اوہ.. اچھا تو ان کو اطلاع کردو کہ میں ان کو لینے آیا ہوں.."

چوکیدار کے جانے کے بعد وہ رہ ہوش سے اسٹیرنگ پکڑے بیٹھے رہ گئے تو سحر ان لوگوں کے ساتھ نہیں گئی.. مگر کیوں.. یہ وہ منٹ تک نہیں سمجھ سکتا رہا۔ وصیف کے دل پر سے کوفت اور پریشانی کا سارا غبار اڑ چکا تھا.. وہ اپنے انگ انگ میں ایک انوکھی مسرت کی لہریں لیتی محسوس کر رہے تھے.. پھر وہ کار سے نکل کر ہلکے ہلکے قدموں سے ہوسٹل کی جانب چل پڑے ان کی آنکھیں مسکرا رہی تھیں.. وہ مطمئن مسرور سے جیسے فضاؤں میں پرواز کر رہے تھے ہوسٹل کے ملاقاتی کمرے کے پاس وہ ٹھٹکے.. سحر وہاں اپنی تمام عشر سامانیوں کے ساتھ موجود تھی.. اس کی آنکھوں میں ناراضگی کی جھلکیاں تھیں.. اس نے وصیف پر ایک سرد سی نگاہ ڈالی.. پھر سلام کرکے منہ پھیر لیا۔

وصیف مسکرا دیئے.. پھر بولے..

"کمال ہے۔ تم یہاں موجود تھیں اور ہم لوگ سمجھے کہ تم ماموں کے ساتھ

چلی گئیں.. سحر کچھ نہ بولی.. وصیف نے کہا.!

تم نے بھلا فون کیوں نہ کیا تھا..؟ آخر تم یہاں رکی کیا کرتی رہیں جب کہ امتحان بھی ختم ہو چکے تھے..؟

"یہ سب پوچھنے کا آج خیال آیا آپ کو..؟"

سحر ناراضگی سے منہ پھیرے ہوئے بولی.. اس کے لہجے میں طنز کی جھلک تھی.. وصیف کھلے دل سے ہنس پڑے.. پھر بولے..

"سمجھا.. تو تم ناراض ہو.. اسی لئے تم نے فون نہ کیا تھا..؟"

انھوں نے چوکیدار کو سحر کا سامان لے جا کر گاڑی میں رکھنے کو کہا. پھر سحر سے مخاطب ہو گئے.

"تم چل کر گاڑی میں بیٹھو.. میں پرنسپل سے مل کر آتا ہوں.."

وصیف جب گاڑی میں آکر بیٹھے تو انھوں نے دیکھا سحر پچھلی سیٹ پر بے نیازی سے بیٹھی ہوئی تھی، ان کے چہرے پر اب بھی کھنچاؤ کی علامتیں تھیں.. وصیف دل ہی دل میں مسکرا پڑے.. انھوں نے چوکیدار کو پانچ کا ایک نوٹ تھما دیا.. اور پھر گاڑی اسٹارٹ کی.. راستے بھر وہ پھر خاموش رہے.. گھر پر گاڑی روک کر بشیر سے سامان اتارنے کو کہتے ہوئے وہ بے نیازی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے.. باجی سحر کی غیر متوقع آمد سے خوش ہوتی ہوئی بولیں..

"ارے سحر.. تم کہاں..؟ کیا تم ماموں کے گھر سے واپس آگئیں..؟" سحر سنجیدگی سے.

"میں گئی کب تھی باجی.. میں تو ہوسٹل میں تھی.."

باجی حیرت سے..

"تو تم وہیں تھیں.. ہم لوگ سمجھتے رہے کہ تم کو ماموں مامی لے گئے.. وہ تم کو شادی میں لے جانے کو آئے تھے.."

سحر منہ بنا کر..

"کون سے میرے رشتہ دار تھے.. جن کی شادی میں میں جاتی.. اگر رشتہ دار ہوتے تب بھی نہ جاتی.. باجی آپ لوگوں نے کیسے اندازہ لگالیا کہ میں بنا آپ لوگوں سے پوچھے چلی گئی.. یہاں سے کسی نے بھی فون تک کر کے نہ پوچھا کہ میں ہوں بھی یا چلی گئی.."

اس کے لہجے میں بلا کی شکایت تھی.. اور آنکھیں چھلک اٹھنے کو تیار تھیں. باجی افسوس کرتے ہوئے..

"واقعی یہ تو غلطی ہوئی ہم لوگوں سے.. مگر ادھر تم پریشان رہیں ادھر ہمارے وصیف میاں اٹوائی کھٹوائی لئے پڑے رہے.. کہ سحر بنا اطلاع دیئے چل دی تین دن سے نہ کورٹ گئے اور نہ باہر نکلے.."

سحر نے حیرت سے یہ سنا.. اس کا دل دھڑک اٹھا.. اس کے دل پر سے کدورت کا غبار ایک دم دھل گیا.. اور آنکھیں مسرت سے چمک اٹھیں.. وصیف کو اندر آتا دیکھ کر اس نے عقیدت بھری نظر ان پر ڈالی. وصیف جلدی سے کھسیا کر بولے..

"باجی.. یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ.. میری طبیعت ٹھیک نہ تھی.. اس لئے کورٹ نہ گیا تھا.. ہاں یہ فکر ضرور تھی کہ بلا پوچھے یا اطلاع دیئے یہ کیسے چلی گئیں باجی سحر سے مخاطب ہو گئیں..

"سحر اس دن تمہاری مامی تو باقاعدہ ناراض ہو کر گئیں ہیں ہم لوگوں سے عارف کی بے جا حمایت کر رہی تھیں.. ذرا سے کا نہ جانے کیا کیا حرج ہے

وصیف نے سمجھایا تو ان کے سر ہو گئیں.. میں بولی تو مجھ سے الجھ پڑیں.. یہاں یہی خیال میں تھی کہ انھوں نے تم سے خوب شکایت کی ہو گی.. اسی وجہ سے تم بلا اطلاع کئے چلی گئیں..؟

سحر حیران ہو کر..

"اچھا یہاں سے ناراض ہو کر گئیں.. تب ہی میرے انکار کرنے پر ایک دم بھڑک اٹھیں.. میں تو حیرت سے دیکھتی ہی رہ گئی.. غصہ سے نہ جانے کتنی باتیں سنا کر رکھ دیں.. ماموں نے البتہ بڑی سہولت سے کہا مگر میں نے صاف کہہ دیا کہ میں ان چھٹیوں میں کہیں نہ جا سکوں گی.. میرے پاس بہت سے کام ہیں.. اس پر وہ لوگ خفا ہو کر چلے گئے..؟

باجی بول اٹھیں..

مگر ان چھٹیوں میں تو ہم لوگوں نے گھومنے کا پروگرام بنا رکھا ہے..؟

سحر بچوں کی طرح خوش ہو کر..

گھومنے کا پروگرام..؟ میں ضرور چلوں گی باجی.. کہاں جانے کا خیال ہے اس کی خوشی کو دیکھ کر باجی مسکراتی ہوئی گویا ہوئیں..

تم نے ماموں سے تو کہہ دیا کہ تم ان چھٹیوں میں کہیں نہ جا سکو گی.. وہ سنیں گے تو ناراض نہ ہوں گے..؟

سحر مسکراتے ہوئے..

"میں نے ان کے گھر جانے سے منع کیا تھا باجی.. مگر آپ لوگوں کے ساتھ تو میں سب سے پہلے جاؤں گی.. پھر کب چلئے گا..؟"

"اس نے یہ پوچھتے ہوئے وصیف کو دیکھا.. وہ بڑے انہماک سے اس کی خوشی دیکھ کر مسکرا رہے تھے.."

باجی بولیں۔

"بس اسی ہفتہ کسی ہل اسٹیشن پر چلیں گے۔۔"

سحر نے یہ خبر بڑی مسرت سے سنی۔۔ اور بولی۔۔

"باجی آپ بھابھی اور انعام بھائی کو ضرور ساتھ لے چلیں۔ اور خالہ جان کو بھی۔۔ تب پوری طرح مزہ آئے گا۔۔"

وصیف اس کو دیکھتے ہوئے سوچ رہے تھے۔ کتنی معصوم ہے یہ۔۔ ذرا سی دیر میں ساری خفگی بھول کر بچوں کی طرح خوش ہو رہی ہے۔۔

(۲۳)

تفریح کے اس پروگرام میں وصیف نے انعام اس کی بیوی اور خالہ جان کو سحر کے کہنے کے مطابق بڑے اصرار سے شریک کیا۔۔ سحر اور انعام کی بیوی کی اس دوران خوب دوستی ہوگئی تھی۔۔ سحر اپنی دوست کو بھی اس موقع پر نہ بھولی تھی۔ عاشو نے انعام کے بچے سے دوستی گانٹھ لی تھی۔۔ دونوں ہر وقت ساتھ نظر آتے۔۔ جن کی سرپرست سحر بنی ہوئی تھی ان بچوں کے ساتھ بچہ بن کر سحر سب کچھ بھول چکی تھی۔۔ وصیف دور ہی دور سے سحر کا بچوں سے یہ پیار دیکھ کر مسکرا دیا کرتے۔

انعام ان کی نگاہوں کا مفہوم خوب سمجھتا تھا۔۔ وہ پوری طرح اندازہ لگا چکا تھا کہ وصیف کے دل میں سحر کی محبت پوری طرح جڑ پکڑ چکی ہے۔۔ وصیف کی سحر سے جھجک اور دزدیدہ نظروں نے انعام پر اپنا راز خود ہی ظاہر کر دیا تھا وہ موقع پا کر وصیف پر فقرے چست کر دیتا۔۔ اس وقت وصیف کی جھلاہٹ

دیکھنے کے قابل ہوتی اس پر انعام خوشدلی سے قہقہے لگاتا۔۔ کیونکہ وہ خوب سمجھتا تھا کہ وصیف افشاء راز کے ڈر سے یوں چڑھ جاتے ہیں۔۔ انعام کی ہر وقت چھیڑ چھاڑ سے اس کی بیوی بھی سب کچھ سمجھ گئی تھی۔۔ گر وہ وصیف اور سحر کے یوں دور دور رہنے کو تعجب سے دیکھتی اس کی نظر میں تو یہ ایک نئی چیز تھی۔۔

انعام کی بیوی کو وصیف سے بڑی عقیدت تھی۔۔ اس کو ان کا یہ پروقار انداز بہت بھاتا تھا۔۔ اس نے وصیف کو بھائی بنا لیا تھا۔۔ وہ کبھی کبھی انعام کی شرارتوں سے تنگ آ کر وصیف سے اس کی شکایت کر دیتی۔۔ وصیف بہت سنجیدگی سے انعام سے اس کی باز پرس کر بیٹھتے۔ مگر انعام بھلا ان کو خاطر میں کب لاتا وہ الٹا وصیف کا مذاق اڑا دیتا۔۔

دو ہفتہ اس سیر و تفریح میں آنکھ بند کرتے ہی نکل گئے۔ کیونکہ انعام کا بلاوہ آ گیا تھا۔۔ لہٰذا اس کے ساتھ ہی سب نے واپسی کی ٹھان لی۔۔ خالہ جان کی طبیعت ٹھیک نہ تھی اس لئے سحر خالہ جان کے ساتھ ان کے گھر چلی گئی۔۔ خالہ جان کو گھر پہونچتے ہی اپنی بیٹی کا تار ملا وہ مع اپنے شوہر کے دوسرے دن پہونچ رہی تھی۔۔ وصیف اور باجی جب گھر پہونچے اور نہا دھو کر باہر نکلے تو شبراتی بولا۔۔

"بھیا۔۔ سحر بی بی کے ماموں مامی ایک دن آئے تھے۔۔"

باجی چونک کر۔۔

"اچھا۔۔ وہ کیسے آ گئے۔۔ کچھ کہہ رہے تھے۔۔؟"

شبراتی بولا۔۔

"یہ تو نہیں بتایا مگر یہ سن کر کہ سحر بی بی آپ لوگوں کے ساتھ باہر گئی ہیں مامی بہت ناراض ہو رہی تھیں اور برا بھلا کہہ رہی تھیں سحر بی بی کو۔۔"

باجی نے معنی خیز نظر سے وصیف کو دیکھا اور بولیں..

"بے چاری مامی.. بے حد ظلم ہو رہا ہے غریب پر۔ خوب کوسنے دیئے ہوں گے ہم لوگوں کو.. وصیف خاموش بیٹھے رہے.. لیکن ان کے ذہن میں نامعلوم سے وسوسے جنم لے رہے تھے.. وہ لوگ سحر کو اپنا ہم خیال بنانے کی کوشش کریں گے اور میں منہ دیکھتا رہ جاؤں گا.. میرے پیار یہ عالی شان محل مسمار ہو جائے گا.. انھوں نے ایک تھکن آلود انگڑائی لی.. اور ادھر کروٹ لے کر سونے لگے.. روحانی اذیت ماتھے پر شکن کی صورت میں نمودار تھی۔ شام کو وصیف ڈاک دیکھنے بیٹھے.. ایک غیر مانوس لکھائی والے لفافہ کو انھوں نے سب سے پہلے کھولا خط سحر کی مامی کا تھا.. صرف چند لائنوں کا۔ انھوں نے وصیف کو لکھا تھا۔ وصیف نے سرسری نظر خط پر ڈالی.. پھر سیدھے ہو بیٹھے.. اور دوبارہ اس پر نظر ڈالی..

مامی نے لکھا تھا..

اتوار کو عارف کے خاندان والے میرے ساتھ عارف اور سحر کی منگنی کے لئے آئیں گے.. انھوں نے مزید لکھا تھا..

ہم لوگ اپنا سارا انتظام خود کریں گے تم لوگوں کو کسی قسم کی تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں..

وصیف نے سیٹی بجانے کے انداز سے منہ بنایا.. ان کے دل میں مدوجزر کے طوفان اٹھ رہے تھے.. اور جھیل جیسی آنکھوں میں ایک طلاطم برپا تھا.. تصور کے آئینہ میں وہ سحر کی منگنی کی رسم دیکھ رہے تھے.. وہ چپ چاپ بیٹھے تھے.. باجی کے بولنے سے ان کے خیالات کا تسلسل ٹوٹ گیا وہ چونک پڑے اور خط باجی کے ہاتھ میں پکڑا دیا.. پھر دوسرا لفافہ کھولا.. اسی وقت باجی بولیں

"ارے.. کہیں ان لوگوں کا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا..؟"

وصیف بے خیالی میں..

"کس کا باجی.. کس کے بارے میں کہہ رہی ہیں آپ...؟"

باجی بھڑک کر..

"ان کے بارے میں، جو منگنی کے خواب دیکھ رہے ہیں.."

وصیف لاپروائی سے..

"دماغ کی خرابی کی کیا بات ہے باجی.. سحر کے بزرگوں کی حیثیت سے وہ اپنا فرض پورا کرنا چاہتے ہیں.."

باجی غصہ سے۔

"یہ فرض ہو یا زبردستی.. وہاں لے جانے کا مقصد بھی یہی تھا ان لوگوں کا۔ سحر نے جانے سے انکار کر دیا تو اب یہ چال چلنی شروع کی.. مگر جب تک سحر کے دل میں تم ہو وہ یہ چکر نہ چلا سکیں گے.."

وصیف سنجیدگی سے..

"باجی یہ سب آپ سحر پر چھوڑ دیئے.. اس کا جو دل چاہے وہ کرے۔ ہم لوگ اس میں دخل دینے والے کون ہیں.؟"

انھوں نے سگار سلگایا اور دوسری ڈاک دیکھے بغیر کمرے سے نکل گئے.. مگر اٹھنے سے پہلے وہ خط جیب میں رکھنا نہ بھولے تھے.. اس رات وصیف کے کمرے کی لائٹ تمام رات جلتی رہی..

(۲۴)

صبح باجی نے غور کیا کہ وصیف کی آنکھیں خمار بھری تھیں، اداسی اور درد آنکھوں میں انگڑائیاں لے رہا تھا.. چہرہ تمتمایا ہوا تھا.. انھوں نے صرف ایک پیالی چائے پی.. باجی ان کی حرکات و سکنات سے ان کے دلی ہیجان کا اندازہ لگا رہی تھیں.. مگر خاموش تھیں.. کر بھی کیا سکتی تھیں..

اسی وقت فون کی گھنٹی بجی.. وصیف جھٹکے سے اٹھے اور ریسیور اٹھایا دوسری طرف سحر بول رہی تھی..

"بیرسٹر صاحب.. خالہ جان اب ٹھیک ہیں.. اور میں گھر آنا چاہتی ہوں.. آپ آکر مجھے لے جائیے.."

سحر کی آواز سن کر وصیف سحر سے پوچھ بیٹھے..

"اچھا.. خالہ جان اجازت دے دیں گی..؟"

سحر دلنشین آواز میں..

"ان سے اجازت لے کر ہی تو میں نے آپ کو فون کیا ہے.. وہ آج بہت مصروف ہیں.. ان کی بیٹی داماد آ رہے ہیں.. مجھے اسی لئے یہاں سے بھاگنے کی اور بھی جلدی ہے.. مجھے وہ لوگ کیا جانیں.. مجھے ان سے شرم آئے گی.. جلدی سے آئیے.. میں آپ کی منتظر ہوں.."

وصیف نے ریسیور رکھ دیا.. اور تیار ہونے چلے گئے.. گرے سوٹ میں ان کا وقار اور جاذبیت کچھ زیادہ ہی بڑھ گئی تھی... سگار ان کے منھ میں دبا ہوا تھا.. ذہن پر دھند سی چھا رہی تھی.. وہ اسٹیرنگ تھامے

گاڑی بڑھاتے جا رہے تھے ..

خالہ جان ہارن کی آواز سن کر باہر نکل آئیں اور اسے خوش آمدید کہا.. مزاج پرسی کرتے ہوئے وصیف نے سحر کو دیکھا جو آ کر خالہ جان کے عقب میں کھڑی ہو گئی تھی .. دونوں کی نظریں ملیں .. سحر کا چہرہ شہابی ہو گیا .. اس نے نظریں جھکا لیں شرمیلی سی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر بکھر گئی .. وصیف اسے اب بھی دیکھ رہے تھے .. بالکل اس طرح جیسے پہلی بار دیکھا ہو .. پھر چونک کر وہ گاڑی سے نکل آئے اور دوسری جانب کا پٹ کھول دیا .. سحر خالہ جان کو الوداع کہتی اگلی سیٹ پر جا بیٹھی خالہ جان بولیں ۔

" بالکل بچی ہے سحر .. اسلم اور نازلی کی آمد کی خبر سن کر ایک دم یہاں سے بھاگنے پر آمادہ ہو گئی .. میں نے بھی خلاف مرضی روکنا مناسب نہیں سمجھا شام کو تم ہوائی اڈے پر آ رہے ہو نا .. ؟"

وصیف بولے ۔

" ضرور آؤں گا .. کتنی مدت سے نازلی کو نہیں دیکھا .."

وہ خدا حافظ کہتے ہوئے گاڑی میں جا بیٹھے .. سحر کی قربت سے ان کے دل کی بے کلی بڑھتی جا رہی تھی .. آنکھوں کی اداسی گہری ہو گئی تھی .. سینے میں لاوا سا پک رہا تھا ۔ سحر خاموش بیٹھی کنکھیوں سے وصیف کے اس عجیب سے رویئے کو دیکھ کر حیران ہو رہی تھی .. کہیں ان کی طبیعت تو خراب نہیں ہے پھر وہ بے چینی سے پوچھ بیٹھی ۔ آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا .. ؟"

وصیف نے چونک کر سحر پر نگاہ ڈالی .. پھر بولے ..

" میں .. میں بالکل ٹھیک ہوں .."

سحر مطمئن نہ ہوئی .. کیونکہ وصیف کی آواز سوگوار سی تھی ۔ وہ بہت

کچھ پوچھنا چاہتی تھی .. مگر فطری حیا کے سبب وہ جھجک سی محسوس کر رہی تھی .. گھر پہونچ کر وہ باجی سے کبھی اس بارے میں کبھی کچھ نہ پوچھ سکی .. حالانکہ اس کا دل کسی آنے والے طوفان کے خدشے سے لرز رہا تھا۔ سحر کو چھوڑ کر جانے کے بعد دن بھر وصیف کی شکل دکھائی نہ دی .. دن کا کھانا کھانے بھی نہ آئے کورٹ سے واپسی پر ہوائی اڈے چلے گئے۔ اور دیر میں پلٹے .. انھوں نے باجی اور سحر کو لان میں بیٹھا پایا .. وہ بھی وہیں جا بیٹھے .. باجی نازلی اور اسلم کے بارے میں پوچھتی رہیں .. سحر چپ چاپ بیٹھی بیرسٹر صاحب اور باجی کی گفتگو سنتی رہی .. اچانک وصیف پوچھ بیٹھے

"باجی .. آپ نے سحر کو ان کے ماموں مامی کی آمد کی خبر دی .. ؟"

باجی سٹ پٹاتے ہوئے۔

"نہیں .. میں نے سوچا کہ یہ اطلاع تم ہی دو تو زیادہ مناسب رہے گا .."

سحر نے باجی کو غور سے دیکھا۔ ان کے لہجے کی بے زاری سے اس کا دل زور سے دھڑکا وہ پوچھے بنا نہ رہ سکی ..

"اچھا .. وہ پھر آ رہے ہیں .. اب کس سلسلے میں ان کی تشریف آوری ہو رہی ہے .. ؟"

وصیف اٹھتے ہوئے سنجیدگی سے ..

"اس کے بارے میں تم کو ان کا خط پڑھ کر معلوم ہو جائے گا .. میں ابھی خط بھجواتا ہوں .. اتوار کو آ رہے ہیں وہ لوگ .."

ان کو جاتا دیکھ کر سحر بھی فکرمند سی اٹھ گئی .. اور تیز تیز قدموں سے وصیف کے کمرے میں جا پہونچی .. وصیف نے پلٹ کر اسے دیکھا پھر دراز سے خط نکال کر اسے دیتے ہوئے تیز بلب جلا دیا .. سحر نے ایک نظر وصیف

پر ڈالی پھر لفافے سے خط نکالا۔۔ خط پر نظر پڑتے ہی وہ مضطرب سے ہو گئی۔
خط کی لائینیں اس کی نظروں میں ناچ رہی تھیں۔۔ وصیف والہانہ شیفتگی سے
اسے دیکھے جا رہے تھے اچانک انھوں نے دیکھا سحر کا چہرہ شہابی ہو گیا۔۔
اس کے ہونٹ متبسم تھے وصیف کی جانب متوجہ ہوئے بغیر وہ کمرے سے
نکل گئی۔۔

وصیف بے خود سے کھڑے رہ گئے۔۔ تو سحر منگنی سے خوش ہے۔۔ ان کا دل
ڈوب سا گیا۔۔ کیونکہ وہ اپنی بے خودی میں سحر کے ہونٹوں کے طنزیہ تبسم پر
غور ہی نہ کر سکے تھے۔۔ انھوں نے سر ہاتھوں پہ تھام لیا اور کرسی پر گر سے
پڑے وہ کمرے سے باہر ہی نہ آئے۔۔

دو دن اسی چپقلش میں کٹ گئے۔۔ وصیف مشینی طور پر کورٹ جاتے وہاں
سے واپس آکر بند کمرے میں ناولوں سے الجھتے رہتے۔۔ وہ صبر و سکون سے حالات
کا مقابلہ کر رہے تھے۔۔ مگر ان کی آنکھیں ذہنی انتشار کی آئینہ دار تھیں ادھر سحر
الگ عجب پریشانی کے عالم میں وقت کاٹ رہی تھی۔۔ اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا
کہ وہ کیا کرے۔۔۔؟

وصیف کا سرد رویہ دیکھتے ہوئے۔۔ وصیف سے اس معاملے میں بات کرنے
کی ہمت اس میں نہ تھی۔۔ باجی سے کبھی اس موضوع پر بات کرنے پر بھی اس کی
فطری حیا مانع تھی۔۔ پھر وہ کس سے صلاح لے۔۔؟ وہ پاگلوں کی طرح کمرے
کے اردگرد چکر کاٹتی رہی۔۔ اسے رہ رہ کر ماں پر غصہ آتا۔۔ آخر انھوں نے
مجھے سمجھا کیا ہے۔۔ ان کی یہ آرزو کبھی پوری نہ ہو سکے گی۔۔ آخر بیرسٹر صاحب
اس معاملے میں خاموش کیوں ہیں۔۔؟ وہ اس بات کی مخالفت کیوں نہیں
کر رہے۔۔ رکھا نہ باجی نے تو کہا تھا کہ انھیں مجھ سے محبت ہے۔۔ اگر ایسا ہے تو

یہ کیسی انوکھی محبت ہے کہ وہ خاموشی سے مجھے دوسروں کا ہوتا ہوا دیکھ رہے ہیں اور خاموش ہیں.. منھ سے بھاپ بھی نہیں نکالتے..

ریحانہ باجی کا قیاس کتنا غلط تھا.. اگر ان کا قیاس صحیح ہوتا تو وہ اس خاموشی سے یوں بیٹھے نہ رہ جاتے.. میں ان کی محبت میں سلگ رہی ہوں اور شاید ہمیشہ اسی طرح جلتی رہوں گی.. مگر میں کسی دوسرے کی کبھی نہ ہو سکوں گی.. مجھے اب یہ معاملہ خود ہی نپٹانا ہوگا.. دوسروں کے بھروسے پر کام نہ چل سکے گا.. وہ مطمئن ہو گئی.. دو دن بعد وہ اس رات اطمینان کی نیند سو سکی..

اتوار کی صبح سحر نے دیکھا بیرسٹر صاحب بہت بجھے بجھے سے ناشتہ کر رہے تھے.. ان دو دنوں میں انھوں نے سحر کی جانب کوئی توجہ نہ دی تھی.. لیکن اسی وقت اچانک نظر اٹھ جانے پر انھوں نے دیکھا کہ سحر بہت اطمینان سے ناشتہ کرنے میں مشغول تھی.. اس کے چہرے پر پریشانی یا ہراس کا پتہ تک نہ تھا.. ان کو لگا جیسے وہ چکی کے دو پاٹوں کے درمیان پس رہے ہوں.. سحر ان کے جذبات سے بے خبر باجی سے بہت اطمینان سے باتیں کر رہی تھی... وصیف منھ سی آواز میں...

"باجی... آج مجھے ایک بہت اہم میٹنگ میں شرکت کرنا ہے. شاید رات تک آ سکوں گا.."

باجی اس کو اٹھتا دیکھ کر بولیں..

"مگر آج تو سحر کے ماموں مامی آ رہے ہیں.."

وصیف بڑی بے زاری سے..

"اس وقت میری موجودگی کی کیا ضرورت ہے بھلا..؟"

یہ کہتے ہوئے وہ کمرے سے نکل گئے. سحر ان کا اکھڑا اکھڑا انداز در

لہجہ کی ٹھنڈک پر ششدر سی دیکھتی رہ گئی.. وصیف کے چہرے کے اتار چڑھاؤ سے لگ رہا تھا جیسے انھیں بڑی اذیت ہو.. وہ جلد سے جلد وہاں سے بھاگ جانا چاہتے ہوں.. وہ سوچ میں گم تھی کہ باجی کی آواز سے چونکی وہ بڑی پریشان زدہ سی کہہ رہی تھیں وصیف کی اس موقع پر غیر حاضری مناسب نہیں.. اکیلی میں کیا کروں گی.. پتہ نہیں کتنے لوگ آئیں..؟

سحر لاپرواہی سے بولی..

"باجی! کرنا ہی کیا ہے ان ناخواندہ مہمانوں کے لئے.. آپ فکر نہ کریئے ان کی خاطر کو تو میں ہی کافی ہوں..؟

پھر وہ مسکراتی ہوئی اٹھ گئی.. باجی اسے حیران سی دیکھتی رہ گئیں..

K —— : (۲۵) B

دس بجے دو تین کاریں آکر پورٹیکو میں رکیں۔ لوگوں کے ہنسنے بولنے اور چہل پہل کی آوازیں سنائی دیں.. باجی حیران پریشان سی باہر نکلیں انھوں نے دیکھا.. بیس بائیس لوگوں کا قافلہ جس میں عورتوں اور لڑکیوں کی تعداد زیادہ تھی گاڑیوں سے اتر رہے تھے.. باجی نے انہیں لے جاکر ڈرائنگ روم میں بٹھا دیا.. اسی وقت سحر بڑی بے نیازی سے اندر آئی.. اور سب کو دیکھ کر مسکراتی ہوئی بولی..

"ماموں میاں.. کس کی بارات میں شرکت کی غرض سے نکل پڑے آپ لوگ...؟" اس نے ڈرائیور کو مٹھائی کی ٹوکریاں لاکر اندر رکھتے دیکھا..

عارف کی بہن قہقہہ لگا کر..

"بارات نہیں بلکہ منگنی کی تقریب میں آئے ہیں ہم لوگ .."

سحر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے ..

"منگنی .. ؟ کس کی منگنی اس دھوم دھام سے ہو رہی ہے .. کہ مٹھائی کے ٹوکرے اترتے ہی چلے آ رہے ہیں .. ؟"

اس نے بڑھ کر ایک ٹوکری سے گلاب جامن نکالی اور منھ میں رکھ لی ...

سب مہمان اس کی اس بچکانہ حرکت پر ہنس پڑے ..

عارف کی بہن ہنستے ہوئے ..

"چلو یہ اچھا ہوا سحر .. کہ ہمارے منھ میٹھا کرانے سے پہلے ہی تم نے اپنا منھ میٹھا کر لیا .. یہ اچھا شگون ہے ..."

"شگون .. ؟ تو کیا آپ مٹھائی کا حصہ بانٹنے کو لائی ہیں .. کس کی منگنی کی مٹھائی ہے یہ .. ؟"

سحر نے یہ کہتے ہوئے برفی کا ایک ٹکڑا منھ میں رکھا .. پھر منھ بنا کر بولی ..

"توبہ .. خالص شکر ہی شکر ہے .. کھوئے کا نام نہیں .."

سب دم بخود بیٹھے سحر کی حرکتوں کو دیکھ رہے تھے .. عارف کی بہن مسکرا کر بولی ...

"ابھی منگنی ہوئی کہاں ... ؟ اب ہوگی .. کیا تم کو خبر نہیں کہ آج تمھاری منگنی ہے .."

سحر آنکھیں پھاڑ کر طنز سے ..

"کیا .. کیا فرما رہی ہیں آپ .. ذرا پھر سے تو کہیئے .."

سحر کی اس بے باکی سے یہ جملہ کہنے پر سب کے چہرے فق ہو گئے اور دل دھڑکنے لگے پھر بھی عارف کی بہن کھسیا کر ہنستے ہوئے بولی ..

"ہاں.. ہاں.. آج ہم لوگ تمہاری منگنی کے سلسلے میں آئے ہیں۔ تمہاری عارف بھائی سے منگنی کرنا ہم سب نے طے کیا ہے.."

سحر غصہ سے سرخ ہو کر بڑی بے باکی سے..

"جی.. ذرا یہ بھی تو فرما دیجئے کہ آپ لوگ اس نیک فرض کو انجام دینے کا کیا حق رکھتے ہیں.. ہونہہ.. ہم لوگوں نے طے کیا ہے.."

اس نے عارف کی بہن کے لہجے کی نقل کی..

مامی غصہ ضبط کرتے ہوئے..

"کیا بک رہی ہو سحر.. تمہارے ماموں کو تو حق ہے کہ وہ جو کچھ تمہارے لئے بہتر سمجھیں کریں.."

سحر تیزی سے۔

"میرے ذاتی معاملات میں دخل دینے کا کسی کو کوئی حق نہیں.. نہ ماموں میاں کو نہ آپ کو.. میں کوئی ایسی جنس نہیں جس پر جس کا جی چاہے بولی لگا دے آج تو آپ لوگ بڑا حق جتا رہے ہیں.. لیکن جب میں تین سال کی عمر میں ماں باپ کی شفقت سے محروم ہو کر لاوارثوں کی طرح آیا کی گود میں پلی اور اتنی کم عمری میں ہوسٹل کے اکیلے کمرے میں راتوں کو اٹھ اٹھ کر گھنٹوں روتی رہتی تھی اسی وقت آپ لوگوں کی ممتا کہاں سو رہی تھی..؟ آپ لوگوں کا حق کہاں رہ گیا تھا.. اس وقت تو میں ایک ناخوشگوار قصہ کا بار تھی نا..؟ جس کی جانب دیکھنے سے ہر رشتہ دار آنکھیں چرا رہا تھا.. لیکن اب..؟ یہ ممتا اور حق اس لئے زور پکڑ گیا.. کہ چچا جان نے مجھے جائیداد کا مالک بنا دیا.. ان کا بینک اکاؤنٹ میرے نام منتقل ہو گیا.."

وہ بڑی روانی سے بول رہی تھی.. مامی چہرہ اس کے اس سخت رویہ

اور ہمت پرکھی اٹھا تھا.. لیکن اور سب ایسے بیٹھے تھے جیسے انھیں سانپ سونگھ گیا ہو.. کمرے میں تکلیف دہ خاموشی چھائی ہوئی تھی..

مامی غصے کانپتی ہوئی گرجیں۔

"کتنی ڈھیٹ اور بے شرم ہو تم سحر.. اتنے بزرگوں اور مہمانوں کے سامنے کس ڈھٹائی سے بول رہی ہو.. یہی تعلیم سے سبق لیا ہے تم نے..؟"

سحر طنز سے مسکرا کر..

"جی.. تعلیم حاصل کر کے ہی تو اپنا اچھا برا سوچنے کے قابل ہو سکی ہوں.. اسی کی وجہ سے تو آج یہ بھائی آپ کے منہ پر اس صفائی سے بتا رہی ہوں... مہربانی سے یہ منگنی وگنی کا ڈھونگ کہیں اور جا کر رچائیے.. میں ان سب باتوں میں آنے والی نہیں ہوں.. میں اپنی مرضی کی مختار ہوں.. مجھے کسی کی رائے صلاح کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی کسی کی ہمدردی کی۔ اور نہ میں اس چیز کو گوارہ کروں گی کہ کوئی مجھ پر زبردستی کا حق جتائے..:"

مامی اپنی شکست پر تلملاتے ہوئے ماموں سے مخاطب ہوکر۔

"دیکھ رہے ہو اپنی بھانجی کے لچھن...؟ اب بولتے کیوں نہیں ایسے بیٹھے ہو جیسے منہ میں گھنگھنیاں بھری ہوں..:"

سحر ماموں کے بولنے سے پیشتر تیزی سے بولی۔

"وہ بے چارے کیا بولیں گے.. وہ اپنی مرضی سے تو آئے نہیں انھیں تو آپ زبردستی لائی ہیں.. پھر حقیقت سن کر وہ بول بھی کیا سکتے ہیں؟" مامی کا چہرہ سرخ انگارہ ہوگیا.. وہ گرج کر بولیں..

"سحر یاد رکھو اس معاملے میں تمھاری ایک نہ چلے گی.. ہم جو چاہیں گے وہی ہوگا.. لاؤ تو عارفہ انگوٹھی.. میں پہنا کر جاؤں گی.. دیکھوں کیسے نہیں پہنتی

سحر بڑے سکون سے مامی کا یہ غصہ سے بھرا انداز دیکھتی رہی اور لطف اندوز ہوتی رہی .. عارفہ سہمی سہمی سی جا کر ڈبے میں سے ایک مخملی ڈبیہ اٹھا لائی .. سحر نے دیکھا ڈبے میں ایک بھاری کامدار جوڑا بھی رکھا تھا .. قبل اس کے عارفہ ڈبیہ امی کے ہاتھ میں پکڑائے۔ سحر نے ڈبیہ اس کے ہاتھ سے جھپٹ لی۔ انگوٹھی نکال کر اسے گھما پھرا کر دیکھا پھر اسے دور پھینکتی ہوئی بولی ..

"اگر میرے اس انکار کے باوجود بھی آپ لوگ اس زیادتی پر آمادہ ہیں تو میں ابھی پولیس کو فون کرتی ہوں کہ پیسے کے لالچ میں آپ لوگ مجھ پر یہ زبردستی کر رہے ہیں اور مجھے آپ لوگوں سے جان کا خطرہ ہے۔ اس صورت میں اپنی بے عزتی کے ذمہ دار آپ خود ہوں گی۔"

اس کے لفظوں سے اوجھل ہوتے ہوئے کمرے میں عجیب سی جھنجھلاہٹ پھیل گئی سب سرگوشیوں میں ایک دوسرے سے بات کر رہے تھے .. بڑی مامی ... وہ تو باقاعدہ سحر کو کوسنے دے رہی تھیں .. باجی حالات کے اس طرح پلٹا کھانے پر دم بخود سی بیٹھی تھیں مگر ان کا دل خوشی سے معمور تھا .. انہیں لگ رہا تھا جیسے وہ خواب دیکھ رہی ہوں .. سحر کی اس جرأت کی انہیں خواب میں بھی امید نہ تھی اسی وقت مامی چیخ کر بولیں ..

"میں اس کو بغیر انگوٹھی پہنائے جانے کی نہیں .. دیکھوں گی کہ کیسے نہیں پہنتی .. اچھی خاصی لڑکی کو بہکا لیا ہے .. ورنہ مجال تھی کہ وہ سر اٹھا کر بات کرتی اور ایسے دھمکیاں دیتی ..."

انھوں نے خونیں نظروں سے باجی کو گھورا .. باجی کو ان کی بات سن کر طیش تو بہت آیا۔ مگر ان کے منہ لگنا انھوں نے مناسب نہ سمجھا .. اسی وقت ماموں پہلی بار باجی سے مخاطب ہو گئے۔

"کیا تم لوگوں کو بیگم کا خط نہیں ملا تھا۔؟ ایک ہفتہ ہوا انھوں نے وصیف میاں کے نام ایک خط لکھا تھا.. جس میں اپنے ارادے کی اطلاع دی تھی..

باجی دردِ دل بہ مصلحت جان کر بولیں ..

"خط نہیں تو اس قسم کا کوئی خط نہیں ملا .. ہم لوگ باہر گئے ہوئے تھے پرسوں ہی تو آئے ہیں.."

ماموں نے سوال کیا ..

"وصیف میاں کہاں ہیں ..؟"

باجی بڑے اطمینان سے بولیں ..

"وہ .. آج کسی ضروری میٹنگ کے سلسلے میں شرکت کرنے گئے ہیں .."

مامی غرا کر اٹھتے ہوئے ..

"ارے میں ان سب کی چالیں خوب سمجھتی ہوں .. مگر میرے سامنے ان کی ایک نہ چلے گی .. چلو تو عارفہ میرے ساتھ .. لاؤ کہاں ہے انگوٹھی ...؟"

وہ عارفہ ذرا دیر ان کی ساری ہدایتیں کرکے نکل گئیں .. باجی نے بے چینی سے پہلو بدلا .. کہیں وہ سحر پر کوئی سختی نہ کریں .. مگر پھر سحر کی ہمت اور جرأت یاد آتے ہی ان کی بے چینی رفع ہوگئی وہ سامنے بیٹھے ماموں سے شکایت آمیز لہجے میں بولیں ..

"اس طرح زبردستی کرنا ایک طرح ضد دلاتا ہوا لڑکی کو .. یہ بات مناسب نہیں مگر ہم کیا بول سکتے ہیں .. یوں ہی بدنام ہیں .."

ماموں چپ چاپ سوچ میں گم بیٹھے رہے .. آہستہ آہستہ سب مہمان مامی کے پاس جا پہونچے تھے .. انھوں نے مامی کی تیز تیز آوازیں سنیں وہ دروازہ پیٹ رہی تھیں .. باجی سحر کی حرکت پر دل ہی دل میں ہنس پڑیں .. کیسی

شکست دی ہے سحر نے ان کو.. ساری اکڑ اور حق دھرا رہ گیا بے چاری کا.. کیسی کھسیا رہی ہیں اب.. صورت دیکھ کر ہنسی آ رہی تھی مجھے خدا نے ہماری مدد کی اس وقت.. ورنہ سحر سے اس کی امید تو نہ تھی.. کہ وہ اتنا جرات مندانہ قدم اٹھا لے گی.. اور مامی کی اسکیم کو یوں الٹ دے گی.. باجی کے دل میں ایک خواہش اور کچھ دن سے جنم لے رہی تھی لیکن وصیف کے اکھڑے اکھڑے رویہ اور سرد انداز سے وہ پوری طرح وصیف کی مرضی کا اندازہ نہیں لگا پائی تھیں.. کہ سحر سے رشتے کے بارے میں وصیف کا اپنا کیا خیال ہوگا.. کئی دن سے وہ سوچ رہی تھیں کہ انعام کے ذریعہ وصیف کو کریدیں کہ یہ واقعہ رونما ہو گیا.. اور وہ بوکھلا کر سب بھول گئیں..

مامی پندرہ بیس منٹ تک دروازہ بھڑ بھڑا کر تھک گئیں تو سب کے ساتھ بکتی جھکتی واپس ڈرائنگ روم میں آئیں اور تیز نظروں سے باجی کو گھورتی ہوئی بولیں..

"یہ سب پلان تم لوگوں کا بنایا ہوا ہے مگر یاد رکھنا کہ یہ شادی عارف سے ہوگی اور ضرور ہوگی.."

باجی کو ان کے انداز اور لہجے پر غصہ آ گیا وہ بڑی رکھائی سے بولیں..

"تو آپ یہ سب مجھے کیوں سنا رہی ہیں..؟ انکار آپ کی بھانجی کر رہی ہے.. اور قصوروار ہم ٹھہرائے جا رہے ہیں.. آپ چاہے شادی عارف سے کریں یا آصف سے مجھے کیا غرض ہے.. رکاوٹ ڈالوں.. میرا کون سا لڑکا بیٹھا ہے جو میں اسے بہکا لوں گی.."

مامی غصے سے پھنکارتی رہیں..

لڑکا نہ سہی بوڑھا بھائی تو بیٹھا ہے.. تو دولت کی لالچ میں خود ابھی

لڑکی کو بہکا لیا۔۔"

باجی طیش سے۔۔

"دولت کی لالچ نے سچ پوچھئے تو آپ کی آنکھوں پر پردہ ڈال رکھا ہے میرے بھائی کے پاس تو خوداتنی دولت ہے کہ وہ آپ کے عارف جیسے دس کو خرید ڈالے۔۔ بڑھاوہ آپ کی نظر میں ہوگا کیونکہ اس پہ لالچ کا پردہ جو پڑا ہے۔۔ میری نظر میں تو بچہ ہی ہے۔۔ ابھی تک تو ہم نے اس قسم کی بات سوچی بھی نہیں تھی۔۔ مگر آپ نے اچھا کیا جو میرا خیال اس طرف پھیر دیا اب ہو بھی سکتا ہے کہ میں آپ کے اس خوف کو صحیح کر کے دکھا دوں۔۔"

ابو بی گھبرا کر بول پڑے۔

"ارے بیگم۔۔ کیا فضول باتیں کرنے لگیں تم۔۔ فائدہ کیا ایسے بے تکے قیاس دوڑانے سے۔۔؟"

امی جھلا کر۔۔

"تم چپ رہو جی۔۔ میں ایک ایک کو ٹھیک کر دوں گی۔۔"

باجی طنزیہ طور پر مسکرا کر۔۔

"ہونہہ۔۔ آپ کیا ٹھیک کریں گی۔۔ ایک ذراسی بچی سے تو مات کھا گئیں ایسے ایسے دعویٰ کرنے والے بہت دیکھے ہیں ہم نے۔ بہتر ہو کہ آپ لوگ اب ٹھنڈے ٹھنڈے یہاں سے سدھار جائیں۔۔ کیونکہ اب میں مزید ذلت برداشت کرنے پر قطعی تیار نہیں ہوں۔۔ یہ میری شرافت تھی کہ میں نے آپ لوگوں کو بزرگ جانتے ہوئے اتنا خیال کیا اور خاموش رہی۔۔۔"

زور سے شراتی اور بشیر کو آواز دیتے ہوئے۔۔

"بشیر گاڑی کے ڈرائیوروں سے کہو کہ یہ سب سامان یہاں سے اٹھا

لے جائیں اور تم لوگ کمرے کی صفائی کر دینا ..."

باجی پر وقار انداز سے ڈرائنگ روم سے نکل گئیں سب ایک دوسرے کا منہ دیکھتے رہ گئے .. سب ہی مامی کی جلد بازی اور طیش دکھانے پر ان ہی کو الزام دے رہے تھے .. کچھ دیر کی بک جھک کے بعد سب ہارے ہوئے جواریوں کی طرح جیسے آئے تھے ویسے ہی واپس چلے گئے .. ان لوگوں کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی مدفن سے لوٹے ہوں ..

(۲۶)

ان سب کے رخصت ہونے کے کافی دیر کے بعد باجی نے جا کر سحر کا دروازہ تھپتھپایا اور بڑے پیار سے اسے آواز دی سحر نے بنا کسی توقف کے دروازہ کھول دیا .. باجی نے دیکھا سحر کے چہرے پر جھینپی جھینپی سی مسکراہٹ تھی .. باجی کو دیکھتے ہی وہ جلدی سے باجی کے گلے سے جھول گئی .. باجی نے بھی پیار سے اسے گلے لگا لیا .. اس وقت اسے دیکھ کر کوئی بھی نہ کہہ سکتا تھا کہ یہ وہی لڑکی ہے جو تھوڑی دیر قبل زخمی شیرنی کی طرح دہاڑ رہی تھی اس وقت وہ وہی معصوم اور شرمیلی سی سیدھی سادھی لڑکی تھی وہ کنکھیوں سے باجی کو دیکھتے ہوئے بولی۔

آپ مجھ سے ناراض تو نہیں ہیں باجی؟ مجھے خود افسوس اور شرمندگی ہے کہ میں نے اپنے بزرگوں کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کئے مگر اس کے سوا چارہ بھی تو نہ تھا .. وہ لوگ زبردستی پر کیوں آمادہ ہو گئے تھے .. میں نے یہ بھی دیکھا کہ آپ اور بیرسٹر صاحب بھی اس معاملے میں کنارہ کشی اختیار کر بیٹھے ہیں۔ لہذا مجھے ہی سخت ہونا پڑا اور بے حیائی کا لبادہ اوڑھ کر

اس کا مقابلہ کرنا پڑا..

"باجی.. !کیا میں نے یہ نامناسب حرکت کی..؟"

باجی ہنس کر اس کا سر تھپتھپاتے ہوئے..

"بھئی کمال کی ایکٹنگ کی تم نے اس موقع پر.. مزہ آگیا مجھے تو.. ان لوگوں کو اس طرح آتے دیکھ کر میرے تو چھکے چھوٹ گئے تھے.. تمہاری اس موقع پر ایسی ہمت دکھانے پر داد دینے کو جی چاہتا ہے..؟"

سحر معصومیت سے ہنس کر..

"باجی.. آپ نے شاید روانگی کا منظر نہیں دیکھا ان لوگوں کا.. امی تو ناراض تھیں ہی.. عارف کی ماں اور بہنوں کے چہروں پر ایسی مردنی چھا رہی تھی جیسے مجھے دفن کر کے لوٹ رہی ہوں..؟"

باجی نے سحر کے اس جملے پر پیار بھری ڈانٹ بتائی پھر مسکرا کر بولیں

"تم یہ منظر کہاں سے دیکھ رہی تھیں...؟"

سحر مسکرا کر۔

"باتھ روم کی کھڑکی سے.. سارا منظر صاف نظر آرہا تھا..؟"

باجی مطمئن ہو کر اسے اپنے کمرے میں لے آئیں اور اسے اپنے پلنگ پر جاتے ہوئے ہنس کر بولیں..

"مٹھائی تو خوب کھائی تم نے.. مجھے تو ہنسی آرہی تھی کہ سب جانتے بوجھتے کس مزے سے یکے بعد دیگرے مٹھائی اڑاتی جا رہی ہو.. ساتھ ہی برائی بھی کر رہی ہو.. کہ شکر ہی شکر ہے.. ماموں سے مجھے جھوٹ بولنا پڑا..ان بے چارے کی حالت قابل دید تھی.. مجھے تو ترس آرہا تھا..

سحر اشتیاق سے..

کیسا جھوٹ باجی ..؟"

باجی پلنگ پر دراز ہوتے ہوئے ..

ماموں نے مجھ سے پوچھا کہ ہماری بیگم کا خط ملا تھا جس میں انھوں نے منگنی کی اطلاع دی تھی .. لیکن تمھاری ایکٹنگ دیکھتے ہوئے مجھے نفی میں جواب دینا پڑا .. بعد میں تمھارا دروازہ پیٹ کر جب ناکام ہوئی تو مامی مجھ سے آکر الجھیں مگر میں نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیئے کہاں تک ان کی طنز بھری باتیں برداشت کی جائیں .. کئی بار سنا چکی ہیں کہ تم لوگ اپنے مطلب سے سحر کو بھڑکا رہے ہو .. اس دن دسیف سے بھی کچھ ایسی ہی باتیں کی تھیں ."

سحر شرمندگی سے ..

"بیرسٹر صاحب دل میں کیا سوچے ہوں گے ..؟ میری وجہ سے مفت میں آپ لوگوں کو ایسی ذلیل باتیں سننے کو مل رہی ہیں .. میں آپ لوگوں کے لئے بالکل دردسر بن کر رہ گئی ہوں .."

یہ کہتے ہوئے اس کی آنکھوں کے گوشے نم ہوگئے .. باجی اسے تسلی دیتے ہوئے ..

"چھوڑو بھی کیا معنی ..؟ تم کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں .. ویسے تو ان لوگوں کے لئے ہم لوگ کافی تھے مگر بھیا کی رائے تھی کہ ہم لوگوں کی مخالفت سے بات بگڑ جائے گی .. اس موقع پر سحر کا ڈٹنا ہی بہتر ہوگا .. اس طرح بات بھی رہے گی اور ان کو سحر کی مرضی کا اندازہ بھی ہو جائے گا .. اب تمھاری مخالفت سے ہمارا پلڑا بھاری رہا .. اب وہ کچھ گڑبڑ کریں گی تو ہم انھیں سیدھا کر دیں گے اب ان کو پورا اندازہ ہو چکا ہے کہ تم اس بات کو پسند نہیں کرتیں مجھے تو بے چارے ماموں پر ترس آرہا تھا .. نہ بیوی کی حمایت

کر سکتے تھے اور نہ تمھارا... بہو پریشانی سے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے
مامی نے بے چارے کو سیدھا پاکر شن چکر بنا دیا ہے.. مگر ان سب باتوں کے
باوجود مامی خاموش بیٹھنے والی نہیں ہیں.. مجھے دھمکی دے کر گئی ہیں کریں
ہار ماننے والوں میں نہیں.. جو میں نے طے کیا ہے وہ کر کے رہوں گی.."

سحر لاپروائی سے منہ بنا کر..

"یہ تو.. یہ تو وقت اور حالات ہی بتا سکیں گے.. ان کے کہنے
سے یا دھمکیاں دینے سے کیا ہوتا ہے.."

خالہ جان کے آ جانے سے موضوع بدل گیا.. خالہ جان کے ساتھ ان کی
بیٹی اور داماد بھی تھے.. نازلی دوڑ کر باجی سے لپٹ گئی اور شکایت بھرے
لہجے میں بولی..

"آپ تو شاید ہمیں بھول ہی گئیں باجی.. ملنے بھی نہ آئیں..؟"

اسلم نے بھی باجی کو بڑے ادب سے جھک کر تعظیم دی۔ خالہ جان نے
اسلم اور نازلی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا..

"دیکھو یہی ہے سحر.. تمھاری چھوٹی بہن.. میں نے اسے بیٹی بنایا ہے
نازلی.. یہ بڑی پیاری اور معصوم بچی ہے.."

نازلی نے ماں کی بات سن کر بڑی بے تکلفی سے اسے لپٹا لیا۔ اور اسے
بغور دیکھنے لگی۔ سحر کا لکوتی حسن اسے بڑا کشش انگیز لگا تھا.. اسلم بھی بڑی دلچسپی
سے اس مجسمہ حسن کو دیکھتا رہ گیا جس کی کشش قاتلانہ تھی.. نازلی اور اسلم کو
اس طرح اپنی جانب تو بہ دیکھ کر فرط حیا سے گلگوں ہو گئی.. اس کی نظریں
جھک گئیں.. نازلی نے بڑے پیار سے اسے دیکھتے ہوئے بولی..

"کتنی پیاری بہن ہے ہماری.. میں بہت خوش نصیب ہوں.."

اس نے دو انگلیوں سے اس کی ٹھوڑی اوپر اٹھائی .. مگر سحر کی دراز پلکیں آنکھوں پر اپنا سایہ کئے ہوئے تھیں .. شرمائی ہوئی مسکراہٹ اس کے سرخ ہونٹوں پر بکھری ہوئی تھی

خالہ جان بولیں .

یہ اتنی شرمیلی ہے کہ تم لوگوں کے آنے سے قبل یہاں بھاگ آئی . کہنے لگی اسلم بھائی سے مجھے شرم آئے گی ."

اسلم شوخی سے مسکرا کر ..

تعجب ہے کہ چھوٹی سالی ہو کر مجھ سے شرمائیں .. حالانکہ قاعدے سے گھبرانا مجھے چاہیئے تھا .."

سحر نے مسکراتے ہوئے نظر اٹھا کر دیکھا .. اسلم چھ فٹ کا جاذب نظر سا نوجوان تھا جو اس کی جانب شرارت سے دیکھ کر مسکرا رہا تھا .. سحر نے بڑے بھولے پن سے شرماتے ہوئے سلام کر لیا .. اس کے لہجے میں بلا کی شوخی تھی ..

"آداب .. دولھا بھائی ..."

"جیتی رہو ." اسلم نے بڑے بزرگانہ انداز سے کہا .. اس پر ہنس پڑے نازلی سحر کے کاندھے پر پیار سے ہاتھ رکھے بیٹھی سب سے باتوں میں مصروف ہو گئی ..

خالہ جان باجی سے مخاطب ہو کر ..

"کیوں بھئی .. تم نازلی اور اسلم کو لینے نہ تو ہوائی اڈے پر پہونچیں اور نہ پھر گھر آئیں .. بات کیا تھی .. ؟"

باجی نے اچٹتی نظر سحر پر ڈالی .. اور بولیں .

"خالہ جان .. میں بڑی پریشانی میں پڑی ہوئی تھی اس وجہ سے نکلنا

نہ ہو سکا۔"

خالہ جان چونک کر۔

"پریشانی کیسی ...؟"

باجی نے دیکھا سحر انہیں گھبرا کر ملتجی نظروں سے دیکھ رہی تھی وہ بولیں..

"یہ سارا قصہ وصیف آپ کو سنائیں گے۔"

خالہ جان بولیں..

"ارے ہاں.. وصیف کہاں ہیں.. وہ بھی نظر نہیں آرہے ہیں"؟

باجی جلدی سے کہہ گئیں..

"وہ آج کسی میٹنگ میں گئے ہوئے تھے.. رات تک آئیں گے.."

اس دوران سحر نازلی سے بے تکلف ہو چلی تھی.. اسلم قریب ہی بیٹھے بیٹھے بڑی دلچسپی سے اس کے شرما شرما کر بات کرنے کے انداز کو دیکھے جا رہے تھے.. نازلی کو بھی سحر کی باتوں کا انداز بہت پسند آیا تھا۔ وہ پوچھ بیٹھی..

"سحر.. تم آج ہمارے ساتھ چلو گی نا.. جب تک ہم لوگ یہاں ہیں تم کو ہمارے ساتھ ہی رہنا ہو گا۔"

اسلم خوش ہو کر..

"ہاں ناز.. ان کو ضرور لے چلو.. مزہ آئے گا.."

سحر ہچکچا کر..

"آج.. آج تو میں نہ جا سکوں گی.. پھر آؤں گی کسی دن.."

نازلی پوچھ بیٹھی..

"کیوں.. آج کیوں نہ جا سکو گی..؟"

سحر مسکرا کر..

ایسے ہی کچھ کام ہیں.. ان کو پورا کرلوں "
باجی نے انکشاف کیا..
"نازلی.. باسحر پینٹنگ بہت اچھی کرتی ہے.. تم ان کے کمرے میں جاکر دیکھو کتنی خوبصورت چیزیں لگا رکھی ہیں.."
سحر کے ہچکچانے کے باوجود نازلی اور اسلم دیکھنے جانے کو اٹھ کھڑے ہوئے۔ مجبوراً سحر کو ان کی رہنمائی کرنی ہی پڑی..
ان لوگوں کے جانے کے بعد باجی نے آج کا سارا واقعہ خالہ جان کے گوش گذار کر دیا۔ پھر بولیں..
خالہ جان میری تو دلی تمنا ہے کہ اس لڑکی کو اپنی بھابھی بنالوں مگر وصیف کے دل کا راز کھلتا ہی نہیں.. اگر وہ تیار ہو جاتے تو میں خاموشی سے یہ شادی کردیتی.. کیونکہ جہاں تک میرا اندازہ ہے سحر وصیف کو بہت پسند کرتی ہے وہ ان سے بڑی متاثر معلوم ہوتی ہے.."
خالہ جان مسکرا کر۔
"اور میرا دعویٰ ہے کہ وصیف دل وجان سے سحر کو پسند کرتے ہیں مگر اول تو وہ ان کے دل ہیں.. دوسرے ان کو غالباً یہ جھجک ہے کہ ان کی اور سحر کی عمریں بہت فرق ہے.. وہ تو سحر کو بالکل بچی سمجھتے ہیں.. اس کے احساسات کا انہیں اندازہ نہیں ہے.. اس لئے گم صم اور فکر مند سے رہتے ہیں.."
باجی خوش ہوتے ہوئے..
"خدا کرے آپ کا قیاس درست ہو خالہ جان.. تو میں انعام سے نوہ لینے کو کہوں.. ہم دونوں وصیف سے بات کرکے معلوم کرلیں گے.."
خالہ جان بولیں..

"انعام سے کہنے کی کیا ضرورت ہے میں خود وصیف سے بات کر لوں گی.."

باجی جلدی سے..

"نہیں خالہ جان.. پہلے انعام ہی بات کر کے مرضی معلوم کر لیں تو زیادہ ٹھیک رہے گا۔"

آپ نے بات کی.. اور اگر انھوں نے انکار کر دیا تو آپ کی بات جائے گی.."

سحر وغیرہ کے آجانے سے بات ختم ہو گئی..

جاتے وقت نازلی نے سحر سے جلد آنے کا وعدہ لے لیا تھا.. ان لوگوں کے جانے کے بعد سحرا پنے کمرے میں چلی گئی.. اور بہت دیر بعد برآمد ہوئی.. اس نے آتشی رنگ کی بہت خوبصورت سی ساڑی پہن رکھی تھی.. بال بھی بڑی خوبصورتی سے بنائے تھے.. انگلی میں ہیروں کی بڑی سی انگوٹھی جگمگا رہی تھی.. باجی نے اسے زینہ سے اترتے دیکھا تو چونک کر دیکھتی رہ گئیں پھر پوچھ بیٹھیں۔

"کہیں جانے کا ارادہ ہے کیا...؟"

سحر معصومیت سے مسکرا کر۔

"جی نہیں.. کپڑے نکالتے ہوئے اس ساڑی پر نظر پڑ گئی تو پہننے کا دل چاہا اس لئے پہن لی.."

باجی اس کی شوخ آنکھوں کی چمک دیکھ کر مسکرائیں اور دل میں سوچنے لگیں وصیف کو بدھو بنانے کے لئے یہ سوانگ رچا ہے اس لڑکی نے۔ کتنی شریر ہے اور ایکٹنگ کس غضب کی کرتی ہے.. میں جان گئی.. آج مجھے چھپ کر یہ ڈرامہ دیکھنا ہے۔ دیکھیں وصیف پر اس کے سوانگ کا کیا اثر پڑتا ہے.. اس طرح ان کے دل کا راز بھی آشکارا ہو جائے گا..

وہ دل ہی دل میں مسکراتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئیں وہ سحر سے

دوڑ رہ کر اس ڈرامہ کا پورا لطف لینا چاہتی تھیں۔ سحر لان میں ایک کتاب لے کر جا بیٹھی۔۔

(۲۷)

اندھیرا ہو چکا تھا۔۔ شبراتی نے لان میں لگے تیز بلب جلا دیئے۔۔ سحر وہیں بیٹھی کتاب دیکھنے میں مصروف تھی۔۔ اسی وقت گاڑی کے ہارن کی آواز آئی۔ شبراتی گیٹ کھولنے لپکا۔۔ باجی لان کے سامنے والے کمرے میں آگئیں اور کھڑکی میں لگے پردے کے پیچھے کھڑی ہو گئیں انھوں نے دیکھا وصیف نے گاڑی سے اتر کر شبراتی کو گاڑی گیرج میں لے جانے کو کہا پھر تھکے تھکے قدموں سے لان میں بیٹھی سحر کی جانب بڑھ گئے سحر انھیں دیکھتے ہی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔۔ وصیف نے غور سے دیکھا۔ سحر کا چہرہ اندرونی مسرت سے چمک رہا تھا۔۔ وہ شرگیں نگاہوں سے انھیں دیکھتے ہوئے شوخی سے بولی۔۔۔

"بہت تھکے لگ رہے ہیں آپ؟ بیٹھئے نا۔"

اس نے دیکھا وصیف کی نظریں اس کی چمکدار انگوٹھی پر تھیں۔ انھوں نے ایک طویل ٹھنڈی سانس لی۔۔ پھر جیسے اپنے پر قابو پاتے ہوئے سرگوشی میں کہہ گئے۔

"ہاں۔۔ سحر۔۔ میں بہت تھک گیا ہوں آج۔۔"

کرسی پر بیٹھتے ہوئے وہ پھر بولے۔۔

"منگنی مبارک سحر۔ مجھے افسوس ہے کہ میں اس مبارک موقع پر موجود نہ تھا۔"

ان کی آواز کا کھوکھلاپن اور نظروں کا انتشار مسرت چھپا نہ سکا۔۔ وہ مسکرا کر بولی

"جی ہاں۔ آپ کے اس وقت موجود نہ ہونے کا مجھے بھی افسوس ہے۔ بہت مزہ آیا۔۔ آپ ہوتے تو کم از کم مٹھائی ہی کھا لیتے۔۔ مگر مٹھائی کوئی خاص نہ تھی۔۔ خالص شکر ہی شکر تھی۔۔"

وصیف اس کے مسرت سے پر انداز کو بے معنی انداز سے دیکھتے رہے پھر تھکی تھکی آواز میں بولے۔۔

"میری دعا ہے سحر۔۔ کہ تم۔۔ جہاں بھی رہو۔۔ خوش رہو۔۔"

پھر وہ ہارے جواری کی طرح لڑکھڑاتے ہوئے اٹھے اور اپنے کمرے کی جانب چل پڑے۔۔ باجی کو وصیف کی یہ حالت دیکھ کر ترس آگیا۔ ساتھ ہی ہنسی بھی آئی۔۔ بے چارے وصیف۔۔ اپنی محبت پر دبیز پردہ ڈالنے کی کوشش میں خود ہی اپنا راز آشکارا کرنے پر آمادہ ہیں۔ سحر ان کے دل کی اس بے کلی سے واقف ہے جب ہی تو یہ ناٹک کھیل رہی ہے۔۔ ان کا دل خوشی سے معمور تھا۔۔۔ وصیف کے احساسات سے وہ پوری طرح واقف ہو چکی تھیں وہ خاموشی سے اپنے کمرے میں چلی گئیں۔۔ وہ سوچ رہی تھیں۔ خالہ جان کا قیاس کتنا صحیح تھا۔۔

کھانا لگ جانے پر باجی سحر سے بولیں۔۔

"وصیف کو بلا لاؤ سحر۔۔ شبراتی کہہ رہا ہے کہ ان کے کمرے کی بتی بند ہے تم ذرا جا کر دیکھو تو بات کیا ہے۔۔۔؟"

سحر ہچکچاتے ہوئے۔۔

"باجی۔۔ وہ۔۔ وہ۔۔ سو رہے ہوں گے۔۔ جب ہی تو بتی بند ہے۔"

باجی سنجیدگی سے۔۔

"تو کیا ہوا۔۔ سو رہے ہوں تو جگا دینا۔۔ جاؤ جلدی سے۔"

پھر مسکراتے ہوئے..

"وہ ڈانٹ دیں گے کہ میرے آرام میں مخل کیوں ہوئیں..؟"

باجی مسکرا کر..

"ڈانٹ دیں تو اچھا ہے.. آج تو تم نے حرکتیں بھی ایسی کی ہیں.. بیچارے سیدھے سادھے وصیف کو چکرا کر رکھ دیا ہے.."

سحر نے یہ سن کر ایسے پلکیں جھکائیں جیسے باجی نے کوئی انوکھی بات کہہ دی ہو.. باجی نے مسکرا کر پیار بھری ڈانٹ بتائی..

"اب جاتی ہو یا پھر میں کان پکڑ کر وصیف کے کمرے تک پہونچاؤں؟"

سحر بوکھلا کر کان سہلاتی ہوئی وصیف کے کمرے کی جانب بڑھ گئی..

اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا.. جذباتی تصور سے ہاتھ پیر ٹھنڈے ہو چلے تھے.. کمرے کے دروازے پر پہونچ کر وہ چند لمحے کو ٹھٹھکی پھر دبے قدموں سے اندر داخل ہوئی اس نے سوئچ دبا دیا.. روشنی ہوتے ہی اس کی نظر سہری پر پڑی..

وصیف لباس تبدیل کئے بغیر جوتوں سمیت سہری پر اوندھے لیٹے ہوئے تھے وہ آہستہ آہستہ ان کی جانب بڑھ آئی.. اور بڑے والہانہ انداز سے پکاری۔

"بیرسٹر صاحب...!"

وصیف نے سر اٹھایا.. اور اس کی جانب حیرانی سے گھورا.. سحر کو بھرا بھرا اور حیران نگاہیں بڑی اچھی لگیں.. وہ غور سے انہیں دیکھتے ہوئے ہچکچا کر بولی..

"کھانا کھا لیجئے.."

وصیف اکتاہٹ بھرے لہجے میں..

"مجھے بھوک نہیں.."

انھوں نے اپنا چہرہ پھر باہوں میں چھپا لیا..

سحر کچھ سوچ کر...

"تھوڑا سا تو کھا لیجئے.. بیرسٹر صاحب.. اگر آپ کھانا کھانے نہ گئے تو باجی ناراض ہوں گی مجھ پر.."

وصیف نے چونک کر پھر سر اٹھایا.. اور حیران حیران نظروں سے اسے تکتے رہ گئے.. پھر پوچھ بیٹھے..

"میرے کھانا نہ کھانے سے باجی تم پر کیوں ناراض ہوں گی بھلا..؟"

سحر معصومیت سے آنکھیں جھپکا کر..

"جی ہاں.. باجی صبح سے ہی مجھ سے بے حد ناراض ہیں.. میں نے یہ انگوٹھی جو پہن لی.. چلئے نا مجھ پر ڈانٹ پڑے.. یہ.. یہ آپ کو اچھا لگے گا..؟"

وصیف چند لمحے اس کے معصوم اور جھینپے ہوئے چہرے کو خاموشی سے دیکھتے رہے.. وہ سوچ رہے تھے کمال کی لڑکی ہے یہ.. کہاں تو اسے عارف سے اتنی نفرت تھی.. لیکن اب..؟ وہ کتنی مسرور نظر آ رہی ہے.. آخر ایسا کیوں ہوا...؟"

ان کا ذہن سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو بیٹھا تھا.. وہ سوگوار سے انداز میں بولے..

"اچھا چلو... میں آ رہا ہوں.."

سحر تیزی سے کمرے سے نکل گئی.. اس کے چہرے پر خوشی کے تاثرات تھے.. وصیف حیران سے اسے دیکھتے رہ گئے.. وصیف جب کھانے کے

کمرے میں داخل ہوئے تو باجی نے غور کیا کہ ان کی آنکھوں میں ویرانی کے سائے ناچ رہے تھے.. سحر نے انھیں کنکھیوں سے دیکھا اور شوخی سے مسکرا دی.. وصیف سحر کی مسکراہٹ دیکھ کر غم کے گھونٹ پی کر رہ گئے.. سینے سے اٹھتی آہ کو انھوں نے وہیں دبا دیا پھر کرسی پر بیٹھ گئے..

باجی ہمدردی سے پوچھ بیٹھیں۔

"کیا بات ہے بھیا.. کھانے سے پہلے کیسے لیٹ گئے تھے. طبیعت تو ٹھیک ہے.. وصیف لاپروائی کا اظہار کرتے ہوئے..

"باجی.. تھکن کی وجہ سے سر میں شدید درد ہے کھانے کا ارادہ نہ تھا مگر سحر نے اتنا اصرار کیا کہ مجبوراً اٹھنا پڑا.."

پلیٹ سامنے ٹھیک سے رکھتے ہوئے وہ جبراً مسکرا کر بولے "کہئے منگنی کی تقریب کیسی رہی...؟"

باجی ہنس کر۔

"بہت مزیدار تقریب تھی تمہاری عدم موجودگی کا افسوس رہا۔"

وصیف نے مسکراتی شرماتی سحر پر نظر ڈالی.. ان کے دل میں کھٹی سی سلگ اٹھی.. اس کے اثرات چہرے پر کرب کی شکل میں نمایاں ہو چلے تھے مگر انھوں نے دل کی کسک کو چھپاتے ہوئے نظریں جھکا لیں اور کھانے میں مصروف ہو گئے وہ سوچ رہے تھے تو باجی بھی خوش ہیں اس منگنی سے.. قصہ کیا ہے آخر..؟ یہ انقلاب کیسا..؟ وہ سنجیدگی سے بولے..

اچھا.. کتنے لوگ آئے تھے؟

یہ کہتے ہوئے انھوں نے دزدیدہ نظروں سے سحر کو دیکھا جو بڑے مزے سے ہڈی چبانے میں مصروف تھی.. باجی نے وصیف کو مزید پریشان کرنا۔

مناسب نہ سمجھا .. انھوں نے بڑی تفصیل سے سارا قصہ وصیف کو سنا ڈالا . . .
وصیف کھانا پینا بھول کر خواب کی سی حالت میں یہ سُن رہے تھے وہ گرد و پیش سے بے خبر تھے .. ان کا چہرہ اندرونی مسرت سے سرخ ہو رہا تھا .. آنکھوں کی اداسی خوشی کی چمک میں بدل چکی تھی .. اذیت مسرت میں بدل چکی تھی .. انھوں نے سحر کو دیکھا شوخ مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر تھی .. اس کی نظریں وصیف کی گہری سیاہ آنکھوں سے ملیں اس کی پلکیں جھک گئیں .. وصیف کو ایسا لگا . .
جیسے پریشانیوں کی منجمد دیوار نظر دل کی ایک ٹھوکر سے ڈھیر ہو چکی ہو .. انھیں باجی کی باتوں میں مزہ آ رہا تھا . سحر کچھ دیر بعد جھینپی جھینپی سی جانے کو اٹھی لیکن وصیف نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور خوشی سے سرشار لہجے میں بولے ..
"چلیں کہاں .. ابھی میں تمھاری گوشمالی کروں گا .. بڑی شریر ہو گئی ہو۔"
سحر کو ایسا لگا کہ وصیف کے اس ہلکے سے لمس سے بجلی کی ایک تیز رو اس کے سارے جسم میں سرائت کر گئی ہو .. وہ ایک دم سرخ ہو گئی .. اور پھر اپنا ہاتھ چھڑا کر تیزی سے بھاگ کھڑی ہوئی .. وصیف مسکراتے ہوئے اسے دیکھتے رہ گئے .. باجی ہنس کر بولیں ..
"بڑی جرأت کا کام کیا اس نے .. ورنہ میرے تو اس قافلے کو دیکھتے ہی ہاتھ پیر بھول گئے تھے . ."
وصیف نے باجی کی بات سنی ہی نہیں .. انھیں لگ رہا تھا کہ ان کے دل کے نہاخانوں کے فانوس ایک دم جگمگا اٹھے ہوں .. خوشی سے سرشار وہ بھی اپنے کمرے کی جانب چل پڑے ..

٭

(۲۸)

اس واقعے کے بعد وصیف بہت مطمئن تھے .. ان کے دل کی بے کلی اور بےچینی غائب ہو چکی تھی .. سحر بھی حسب معمول خوب مگن تھی .. اس سے باجی کی محبت اپنے عروج پر تھی .. ایک دن انعام کے آنے پر انھوں نے اپنے دل کی خواہش کا اظہار اس پر کر دیا .. انعام نے خوش ہو کر باجی کو گود میں اٹھالیا۔ ان کے چیخنے کے باوجود کئی چکر دلا کر کھڑا کرتے ہوئے بولا ..

کتنی اچھی ہیں باجی آپ .. اب آپ نے میرے دل کی بات کہی ہے .. اس دن میں نے آپ کے سامنے جو شرط رکھی تھی کہ لڑکی میری پسند کی ہو گی تو میری پسندیدہ لڑکی یہی سحر تو ہے .. وصیف کے لئے سحر سے اچھی لڑکی آپ چراغ لے کر ڈھونڈیں تو نہ ملے گی .. اب کھلائیے اسی بات پر مٹھائی ..؛

باجی ہنس کر۔

"پگلے ہو تم تو .. پہلے وصیف کو تو تیار کرو۔

انعام برا سا منھ بنا کر بولا ..

"باجی اگر سچ پوچھئے تو وہ حضرت جان دیتے ہیں سحر پر .. دیکھ کر ٹھنڈی آہیں بھرتے ہیں .. لیکن جب یہ ذکر چھیڑو تو غصے سے ایسے اچھلیں گے جیسے پاگل کتے نے کاٹا ہو ..؛

باجی برا مانتے ہوئے ..

"خدا نہ کرے .. ایسے فال بد منھ سے کیوں نکالتے ہو آخر ..؟"

انعام مسکرا کر۔

"یہ فال بد کیسے ہوا.. اگر خدانخواستہ کتا کاٹ بھی لے تو ہم جیسے ڈیوٹ کے ڈاکٹر علاج کو موجود ہیں.. پھر ڈر کیسا..؟"

باجی غصہ سے۔

"افوہ.. جو مرض فی الحال ہے اس کا علاج تو ڈھونڈھیے پہلے.. دوسرے مرضوں کا علاج بعد میں کرنا۔"

انعام اٹھتے ہوئے..

"ابھی لیجئے.. آپ کے کہنے کی دیر تھی کان پکڑ کر نکاح کے لئے ہاں نہ کرالی تو انعام میرا نام نہیں.."

وہ باجی کے پاس سے ہوا ہو گیا.. باجی اس کے بچپنے کی حرکت پر ہنس پڑیں۔

انعام آندھی طوفان کی طرح وصیف کے کمرے میں داخل ہوا.. وصیف فائیلوں میں الجھا گرد و پیش سے بے خبر تھا.. اس کے داخل ہوتے ہی وصیف نے چونک کر سر اٹھایا.. اور بولے..

"تمہارا آنا زلزلے سے کم نہیں.. ادھم مچاتے ہی گھر میں گھستے ہو.. کبھی تو انسانیت کے جامے میں رہا کرو.."

انعام اس کے سامنے کرسی میں دھنس کر..

"جی بجا فرمایا جناب نے.. وہ تو بچ گئے آپ ورنہ زلزلہ جو آنے والا تھا وہ آپ کی زندگی کی نیا دوں کو ہلا دیتا اور حضرت وصیف مجنوں بنے سڑکوں پر نعرے لگاتے گھومتے نظر آتے.. اس وقت دیکھتا میں کہ آپ کیسے انسانیت کے جامے میں رہتے ہیں.."

وصیف چکرا کر..

"کیسا زلزلہ.. کیا بکواس کر رہے ہو تم...؟"

انعام اس کے لہجے کی نقل اتارتے ہوئے۔

"کیسا زلزلہ...؟ بڑے بھولے ہیں آپ تو.. سحر کی منگنی اگر ہو گئی ہوتی تب میں آپ کی جوانمردی دیکھتا.. خبر پا کر تو چیں بول گئے تھے.. اسی لئے میں کہتا ہوں کہ تم صفائی سے اس بات کا اقرار کیوں نہیں کر لیتے کہ تم کو سحر سے محبت ہے.. مفت میں گھٹ گھٹ کر اپنی جان کو روگ لگا رہے ہو.."

وصیف تنک کر..

"بدھو ہو تم تو.. آخر تمہارے دماغ میں یہ سنک کیا سوار ہو گئی ہے کہ جب موقع ملا اور یہی بکواس شروع کر دی..."

انعام جھلا کر..

"جی بکواس ہی تو ہے یہ.. میاں لاکھ تم اپنے احساسات پر پردہ ڈالو اور اپنی محبت کو سات پردوں میں چھپاؤ.. مگر ہم لوگوں کی نظروں سے تمہاری یہ محبت چھپی ہوئی نہیں ہے.. بلکہ اپنی حرکتوں سے تم نے خود ہی اسے آشکارہ کر رکھا ہے..."

وصیف غصہ سے..

"کتنی بار کہا ہے کہ اس موضوع کو میرے سامنے نہ چھیڑا کرو.. مگر تم ایک بے حیا ہو.. جو بات منع کی جاتی ہے وہی بار بار کرتے ہو.. کیا تم چاہتے ہو کہ وہ عارف جیسا برتاؤ مجھ سے بھی کرتے.. ؟ عارف جیسا برتاؤ اگر میرے ساتھ ہوا ہوتا تو بخدا میں تو خودکشی کر لیتا.. میں مانتا ہوں کہ وہ لڑکی مجھے بے حد پسند ہے.. میں اس سے محبت کرتا ہوں.. تم یہ بھی جانتے ہو گے کہ محبت ایک غیر اختیاری جذبہ ہے جو اچانک ایک بار ہی دل پر پوری شدت سے حملہ آور ہوتا ہے.. لیکن محبوب کو حاصل کر لینا ہی تو زندگی کی معراج نہیں.. میں تو اپنی

محبت کی معراج یہ سمجھوں گا کہ اس کے لئے اس کے قابل شریک حیات چننے میں اس کی مدد کروں .. اور اس کو خوش و خرم زندگی گزارتے دیکھ کر خوش ہو سکوں .کیا تم یہ گوارہ کر لو گے کہ اس قسم کی بات سحر کے سامنے چھیڑ کر یہ طعنے سن لو کہ دولت کے لالچ میں ہم اندھے ہو چکے کہ ہمیں عمر کا فرق بھی نظر نہ آیا ..؟

انعام کھنا کر ..

"محبت کے جوش نے تمھاری عقل پر پچ رچ پردہ ڈال دیا ہے .. جو تم ایسی نئی نئی منطقیں بگھار رہے ہو .. ذرا تم سحر سے اس موضوع پر بات کر کے دیکھو تو تم کو پتہ چلے کہ اس کے کیا خیالات ہیں .. میرا دعویٰ ہے کہ وہ بھی تم سے محبت کرتی ہے .. ہونھ .. بڑی شیخی مار رہے ہو کہ اس کے قابل شریک حیات چننے میں اس کی مدد کروں گا .. ہاں لکھ رکھو کہ جس دن بھی خدانخواستہ سحر کسی دوسرے کی ہوئی تم بازاروں اور گلیوں میں گریبان چاک گھومتے نظر آؤ گے .. جو شخص عارف کا سحر سے ملنا گوارہ نہ کرے .. اس کے دل میں اتنی ہمت کہاں سے آجائے گی کہ وہ سحر کی شادی سے خوش ہو سکے .. میاں ..! یہ سب زبانی دعوے ہیں .. عملی طور پر تم اس میدان میں ایک قدم بھی نہیں چل سکتے .. اگر تم میں سحر سے بات کرنے کی ہمت نہیں تو میں بات کر دوں اس سے ؟"

وصیف سختی سے ..

"نہیں .. میں تم کو اس بات کی اجازت دے کر اپنی نظروں میں خود ذلیل ہونا نہیں چاہتا .. اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ اپنے مفاد کی خاطر سحر کی زندگی کو تباہی کے غار میں ڈھکیلوں .."

انعام جھلا کر اٹھتے ہوئے ..

بھس بھرا ہوا ہے تمھارے دماغ میں تو.. نہ آگے چلتے ہو نہ پیچھے.. اب دیکھنا ہے کہ یہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے... ؟"

وہ پیر پٹختا کمرے سے نکلا چلا گیا..

سحر جو گلدانوں میں سجانے کو پھول لینے باغ میں گئی ہوئی تھی وصیف کی لائبریری کے پیچھے سے گذری.. اور اپنا نام سن کر وہیں ٹھٹھک گئی.. اس نے وصیف اور انعام کی ساری گفتگو لفظ بلفظ سنی.. اس کا دل وصیف کے اس اعتراف محبت سے اچھل کر جیسے حلق میں آگیا.. ریحانہ باجی کا قیاس کتنا درست تھا.. بے چارے بیرسٹر صاحب.. ان کو ڈر کا ہے کہ کہیں میں عار نہ جیسا برتاؤ ان سے بھی نہ کروں.. کہاں ذرہ اور کہاں آفتاب..؟ ان کو کیا معلوم کہ ان کے لئے میرے دل میں کتنی عقیدت ہے... وہ مجھے بالکل بچی سمجھتے ہیں... ان کو شاید میرے احساسات کا قطعی اندازہ نہیں پچھا بالا کی دی دولت میرے لئے مصیبت بنی ہوئی ہے میں اس سے دستبردار ہو جاؤں گی اس کو غریبوں میں بانٹ دوں گی۔ تب تو بیرسٹر صاحب کو مجھے اپنانے میں کوئی عار نہ ہوگا...

... سوچتی ہوئی وہ آہستہ قدموں سے اپنے کمرے میں چلی گئی..

تھوڑی دیر بعد باجی نے اسے بلوایا.. اس نے دیکھا انعام وہاں موجود تھا مگر اکتایا اکتایا الگ رہا تھا.. خوشی اس کے چہرے سے مفقود تھی..

سحر دل ہی دل میں مسکرائی.. تو انعام بھائی بیرسٹر صاحب سے ناراض ہیں.. اسی وقت وصیف اندر آگئے.. انعام کو غائیت نظر دل سے دیکھتے ہوئے وہ زیر لب مسکرا کر بول پڑے..

"تم جوکر کی طرح کیا پھولے بیٹھے ہو..؟"

سحر وصیف کے اس طرح کہنے پر ہنس دی.. انعام وصیف کو نظر انداز کرتا ہوا سحر سے بولا..

"سحر کل تم اور باجی آؤ.. سونیہ کئی دن سے تم کو یاد کر رہی ہے.."

سحر بولی..

"کل تو میں خالہ جان کے پاس جا رہی ہوں... اگر جلدی واپس آگئی تو ضرور آؤں گی.."

سحر کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا.. وہ بہت کھلے دل سے ہنس بول رہی تھی.. اچانک انعام پوچھ بیٹھا..

"رزلٹ کب آ رہا ہے سحر..؟"

سحر بولی۔

"شاید دو چار دن میں آ جائے گا.. اب تو کالج کھلنے میں بھی ایک ہفتہ رہ گیا ہے.. آپ نے کیوں پوچھا..؟"

انعام مسکرا کر۔

"مٹھائی کھانا ہے نا..."

وصیف مسکرا کر بولے..

"انہیں تو مٹھائی ملنی چاہیئے.. خواہ کسی بہانے سے ملے.."

سحر تیزی سے اندر گئی۔ اور ایک پلیٹ میں بنگالی مٹھائی لے آئی اور بولی..

"لیجئے انعام بھائی.. آپ پیشگی مٹھائی کھائیے.."

وصیف سحر کو دیکھتے ہوئے..

حد کر دی تم نے تو.. ان کی اس طرح اگر خاطر مدارات کی تم نے تو یہ روز

یہیں نظر آئیں گے...“

انعام برا ماننے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے..

”بس آپ کو جلن ہونے لگی.. دیکھ رہے ہو نا.. کہ سحر نے تم کو جھوٹوں نہ پوچھا۔“

سحر حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر..

”تو کیا آپ اکیلے ہی یہ سب مٹھائی کھالیں گے.. بیرسٹر صاحب کو شریک نہ کریں گے“؟

انعام ایک رس گلہ منہ میں رکھتے ہوئے..

”ارے واہ.. یہ تو میرا حق ہے.. میں تو اس کی دگنی مٹھائی اکیلے ہی کھا سکتا ہوں.. چاہے کھلا کر دیکھ لو..“

سحر معصومیت سے..

”نا۔ بابا.. میں ایسا خطرہ مول لینے پر تیار نہیں ہوں۔“

اس کے اس طرح کہنے پر سب ہنس پڑے..

(۲۹)

کالج کھلنے پر سحر ہوسٹل چلی گئی.. وصیف جو ادھر کئی دن سے اپنے سب اصول بھول کر ہر پروگرام میں پیش پیش رہتے تھے.. اب پھر اپنے کمرے میں بند ہو کر رہ گئے تھے.. گھر پر سناٹا چھایا رہتا.. باجی زیادہ تر اپنے کاموں میں مصروف رہتیں۔ سنیچر اتوار کو البتہ چہل پہل رہتی.. سحر فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئی تھی.. وقت اسی طرح گذرتا رہا..

ایک دن شام کو ایک بہت شاندار قسم کی گاڑی آکر رکی اس میں سے ڈاکٹر عبید کے ساتھ ایک شاندار شخصیت کے بزرگ اور ادھیڑ عمر کی پر وقار بیگم ان کے ساتھ ایک نوجوان اور بائیس چوبیس سال کی ایک خوبصورت سی صاحبزادی بھی تھیں.. ڈاکٹر عبید نے باجی اور وصیف کا تعارف کراتے ہوئے کہا..

"بیرسٹر صاحب .. یہ ہیں میرے چچا ڈاکٹر شاہ نواز.. دماغی امراض کے اسپشلسٹ.. یہ میری چچی ہیں.. یہ میرے چچا زاد بھائی ڈاکٹر رحمان ہیں پچھلے ماہ یہ امریکہ سے آئے ہیں اور یہ ان کی بہن ہیں رعنا.. یہ ایم ایس سی کی طالبہ ہیں"

وصیف نے دیکھا یہ دبلی پتلی دراز قد لڑکی تھی .. اس کے چہرے پر اس کی آنکھیں امتیازی حیثیت رکھتی تھیں.. مخمور سی سیاہ آنکھیں.. جن میں عجیب سی چمک لہرا رہی تھی.. ڈاکٹر شاہ نواز بڑے خلوص سے وصیف سے ملے.. اور گھل مل کر باتیں کرتے رہے.. باجی اور وصیف ان کے اس خلوص اور بے تکلفی سے قدرے حیران تھے.. کہ ڈاکٹر عبید بولے..

"بیرسٹر صاحب... چچا جان رحمان کی شادی کی تلاش ہے.. رحمان اکیلے بیٹھے ہیں۔ میں نے انھیں ان صاحبزادی کے بارے میں بتایا جو آپ کی عزیز ہیں یعنی عاشو کی انٹی.. تو یہ لوگ انھیں دیکھنے آگئے.."

وصیف کے چہرے پر غبار سا آگیا.. دل ناگوار انداز سے دھڑکا.. مگر دوسرے لمحے وہ مسکرا کر بولے..

"اچھا تو سحر کو دیکھنے کی غرض سے آئے ہیں آپ لوگ.. مگر وہ تو ہوسٹل میں ہیں.. کل سنیچر کو شاید آئیں گی..."

ڈاکٹر عبید نے وصیف کو رحمان کے بارے میں سب تفصیل سے بتا دیا۔ اس کی طبیعت.. اس کے مشاغل .. اور اپنے چچا کی جائداد کے بارے میں بھی

رحمان سے بات کرنے پر وصیف نے اندازہ لگایا کہ وہ اعلیٰ قابلیت اور اچھی شخصیت کے مالک تھے.. رعنا بڑی بے تکلفی سے وصیف سے بات چیت کرتی رہی.. وصیف کو اس کی یہ بے تکلفی اور بے حجابی ایک آنکھ نہ بھائی.. باجی ان لوگوں کی خاطر تواضع میں لگی ہوئی تھیں اس لئے وہ ڈاکٹر عبید کی بات سن نہ سکی تھیں.. وصیف دیکھ رہا تھا کہ بیگم شاہ نواز کرید کرید کر سحر کے بارے میں سوالات کر رہی تھیں انھوں نے اپنی خواہش کا اظہار بھی باجی سے کر دیا تھا باجی کچھ دیر چپ رہیں پھر بولیں۔

"سحر کی مرضی اس کا رشتہ اپنے بھانجے سے کرنا چاہتی ہیں.."

باجی صفائی سے کہہ گئیں..

بیگم شاہ نواز بولیں..

"بہن.. ہم تو بڑی امیدیں لے کر آئے ہیں.. ہمیں مایوس نہ کریئے۔"

باجی بولیں..

"اس لڑکی کے رشتے کے معاملے میں ہم کچھ بھی نہیں بول سکتے.. وہ اپنی مرضی کی مختار رہیں.. بس اتنا کر سکتے ہیں.. کہ آپ کی خواہش اس کو بتا دیں، اس سے زیادہ کچھ اور کرنا ہمارے بس میں نہیں.. بالغ لڑکی ہے اپنا اچھا برا خود سوچ سکتی ہے.."

بیگم شاہ نواز نے کہا۔

"پھر بھی آپ ہماری سفارش تو کر ہی سکتی ہیں.."

باجی نے کچھ جواب نہ دیا.. وصیف ڈاکٹر عبید وغیرہ سے باتوں میں مصروف تھے.. مگر انھیں لگ رہا تھا جیسے کہ.. کوئی ان کا دل چٹکیوں سے مسل رہا تھا.. کچھ دیر بعد جب وہ لوگ جانے کو اٹھے تو وصیف ڈاکٹر عبید سے

پوچھ بیٹھے..

"عاشو دو تین دن سے نظر نہیں آرہی ہے...

ڈاکٹر عبید بولے..

"میں نے اس کا داخلہ کانونٹ میں کرا دیا ہے.. ہوسٹل میں رہے گی.. گھر میں بہت پریشان رہتی تھی.. میرا کام ایسا ہے کہ کبھی رات میں غائب رہا کبھی دن بھر نہ آسکا.. نوکروں کے ہاتھوں اس کی تربیت ٹھیک نہ ہو رہی تھی اس کی غیر موجودگی میں مجھے گھر کاٹنے کو دوڑ رہا ہے.. مگر کروں کیا.. مجبوری ہے.. ان لوگوں کو رخصت کر کے جب وصیف فکرمند سے پلٹے تو باجی ان کا دل ٹٹولنے کو پوچھ بیٹھیں۔

"اب کیا ارادہ ہے..؟ عارف سے تو لاکھ درجہ بہتر ہیں یہ لوگ.."

وصیف سنجیدگی سے..

"باجی معاملہ سحر کا ہے.. وہ دیکھ کر طے کریں گی کہ کرنا ہے یا نہیں.. ہم اسے گائیڈ کر سکتے ہیں..."

یہ کہتے ہوئے وہ وہاں سے چلے گئے.. دوسرے دن انھوں نے باجی کو تاکید کر دی کہ سحر سے رحمان کے والد کی خواہش اور اس کے بارے میں سب بتا دیں.. اور کہہ دیں کہ وہ اس معاملے پر غور کرے اور سوچ سمجھ کر اپنی رائے بتا دے..

دوپہر میں وہ سحر کو لینے جا پہونچے.. سحر انھیں انتظار کرتی ہوئی ملی۔ گاڑی رکتے ہی وہ لپک کر اگلی سیٹ پر جا بیٹھی اس دن سحر یہ دیکھ کر ششدر رہ گئی۔ کہ خلاف معمول وصیف اس سے بہت ہنس ہنس کر گفتگو کر رہے تھے۔ حالانکہ ان کی آنکھیں جذباتی ہیجان کی شاہد تھیں.. سحر کو گھر پر چھوڑ کر وصیف کورٹ

چلے گئے.. سحر باجی سے پوچھ بیٹھی..

"آج تو بیرسٹر صاحب بڑے خوش دکھائی دے رہے ہیں. کیا بات ہے؟"

باجی چونک کر..

"کیسے اندازہ لگایا تم نے..؟"

سحر مسکرا کر

"پورے راستے بہت ہنس ہنس کر گفتگو کرتے رہے.. شام کو پکچر کا پروگرام بھی بنایا ہے.."

باجی بولیں..

"اچھا.. مجھے تو پتہ نہیں.. قصہ کیا ہے.. ارے ہاں سحر.. کل ہمارے یہاں کچھ مہمان آئے تھے.. آج شام کو بھی آنے کو کہہ گئے ہیں.."

سحر تعجب سے..

کون سے مہمان..؟ آپ لوگوں کے کوئی رشتہ دار ہیں..؟

باجی کہہ گئیں..

"نہیں.. ڈاکٹر عبید کے چچا۔ چچی۔ چچا زاد بہن اور بھائی وغیرہ تھے.. وہ لوگ بمبئی سے آئے ہیں.. عبید انھیں یہاں لے آئے.. اور ہاں عاشو کو عبید نے ہوسٹل میں ڈال دیا ہے.."

سحر افسوس ظاہر کرتے ہوئے..

"اوہ.. بے چاری عاشو.."

اس کو اپنا ماضی یاد آگیا.. جب چار سال کی عمر میں وہ ہوسٹل میں داخل ہوئی تھی.. کتنا سونا پن اور تنہائی محسوس کرتی تھی وہ.. اس کا چہرہ کمہلا سا گیا..

باجی کی آواز سے وہ چونکی.. وہ کہہ رہی تھیں..

"شام کو تیار ہو جانا.. چار بجے تک وہ لوگ آئیں گے.."

سحر نے حیرت سے پوچھا۔

"باجی جب کل وہ لوگ آچکے ہیں.. تو پھر آج کیوں آرہے ہیں..؟"

باجی زیر لب مسکرا کر۔

"کچھ شادی کا چکر ہے اسی سلسلے میں دوڑ دھوپ کر رہے ہیں..؟"

سحر نے مزید سوال نہ کیا.. وہ سوچ میں گم ہو گئی.. ڈاکٹر عبید کی چچا زاد بہن آئی تھی۔ یقیناً اسی کی شادی کا چکر ہوگا.. وصیف کی خوشی کا راز اس کی سمجھ میں آگیا.. یقیناً وہ لڑکی انھیں پسند آگئی.. اس کے دل پر اوس سی پڑ گئی چہرہ کا رنگ اڑ گیا.. اور وہ مضمحل ہو گئی اس نے گردن پھیر لی.. وصیف سامنے تھے.. ان کے چہرے پر اب بھی بشاشت تھی.. وہ مسکرا کر بولے..

ہیلو.. سحر! کس سوچ میں گم ہو تم.. کیا کوئی بہت دقیق مسئلہ ہے۔

سحر نے کھوئی کھوئی نظروں سے اسے دیکھا پھر بولی۔

"کچھ نہیں.. یونہی بیٹھی تھی.."

وصیف کی یہ معنی خیز مسکراہٹ اسے کھل گئی.. وہ اٹھی اور بولے بغیر کمرے سے نکل گئی.. وصیف نے اس کے جانے کے بعد پوچھ لیا۔

"آپ نے سحر کو بتایا..؟"

باجی بولیں..

"میں نے صاف صاف تو کہا نہیں.. مگر لگتا ہے کہ وہ کچھ سمجھ گئی ہے.. کیونکہ اسی وقت گم صم ہو گئی تھی وہ.."

چار بجے سحر نے دروازے پر آہٹ سنی.. وصیف اندر آتے ہوئے بڑی اپنائیت سے پکارے..

سحر.. تم کو پتہ ہے نا کہ کچھ مہمان اس وقت آ رہے ہیں تیار ہو جاؤ جلدی سے"
سحر رکھائی سے..
"میرا ان مہمانوں سے ملنا ضروری ہے کیا.. ؟ وہ تو آپ سے ملنے آ رہے ہیں کیا ؟"
وصیف مسکرا کر..
"جب وہ لوگ آ رہے ہیں تو گھر کے سارے افراد کا ملنا ضروری ہے ذرا تم بھی تو دیکھ کر اندازہ لگاؤ کہ کیسے لوگ ہیں وہ.. "
سحر معصومیت سے وصیف کو دیکھتے ہوئے..
"لوگوں کا اندازہ لگانا ہے یا ڈاکٹر کی بہن کو دیکھنا ہے.. مگر وہ تو آپ کو پسند ہی آ گئی ہے.. آپ کو دیکھ کر مجھے پتہ چل گیا کہ وہ آپ کو پسند ہے.. پھر میں کیا اندازہ لگاؤں... ؟"
وصیف نے سحر کی بات سن کر زور دار قہقہہ لگایا اور بڑی دیر تک ہنستے رہے.. پھر بولے..
"کمال ہے بھئی.. اس کا مطلب یہ ہوا کہ تمہارا قیاس بھی ٹھیک ہوتا ہے"
وہ شرارت سے منگنی والے واقعے کا بدلہ لینے پر آمادہ ہو گئے.. کیونکہ سحر کی سنجیدگی کا بھانڈا پھوٹ چکا تھا.. وہ شوخی سے سحر کو دیکھتے ہوئے بولے..
"تو تم نہیں دیکھو گی ڈاکٹر کی بہن کو... اٹھو جلدی سے تیار ہو جاؤ.. پھر مجھے داد دینا میرے انتخاب کی.. ؟"
سحر نے دیکھا.. وصیف کے ہونٹ متبسم تھے.. سحر کے دل میں شعلے سے بھڑک اٹھے.. اور آنکھوں کے گوشے نم ہو گئے جن کو وصیف سے پوشیدہ رکھنے کی خاطر وہ جھٹکے سے اٹھ کر باتھ روم میں گھس گئی.. حالانکہ وصیف نے

اس کا یہ اضطراب چھپا نہ رہا تھا.. وہ کچھ دیر منجمد سے وہیں کھڑے رہے اور سوچ میں گم ہو گئے.. سحر کا یہ انداز اس کی محبت کا ٹھوس ثبوت ہے.. مگر سحر نادان ہے مجھے اس کے دل سے اس آگ کو بجھانا ہو گا.. خواہ میں خود اس آگ میں بھسم ہو جاؤں.. ان کے اس ارادے میں بڑی خود اعتمادی تھی.. ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی وہ لڑکھڑاتے قدموں سے اپنے کمرے کی جانب چل پڑے..

(۳۰)

سحر دیر تک غسل خانے میں گھسی رہی.. اس کے آنسو رکنے کے نام نہ لے رہے تھے.. اس نے بڑی دقت سے اپنے آپ کو سنبھالا.. اور سوچا.. اپنے کو اتنا ارزاں کر دینا مناسب نہیں.. اگر بیرسٹر صاحب کو وہ لڑکی پسند آ گئی تو اس کا اثر میرے دل پر کیوں ہے.. ان کی محبت تو مجھے ہی حاصل ہے.. اس کا اقرار میں نے خود اپنے کانوں سے سنا ہے.. اس خیال کے آتے ہی اس کی بے کلی کم ہو گئی.. ٹھنڈے پانی کے چھینٹے وہ دیر تک آنکھوں اور چہرے پر مارتی رہی.. پھر اس نے لباس تبدیل کیا۔ بال لاپروائی سے درست کئے اور باہر آ گئی.. اس نے دیکھا لان پر کچھ لوگ بیٹھے تھے.. باجی نے اسے دیکھتے ہی پکار لیا.. وہ ہچکچاتی ہوئی آگے بڑھ گئی.. وصیف نے اس پر گہری نظر ڈالی.. پھر زیر لب مسکرا کر سب سے اس کا تعارف کرایا.. رعنا کا تعارف کراتے وقت سحر نے دیکھا وصیف کے ہونٹوں پر معنی خیز مسکراہٹ تھی.. اور آنکھوں میں عجیب سی چمک.. اس کے دل میں ہوک سی اٹھی.. مگر اپنے کو بے نیاز سا ظاہر کرتے ہوئے وہ رعنا سے باتیں کرنے لگی.. اپنے کسی انداز سے وہ یہ ظاہر نہ کرنا چاہتی تھی کہ اس پر کسی قسم کا جذباتی

تاثر ہے.. حالانکہ گھبراہٹ اور پریشانی اس کی آنکھوں سے ہویدا تھی.. رعنا اس سے باتیں کرنے میں دلچسپی لے رہی تھی.. گاہے بگاہے وہ وصیف سے بھی مخاطب ہو جاتی اور وصیف بہت خندہ پیشانی سے اس کی بات کا جواب دیتا۔ ادھر رحمان اپنے گردوپیش سے بے خبر سحر کی ایک ایک حرکت کو والہانہ شیفتگی سے دیکھ رہا تھا.. بیگم شاہ نواز کی بھی پوری توجہ سحر پر تھی.. سحر جھنجھلا رہی تھی۔ ان لوگوں کے اس طرح گھورنے پر.. اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا.. وہ سوچ رہی تھی۔

رعنا میں بیرسٹر صاحب کو کیا خوبی نظر آئی.. غالباً آنکھوں پر فریفتہ ہو گئے ہوں گے ورنہ طبیعتاً تو عجیب چھچھوری سی لگ رہی ہے۔ یہ معلوم ہوتے ہوئے کہ ان کے والدین بیرسٹر صاحب سے ان کے رشتہ کے متمنی ہیں یہ کس بیباکی سے بیرسٹر صاحب کو مخاطب کر رہی ہے.. وہ خیالات میں کھو سی گئی.. اسے پتہ بھی نہ چلا کہ وہ سب کس موضوع پر بات کر رہے ہیں.. اسی وقت وصیف کی بھاری بھرکم سنجیدہ سی آواز اس کے احساسات سے ٹکرائی.. وہ ہوش میں آ گئی.. وصیف اس سے چائے بنانے کو کہہ رہے تھے.. سحر نے دیکھا ناشتہ میزوں پر چنا ہوا تھا.. وہ خجل سی ہو اٹھی.. مجھے بیرسٹر صاحب کے کہنے سے پہلے ہی خود یہ کام انجام دینا تھا۔ گھبراہٹ اور شرمندگی کی وجہ سے اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے.. اسی وقت رحمان مسکرا کر پوچھ بیٹھے۔

"کیوں بیرسٹر صاحب.. کیا یہ فلاسفی کی طالبہ ہیں...؟"

وصیف معنی خیز انداز سے مسکرا کر..

"جی نہیں.. فلاسفی کی طالبہ تو نہیں.. البتہ حالات نے انھیں فلاسفر

اس پر رحمان ہنس دیئے.. سحر ان لوگوں کی گفتگو کا مفہوم نہ سمجھی.. مگر اس

کے چہرے پر ناگواری کے اثرات پھیل گئے.. رعنا نے ناشتہ کے بعد سحر سے فرمائش کی..

"ہمیں اپنا باغ نہ دکھائیے گا..؟"

باجی کے اصرار پر سحر رعنا کو اپنے ساتھ لے گئی.. رحمانہ کا دل بھی ان لوگوں کے ساتھ جانے کو مچلا.. مگر اسے اپنی یہ خواہش دل ہی میں دبانی پڑی سحر گم صم سی رعنا کے ساتھ آگے بڑھتی جا رہی تھی.. اس کے ذہن پر دھند سی چھا رہی تھی۔ جس نے اس کے حواسوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا.. رعنا کی باتیں وہ سن ہی نہیں رہی تھی.. رعنا نے اس کی بے رخی سے نالاں ہو کر واپسی کی ٹھانی پھر دونوں واپس آگئیں.. سحر معذرت کرتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی.. اس کے دماغ پر ہتھوڑے سے برس رہے تھے۔ ہیجانی کیفیت سے ہاتھ پیر ٹھنڈے ہو رہے تھے۔ وہ کمرے میں جاتے ہی بستر پر گر کر بے سدھ ہو گئی.. اسے یہ بھی پتہ نہ چلا کہ مہمان کب واپس گئے.. اور رات کا اندھیرا کب پھیل گیا.. اچانک اس نے اپنی پیشانی پر کسی کے سرد ہاتھ کا لمس محسوس کیا اور گھبرا کر آنکھیں کھول دیں.. وصیف اس پر جھکے ہوئے تھے ان کی ٹھوس اور سنجیدہ نگاہوں میں کئی پیغام تھے.. خاموش پیغام.. سحر کے آنکھ کھولتے ہی وہ بوکھلا کر بول پڑے..

"تم کو بخار ہے سحر اور تم نے بتایا بھی نہیں..؟"

ان کے لہجے میں ہزاروں شکوے پوشیدہ تھے.. سحر نے تھکن آلود انگڑائی لی اور متعجب ہو کر بولی..

"بخار..؟ کہیں بھی نہیں.. میں تو اچھی بھلی ہوں.."

لیکن سچ مچ سحر کو بخار تھا۔ جو بڑھتا جا رہا تھا۔ اسی وقت وصیف کے

فون کرنے پر انعام نے اسے آکر دیکھا اور کچھ دوائیں تجویز کیں.. صبح بخار تو اتر گیا لیکن سحر دن بھر مضمحل سی پڑی رہی.. وصیف دل ہی دل میں متاسف تھے سحر کے لئے بیرا یہ مذاق بہت مہنگا پڑا.. وہ بار بار سحر کے کمرے کے چکر کاٹ رہے تھے..

دوشنبہ کی صبح سحر کالج جانے کو تیار ہو گئی.. حالانکہ باجی اور وصیف دونوں نے اسے روکنے کی کوشش کی مگر اس نے ٹیسٹ ہونے کا بہانہ بنا دیا.. اور واپس چلی گئی اداس اور مضمحل سی...

ڈاکٹر شاہ نواز اسی شام پھر نازل ہو گئے.. اور بولے..

"لڑکی ہم سب کو بہت پسند آئی.. پھر آپ لوگ کیا فرماتے ہیں..؟"

باجی کچھ رکھائی سے بولیں..

سحر کی طبیعت خراب تھی.. اس لئے ہم لوگ اس سے آپ لوگوں کے آنے کا مقصد بھی نہ بتا سکے.. آج بیٹے وہ کالج چلی گئی.. اب موقع پا کر اس کی مرضی معلوم کریں گے اور آپ کو مطلع کر دیں گے کیونکہ یہ بچوں کا کھیل تو ہے نہیں زندگی بھر کا معاملہ ہے:"

ڈاکٹر شاہ نواز باجی کی تائید کرتے ہوئے..

"بہت مناسب فرمایا جناب نے.. آج رات کو تو ہم لوگ جا رہے ہیں پھر جیسا بھی طے کیجئے ہمیں مطلع کر دیجئے گا.."

کچھ دیر بیٹھ کر وہ لوگ واپس چلے گئے اور وصیف نے اطمینان کی سانس لی.. پھر بولے..

"باجی.. آپ سحر کو لکھ کر اس کی مرضی معلوم کر لیجئے.."

باجی کچھ دیر سوچنے کے بعد کہہ اٹھیں..

"ہاں.. میں نے بھی یہی سوچا ہے کہ تفصیل سے سب لکھ دوں. منظور محمد

بات کرتے مجھے اچھا نہیں لگتا.. نہ اس طرح وہ اپنی مرضی بتائے گی.. بھیا!.. میری مرضی تو کچھ اور ہی تھی مگر تم کانوں پر ہاتھ دھرتے ہو.. ابھی تک اکیلے رہتے رہتے تمہارا دل نہیں بھرا..."

وصیف ٹالتے ہوئے..

"اکیلا کہاں ہوں باجی.. آپ جو ساتھ ہیں.. اچھا آپ یاد سے آج ہی خط لکھ دیجئے اور بشیر کے ہاتھ بھجوا دیجئے گا شکر کر.."

وہ بھاری بھاری قدموں سے وہاں سے چلے گئے.. کیونکہ ان کے دل کے تقاضے انھیں مجبور کر رہے تھے کہ وہ باجی کے سامنے سچائی اگل دیں.. ان کا دل ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہا تھا.. ان کے دل کی ساری وسعتیں اس معصوم لڑکی کے لئے بے چین و بے قرار تھیں..

تین دن اسی بے زاری کی حالت میں کٹ گئے.. ایک شام وہ کورٹ سے گھر جانے کو سوچ ہی رہے تھے کہ فون کی گھنٹی بجی.. انھوں نے رسیور اٹھایا دوسری طرف انعام تھے... بہت گھبرائے سے بول رہے تھے..

"ہاں وصیف.. جتنی جلدی ہو سکے آجاؤ.. بہت ضروری کام ہے تم سے.. تاخیر نہ کرنا.."

وصیف وجہ پوچھنا ہی چاہتے تھے لیکن انعام رسیور رکھ چکا تھا. وصیف نے باہر نکل کر گاڑی اسٹارٹ کی اور انعام کے گھر کا رخ کیا.. وہ سوچ رہے تھے ایسا کیا ضروری کام ہو سکتا ہے انعام کو.. اس کے گیٹ میں داخل ہوتے ہوئے وہ چکرا کر رہ گئے.. گیٹ اندر سے باہر تک کافی سجا ہوا تھا.. وصیف اور انعام کے سارے دوست وہاں جمع تھے.. وصیف حیران و پریشان سے گاڑی سے باہر نکلے.. انھوں نے دیکھا سامنے بڑا شاندار قسم کا شامیانہ لگا ہوا تھا. اس

کے قریب ہی انعام کی گاڑی ہار پھولوں سے سجی کھڑی تھی.. سامنے شامیانے کے اندر ایک سفید داڑھی والے مولانا تخت پر گاؤ تکیہ کی ٹیک لگائے بیٹھے نظر آرہے تھے.. انعام اس کو دیکھتے ہی لمبے لمبے ڈگ بھرتا ان کی جانب آیا مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر بکھری ہوئی تھی.. وصیف حیرانی سے پوچھ بیٹھے..

"یہ سب کیا بڑبونگ ہے انعام.. کوئی تقریب ہے کیا..؟"

انعام ہنس کر..

بھائی کا نکاح ہے یار.. مگر تمھارا یہ حلیہ..؟ بھلے آدمی کہیں جاتے ہیں تو انسانیت کے جامے میں تو جاتے ہیں.. بڑا مجھے انسانیت پہ لیکچر دیا کرتے تھے اب اپنا یہ حال ہے کہ پسینہ میں تر.. ٹائی گلے میں جھول رہی ہے. بال ہیں کہ چہرے پر بکھرے ہوئے ہیں.. اور ہونق چہرہ لئے چلے آرہے ہیں.. اچھا خیر چلو پنڈال میں چل کر بیٹھتے ہیں ہم سب کو تمھارا بے چینی سے انتظار تھا".

وصیف حیران نظروں سے انعام کو دیکھتے ہوئے استفسار کر بیٹھے.

"مگر یہ تمھارے کون سے بھائی پیدا ہو گئے جن کا نکاح ہے آج..؟"

انعام قہقہہ لگا کر..

"اپنا ایک ہی تو بھائی ہے.. یہ بھی تم کو نہیں معلوم..؟.. یار یہ کیا بوکھلائی ہوئی صورت بنا رکھی ہے.. ایسے موقع پہ تو کبھی دوسروں کی خاطر مسکرا دیا کرو.."

وصیف اس کے کہنے کے انداز پر مسکرا دیئے.. انعام انھیں لئے ہوئے پنڈال میں آگئے.. سارے لوگوں نے بہت خوش ہو کر ان کا خیر مقدم کیا.. وصیف ایک کرسی پر بیٹھنے کو بڑھے تھے کہ انعام نے بڑھ کر ان کا بازو تھام لیا. اور بولا..

"ارے یہاں نہیں.. ہماری تمہاری جگہ تو مسند پر ہے.. دولہا کے قریب بیٹھیں گے.."

کچھ ہچکچاہٹ کے بعد وصیف نے جوتے اتار دیئے اور فرش پر جا بیٹھے انھوں نے غور کیا کہ قاضی صاحب ان کو دیکھتے ہی سیدھے ہو بیٹھے.. انعام بھی اسی کے برابر آ بیٹھا اور جیب سے ایک فارم نکال کر وصیف کے سامنے پھیلا دیا.. اور قلم ان کے ہاتھ میں پکڑاتے ہوئے سرگوشی میں بولا..

"اس جگہ اپنے دستخط تو کر دو.."

وصیف نے حیرانی سے انعام کو دیکھا پھر عجلت سے فارم پر نظر دوڑائی یہ نکاح نامہ تھا.. جس پر سحر کے دستخط بہت نمایاں طریقہ پر چمک رہے تھے وہ چکرا گئے.. سحر کا نکاح انعام کے بھائی سے.. ان کو اپنا سر گھومتا معلوم ہو رہا تھا.. سطریں ان کی آنکھوں کے سامنے گھوم رہی تھیں وہ پسینہ میں تر تھے بالکل.. انعام سرگوشی میں پھر بولا..

"یار دستخط کر دو جلدی سے.. یہ ہماری عزت کا سوال ہے.."

وصیف کو اپنا کیا ہوا عزم یاد آ گیا.. سحر کو پالینا ہی تو محبت کی معراج نہیں انھوں نے بنا کچھ دیکھے انعام کی بتائی جگہ پر دستخط کر دیئے.. اور خیالات میں گم ہو گئے.. تو میں وکیل چناگیا ہوں سحر کا.. مگر میں تو انعام کے بھائی سے واقف بھی نہیں.. یہ سب چکر کیا ہے آخر..؟ اسی وقت کچھ شور سے وہ چونکے.. اندر سے وکیل اور گواہ سحر کی منظوری لے کر آ چکے تھے.. وصیف نے گھبرا کر پہلے قاضی کو دیکھا پھر خالی رکھے گاؤتکیہ کی جانب ان کی نگاہ گئی.. ان کے دل میں دھواں سا اٹھا.. دولہا کون ہے اور کہاں ہے..؟ کتنا خوش قسمت ہے وہ جس کو سحر جیسی شریک حیات ملے..

اسی وقت قاضی صاحب نے کھنکھار کر گلا صاف کیا اور وصیف کی جانب متوجہ ہوئے تھے.. کہ وصیف گھبرا کر انعام سے پوچھ بیٹھے۔

"انعام... وہ... وہ تمہارا بھائی کدھر ہے...؟"

انعام جس کا چہرہ مسرت سے سرخ ہو رہا تھا.. ان کی پیٹھ پر ہاتھ رکھ کر سرگوشی میں بولا..

"ہاں... بالکل ہی بدھو ہو تم تو.. وہ بھائی تمہارے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے.. پلیز وصیف.. میری عزت اب تمہارے ہاتھ میں ہے... تم نکاح نامے پر دستخط کر چکے ہو.. اب انکار نہ کرنا.. ورنہ.. ورنہ میں خودکشی کر لوں گا..:

ادھر قاضی صاحب کی آواز سے سب ان کی جانب متوجہ تھے.. وصیف سحرزدہ سے بیٹھے رہ گئے..ان کا سر گھوم رہا تھا انھیں قاضی صاحب کی آواز اس سناٹے میں دور سے آتی ہوئی سنائی دے رہی تھی.. انعام کے کاندھا ہلانے سے وہ چونکے.مسٹر محمود کہہ رہے تھے۔

"یار... یہ وصیف تو دلھن کی طرح شرما رہا ہے.: ہاں کہتے ہی نہیں بن رہی ہے.. اس سے تو..:

پھر کسی اور کی آواز اس نے سنی

جی.. یہ پہلا موقعہ ہے نا.. ان کے لئے.. آپ کی طرح بے شرم کیسے ہو جائیں جو تین شادیاں رچا چکے..."

وصیف نے گھبرائی گھبرائی نظروں سے انعام کو دیکھا..اس کی ملتجی نظریں دیکھ کر انھیں موقع کی نزاکت کا احساس ہوا.. جلدی سے وہ بھاری بھرکم سنجیدہ آواز میں بولے ہاں.. قبول کیا میں نے.. کہہ گئے۔

پھر مبارکباد کا شور اٹھا۔ شیرینی تقسیم ہونے لگی۔۔ وصیف باوجود پنکھے چلنے کے پسینے میں نہائے بیٹھے تھے۔۔ یہ سب انجانے میں کیا ہو گیا۔؟ میرے وہ سب عزم اور ارادے کہاں رہ گئے۔۔ انعام کی اس شرارت سے سحر کی زندگی تباہ ہو گئی۔۔ روحانی اذیت سے وہ بے کل ہو رہے تھے۔۔ اور بے سدھ سے خیالات میں گم تھے۔۔ ان کے دوست احباب ان پر فقرے چست کر رہے تھے۔۔ مگر ان کو خبر تک نہ تھی۔۔

انعام زبردستی اٹھا کر انھیں لان میں اس جگہ لے گیا جہاں شاندار پارٹی کا انتظام تھا۔۔ مگر وہ مجرم کی طرح سر جھکائے منجمد سے بیٹھے تھے اور سوچ رہے تھے جس طرح میں انعام کے اس پلان سے بے خبر تھا۔۔ اسی طرح سحر بھی بے خبر ہو گی۔۔ وہ دل میں اس جبریہ شادی پر کیا سوچتی ہو گی۔۔ وہ یقیناً مجھ سے بے زار ہو گی۔۔ وہ سوچتی ہو گی کہ یہ پلان میرا ہو گا۔۔ وہ مجھے اس کا ذمہ دار سمجھ رہی ہو گی۔۔ اور باجی۔۔؟ باجی کو میں کیا جواب دوں گا۔۔؟ اسی وقت انھوں نے باجی کی آواز سنی۔۔ ساتھ ہی ان کے ہاتھوں کا لمس بھی محسوس کیا۔۔ وہ اسے گلے سے لگائے خوشی خوشی مبارکباد دے رہی تھیں وصیف نے گہری نظروں سے باجی کو دیکھا۔ باجی کی آنکھوں کے گوشے خوشی کی شدت سے نم ہو رہے تھے۔۔ باجی یہ دیکھ کر حیران رہ گئیں کہ وصیف کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں ان کی متین اور سنجیدہ آنکھیں جیسے چھلک اٹھنے کو تیار تھیں۔۔ وہ بول اٹھیں۔۔:

"آؤ اس طرف چلیں۔۔۔"

باجی نے انھیں اٹھنے میں مدد دی۔۔ باجی کا سہارا لئے وہ سب لوگوں سے دور ہوتے گئے۔ پھر بھرائی آواز میں بولے۔

"انعام کا یہ مذاق ناقابل برداشت ہے باجی.. اس نے مجھے اندھیرے میں رکھ کر یہ تیر چلایا ہے.. یہ میری شرافت اور خودداری پر ایک زوردار طمانچہ ہے۔ ساتھ ہی سحر پر بہت بڑا ظلم.. کیا آپ بھی انعام کی اس اسکیم میں شریک تھیں.. ؟"

باجی خوشی سے سرشار لہجے میں بولیں..

"نہیں بھیا.. میں بالکل لاعلم تھی.. ساڑھے چار بجے مجھے انعام کا فون ملا۔ پھر وہ خود ہی جا کر مجھے یہاں لایا.. یہاں پہونچ کر مجھے صورت حال کا پتہ چلا یہ حرکت انعام خالہ جان اور انعام کی دولھن کی ہے.. ارے ہاں سحر کی پرنسپل بھی ان سب کی شریک ہیں.. خالہ جان اور انعام نے پرسوں سحر سے کالج میں جا کر بات کی.. اور اس کی مرضی پا کر خاموشی سے یہ حرکت کر بیٹھے.. ہم لوگوں کو خبر تک نہیں کہ خالہ جان نازلی، اسلم مع سحر کے دو دن سے انعام کے گھر میں موجود ہیں.. یہ سب اتنی رازداری سے ہوا کہ آخر وقت تک کسی کو یہ خبر نہ تھی کہ سحر کا نکاح کس سے ہونا ہے.. کیونکہ اس صورت میں تم تک خبر پہونچ جانے کا خدشہ تھا ان لوگوں کو.. مگر.. تم نے نکاح نامے پر دستخط کیسے کر دیئے.."

وصیف غصہ سے..

"اس معاملے میں بھی انعام نے مجھے الو بنایا اور ایسے وقت میں نکاح نامہ دستخط کرنے کو پیش کیا جب کہ میں گھبرایا ہوا تھا.. اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو بیٹھا تھا.. میں نے تو اپنے خیال میں سحر کا وکیل بن کر دستخط کئے تھے.. بغیر کچھ پڑھے جہاں انعام نے دستخط کرنے کو کہا میں نے کر دیئے کیونکہ اسی وقت تو انعام نے مجھے یہ خبر دی تھی کہ اس کے بھائی کا نکاح سحر

سے ہو رہا ہے.. میرے فرشتوں کو بھی یہ پتہ نہ تھا کہ بھائی سے مراد میں خود ہوں گا...؛

باجی ہنستے ہوئے..

"بہت شریر ہے انعام.. مگر تم اب اتنے پریشان کیوں ہو.. سحر تو بے حد خوش ہے.. وہ تمھارے پیچھے اپنی ساری دولت سے سبکدوش ہونے پر تیار ہے..؛

وصیف حیرت زدہ ہو کر..

"دولت سے سبکدوش ہونے کو تیار ہے..؟ وہ کیوں..؟"

انعام ایک دم سامنے آ کر۔

"اس لئے کہ یہ بدنامی آپ پر نہ آسکے کہ آپ نے دولت کی لالچ میں اس سے شادی کی.. وہ اپنی ساری دولت غریبوں کے لئے وقف کر رہی ہے۔ لعنت ہے تم پر.. وہ ایک لڑکی ہو کر اتنی ہمت والی نکلی.. لیکن تم میرے اور سحر کے شکرگزار ہونے کے بجائے یوں منھ بسور رہے ہو... بے حد ناشکرے ہو تم...؛

یہ سب سنتے ہی وصیف کے دل پر سے پریشانیوں اور کوفت کا غبار ایک دم غائب ہوگیا۔ ان کی آنکھیں خوشی کے آنسوؤں سے دھندلا گئیں وہ انعام کے گلے سے لپٹ گئے اور سرگوشی میں بولے..

"دوست... میرے پاس الفاظ نہیں جو تمھارا شکریہ ادا کرسکوں۔"

پھر وہ انعام کے گلے میں ہاتھ ڈالے خوشی سے لڑکھڑاتے اسی جا پہونچے جہاں سارے بے تکلف دوست جمع تھے

بیرسٹر محمود نے دیکھتے ہی ہانک لگائی

سنہرا سنگم

"یار وصیف کیوں بے چین گھوم رہے ہو۔ ذرا دیر تو سکون سے بیٹھو اور ہم سب کو بتاؤ کہ یہ چپ چپاتے شادی کیسے رچا بیٹھے۔۔؟ تم نے تو کسی کو بھنک بھی نہ پڑنے دی کہ تمہاری شادی ہو رہی ہے۔۔ انعام نے بھی ہم سب کو آج بیٹھے بٹھائے ہی مدعو کیا۔۔ مگر عین وقت تک اس بات کی ہوا نہ لگنے دی۔ دلہن کس کی بیٹی ہے۔۔؟

وصیف نے انعام کو دیکھا۔ انعام ہنس پڑا۔۔ پھر اس نے سب کے سامنے اپنی اس عجیب اور دلچسپ سازش کا بھانڈا خود ہی پھوڑ دیا۔۔ سب نے خوب قہقہے لگائے۔۔ وصیف بھی اب اس خوشی میں سب کے شریک تھے اور کھلے دل سے قہقہے لگا رہے تھے۔۔

قہقہوں کا یہ طوفان ایک دم تھم گیا۔۔ سب اس طرف متوجہ ہو گئے۔۔ سے سحر بھابھی اور مسز انعام کے بیچ دلہن بنی شرمائی لجائی آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی چلی آ رہی تھی۔۔ اس کا چہرہ شرم سے بیر بہوٹی کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔۔ دراز پلکوں کی جھالریں رخسار۔۔ دل کو چھو رہی تھیں ہر ایک حیران نگاہوں سے اس حسن مجسم کو دیکھ رہا تھا۔۔ اور وصیف کی قسمت پر رشک کر رہا تھا۔۔ وصیف کو لگ رہا تھا جیسے وہ عالم بیداری میں کوئی حسین خواب دیکھ رہے ہوں۔۔ جس کی تعبیر حسین سحر کی صورت میں ان کے سامنے ہو۔۔ وہ بڑی شگفتگی سے سحر کو بڑی بے باکی سے تکے جا رہے تھے۔۔ ان کے ہونٹوں پر دلنشین مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔

وقت وصیف کے دوست مونس بولے۔۔

سچ کہا ہے۔۔ دیر آید درست آید۔۔ اب دیکھو وصیف نے کی۔۔ لیکن وہ دلہن ... بسم اللہ۔۔ ایک ہمارے گھر بھابی